کوئٹہ، گوادر، حب، اسلام آباد، کراچی اور پشاور سے بیک وقت شائع ہونیوالا اردو روزنامہ

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت A.B.C Certified بلوچستان کا کثیر الاشاعت اخبار

Daily
ASKAR INTERNATIONAL
QUETTA

MEMBER A.P.N.S

روزنامہ

عسکرانٹرنیشنل کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: سید فاروق شاہ

رجسٹرڈ نمبر BC-A-21

جلد نمبر 22 | بروز جمعرات 11 ستمبر 2025ء/17 ربیع الاول 1447ھ/ قیمت 15 روپے | شمارہ نمبر 335

ہماری سکیورٹی فورسز نے قربانی کی تاریخ رقم کی ہے، کچھ لوگ ملک کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، سوشل میڈیا پر بیرون ملک بیٹھے ان افراد کی شناخت کی جائے

افواج پاکستان کی قربانیوں کی بدولت ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں، وزیراعظم

امریکا کیساتھ اچھے تعلقات بنانے ہیں اور چین کیساتھ اسٹریٹجک تعلقات میں بہتری لانی ہے، فلسطین میں بے گناہ خون بہایا جا رہا ہے، دنیا کی تاریخ میں اس سے زیادہ بربریت کی نظیر نہیں ملتی

وزیراعظم کی زیرِ صدارت وفاقی کابینہ اجلاس، کلائیمیٹ اور زرعی ایمرجنسی کی اصولی منظوری، چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور حکام کا اجلاس طلب، موسمیاتی نقصانات کے تدارک پر مشاورت ہوگی

اسلام آباد (جی این ایم) وزیراعظم شہباز شریف نے ملک میں کلائمٹ اور زرعی ایمرجنسی لگانے کا اعلان کردیا۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیلاب نے بڑی تباہی مچائی ہے، گلگت، بلتستان، آزاد کشمیر، خیبرپختونخوا اور پنجاب میں تباہی مچادی، اور اب سندھ کی وادیوں میں پانی داخل ہو رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ جو تباہ کاری ہوئی ہے، ہر لحاظ سے، میں نے وزارت موسمیاتی تبدیلی کے سیکریٹری کی ذمے داری لگائی ہے کہ آپ (باقی صفحہ 2 نمبر 1)

میر سرفراز بگٹی سے IFAD کی کنٹری ڈائریکٹر فرنانڈا تھوماز کی ملاقات

دیہی خوشحالی اور غربت کے خاتمے کے لیے عالمی تعاون کو مزید وسعت دی جائے گی، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے بین الاقوامی (باقی صفحہ 2 نمبر 4)

کوئٹہ، مرغی کے گوشت کی قیمت میں بڑا اضافہ

کوئٹہ (اے این این) کوئٹہ میں مرغی کے گوشت کی قیمت میں بڑا اضافہ ہوگیا (باقی صفحہ 2 نمبر 3)

مولانا عبدالغفور حیدری کا سردار اختر مینگل سے ملاقات اور سانحہ 2 ستمبر پر اظہار تعزیت

سانحہ صرف بی این پی پر نہیں بلکہ جمہوریت اور پرامن جدوجہد پر حملہ ہے، مولانا عبدالغفور حیدری

کوئٹہ (یو این اے) جمعیت علما اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور رکن (باقی صفحہ 2 نمبر 2)

اسلام آباد، وزیراعظم محمد شہباز شریف سے بحرین کے وزیر داخلہ جنرل راشد بن عبداللہ آل خلیفہ ملاقات کر رہے ہیں

دوحہ پر حملہ قابل مذمت، پوری امت مسلمہ حماس کیساتھ کھڑی ہے، فضل الرحمان

اسرائیلی افواج اپنی کمزوری کے باعث صرف فضائی حملوں پر انحصار کرتی ہیں اور معصوم شہریوں، خواتین، بچوں اور بزرگوں پر بمباری کرتی ہیں

اسرائیل زمینی لڑائی سے خوفزدہ ہے اس لیے صرف فضائی بمباری کر رہا ہے، فلسطینی مجاہدین اور عوام کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی، سربراہ جے یو آئی

اسلام آباد (جی این ایم) جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے قطر کے دارالحکومت دوحا میں اسرائیلی حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پوری امت مسلمہ حماس کے ساتھ کھڑی ہے۔ مولانا فضل الرحمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام، جے یو آئی کی پوری قیادت اور کارکنان حماس کی قیادت پر قطر کے دارالحکومت دوحا میں کیے گئے بزدلانہ حملے کی سخت اور واضح الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 6)

SBK یونیورسٹی صوبے کی واحد یونیورسٹی ہے جو خواتین کی ہائیر ایجوکیشن کیلئے وقف ہے، گورنر بلوچستان

کوالٹی آف ایجوکیشن اور تعلیمی ماحول کے ساتھ ہم یونیورسٹی کے سیکورٹی کے حالات مزید بہتر بنانے کیلئے اقدامات کر رہے ہیں

جسطرح ہم نے آپ کی تنخواہوں کا مسئلہ کیا اسطرح آپ کی دیگر ضروریات بھی پورے کرنے کیلئے بھی ٹھوس اقدامات اٹھا رہے ہیں

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ سردار بہادر خان وویمن یونیورسٹی صوبے کی واحد یونیورسٹی ہے جو خواتین کی ہائیر ایجوکیشن کیلئے وقف ہے۔ صرف ایک سال کے اندر ہماری بھرپور کوششوں سے قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے، دیرینہ رکاوٹوں کو عبور کیا، درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کیا، اب زبردست تعلیمی ماحول پروان چڑھ رہا ہے اور سالوں کے بحران کے بعد پہلی دفعہ طلبہ کے اندراج میں قابل ستائش اضافہ ہوا ہے (باقی صفحہ 2 نمبر 5)

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کر رہے ہیں

جان لیں کہ ریاست اپنی پوری طاقت کیساتھ ان کا قلع قمع کرے گی، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی

ریاستی ادارے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عوام کے جان و مال کے تحفظ کیلئے سرگرم عمل ہیں اور دہشتگردوں کو انجام تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا،

دہشتگردی کے واقعات سے نمٹنے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے ہوتے ہیں 2016 میں وکلاء کا قتل ہوا، 2016 واقعے کا ماسٹر مائنڈ سعید بادینی گرفتار ہوا، سعید بادینی کا بروقت ٹرائل نہیں کیا گیا، لاشیں اٹھانے والوں سے تکلیف کا پوچھیں

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دہشتگردی کے بڑھتے ہوئے واقعات اور امن و امان کی صورتحال پر تفصیلی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردوں کے خلاف ریاستی عزم غیر متزلزل ہے اور کسی صورت ان کے سامنے جھکا نہیں جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے گوادر میں مزدوروں کے بہیمانہ قتل کو انسانیت سوز اور افسوسناک واقعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسی بربریت کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی ادارے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عوام (باقی صفحہ 2 نمبر 7)

تربت میں پولیس اہلکاروں سے اسلحہ چھین لیا گیا، چاغی میں تعمیراتی مشینری نذرِ آتش

سیکیورٹی اور ترقیاتی عمل کو نشانہ بنانے کی کارروائیاں تشویشناک ہیں

تربت، چاغی (یو این اے) بلوچستان کے اضلاع کیچ (تربت) اور چاغی میں نامعلوم مسلح افراد نے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور ترقیاتی منصوبوں کو نشانہ بنایا، جس سے سیکیورٹی خدشات میں اضافہ اور ترقیاتی عمل میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ تفصیلات کے (باقی صفحہ 2 نمبر 8)

وزارت پٹرولیم کی جانب سے گیس کنکشنز پر پابندی ختم کرنا خوش آئند اقدام ہے، جمال شاہ کاکڑ

وزیراعظم شہباز شریف کی قیادت عوامی مسائل کے حل اور سہولتوں کی فراہمی کی ضمانت ہے

کوئٹہ (یو این اے) پاکستان مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے جنرل سیکرٹری (باقی صفحہ 2 نمبر 9)

بیلا اور گردونواح میں گرج چمک کے ساتھ بارش، موسم خوشگوار ہوگیا

بارش سے بیلا شہر اور مضافاتی علاقوں میں ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں

بیلا (یو این اے) بیلا شہر اور گردونواح میں گرج چمک کے ساتھ بارش (باقی صفحہ 2 نمبر 10)

سوراب زیرو پوائنٹ پر آر سی ڈی قومی شاہراہ بند

کوئٹہ (اے این این) تحصیل گدر کے رہائشی مقامی شخص کی مبینہ گمشدگی کے خلاف لواحقین نے کوئٹہ کراچی آر سی ڈی قومی شاہراہ کو زیرو پوائنٹ کے مقام پر بلاک کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق محمد اکبر میراجی مینگل فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلے تھے جس کے بعد وہ لاپتہ ہوگئے۔ واقعہ کے بعد لواحقین اور اہل علاقہ (باقی صفحہ 2 نمبر 11)

گوادر میں واٹر ڈیسیلیشن پلانٹس کی غیر فعالیت کا انکشاف، معاملہ اسمبلی میں

مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے پلانٹس کی بندش کو کرپشن اور نااہلی قرار دے دیا

کوئٹہ (یو این اے) گوادر کے رکن صوبائی اسمبلی اور جماعت اسلامی بلوچستان کے امیر، مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں گوادر میں قائم واٹر ڈیسیلیشن پلانٹس کی غیر فعالیت کا معاملہ زور و شور سے اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ بی ڈی اے کی جانب سے (باقی صفحہ 2 نمبر 12)

فرض شناسی، دیانت اور عوامی خدمت کا روشن چہرہ ہے، بابو نثار احمد چھلگری

تمبو (اے این این) محکمہ اریگیشن نصیر آباد ڈویژن کے ہیڈ کلرک بابو نثار احمد چھلگری ایک طویل عرصے سے اپنی ذمہ داریاں انتہائی ایمانداری، سچائی اور انتھک محنت کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔ وہ نہ صرف ایک بہترین منتظم کے طور پر جانے جاتے ہیں بلکہ ان کا انداز گفتگو، نرم لہجہ اور خوش اخلاقی انہیں عوام میں بھی خاص مقام دلاتی (باقی صفحہ 2 نمبر 33)

کوئٹہ میں موسمی تبدیلی کے باعث نزلہ، زکام، بخار اور انفیکشن کی وباشدت اختیار کرگئی

ادویات کی قلت اور طبی عملے کی کمی سے مریضوں کو مشکلات، حکومت فوری اقدامات کرے، عوامی مطالبہ

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں موسم کی تبدیلی کے ساتھ ہی (باقی صفحہ 2 نمبر 34)

سوراب زیرو پوائنٹ پر احتجاج ختم، قومی شاہراہیں کھول دی گئیں

محمد اکبر میراجی مینگل کی مبینہ گمشدگی پر دھرنا، ضلعی انتظامیہ سے مذاکرات کے بعد احتجاج ختم

سوراب (یو این اے) سوراب زیرو پوائنٹ پر کوئٹہ، کراچی قومی شاہراہ اور سی (باقی صفحہ 2 نمبر 35)

بلوچستان میں شدید بارشوں اور طوفانی ہواؤں کا الرٹ، سیلابی صورتحال کا خدشہ

حب، لسبیلہ، خضدار، گوادر اور دیگر اضلاع میں ندی نالوں میں طغیانی کے امکانات

بیلا (یو این اے) کوئٹہ ریجنل میٹ آفس بلوچستان نے شدید موسمی صورتحال کے حوالے سے وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ 48 گھنٹوں کے دوران بلوچستان کے مختلف اضلاع میں بھاری سے بہت بھاری بارشوں اور گرج چمک کے طوفانوں کا امکان ہے۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 13)

حب ڈیم بھرنے کے قریب، ندی کنارے آبادیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت

حب (یو این اے) ضلعی انتظامیہ حب نے خبردار کیا ہے کہ مسلسل جاری بارشوں کے باعث حب ڈیم بھرنے کے قریب پہنچ گیا ہے، ڈیم بھرنے میں صرف چار فٹ باقی رہ گئے ہیں جبکہ پانی کی سطح 335 فٹ تک پہنچ گئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے ہدایت کی گئی ہے کہ حب ندی کے قریب رہائش پذیر افراد احتیاط برتیں اور فوری طور پر محفوظ مقامات پر منتقل ہو جائیں۔ اس کے علاوہ (باقی صفحہ 2 نمبر 14)

اورماڑہ میں 9 گھنٹے کی طوفانی بارش، نشیبی علاقے زیرِ آب آگئے

کوئٹہ (یو این اے) اورماڑہ میں 9 گھنٹے کی طوفانی بارش، نشیبی علاقے زیر آب پاک بحریہ اور میونسپل کمیٹی امدادی کارروائیوں میں مصروف بدھ کے روز اورماڑہ میں ہونے والی موسلا دھار بارش نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کیا۔ تقریباً 9 گھنٹے تک جاری رہنے والی اس طوفانی بارش کے نتیجے میں نشیبی علاقوں، گلیوں اور بازاروں میں پانی بھر گیا جبکہ بجلی کا نظام بھی درہم (باقی صفحہ 2 نمبر 32)

بی یو جے کی صحافی سے موبائل فون چھیننے کے واقعے کی مذمت، پولیس کارکردگی پر سوالات

شہر کے مصروف ترین علاقوں میں راہزنی کے بڑھتے واقعات تشویشناک ہیں، بی یو جے

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان یونین آف جرنلسٹس (بی یو جے) نے ہرنائی کے صحافی محمد حنیف ترین سے کوئٹہ کے علاقے لیاقت بازار میں موبائل فون چھیننے کے واقعے کی شدید مذمت کی ہے۔ واقعہ گزشتہ رات پیش آیا جب نامعلوم راہزنوں نے گن پوائنٹ پر صحافی سے (باقی صفحہ 2 نمبر 15)

کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل وویمن یونیورسٹی کے احاطے میں گرلز ہاسٹل کا افتتاح کر رہے ہیں

اسلام آباد، صدر مملکت آصف علی زرداری سے، بحرین کے وزیر داخلہ جنرل راشد بن عبداللہ آل خلیفہ ملاقات کر رہے ہیں

حب سبز علی گوٹھ میں بچا بند ٹوٹنے سے پورا گاؤں زیرِ آب، مکین متاثر

مزید بارشوں سے صورتحال سنگین ہوسکتی ہے، عوام کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت

حب (یو این اے) ضلع حب کے علاقے ساکران کی یونین کونسل پڑیاں کے نواحی گاں سبز علی گوٹھ میں نالی نمبر 2 پر قائم بچا بند شدید بارشوں کے باعث ٹوٹ گیا، جس کے بعد پورا گاں سیلابی پانی کی لپیٹ میں آ گیا۔ مقامی افراد کے مطابق سیلابی ریلہ بند میں دراڑ ڈالنے (باقی صفحہ 2 نمبر 16)

وکلا اور ججز کو عوامی اعتماد کی بحالی کیلئے مل کر کام کرنا ہوگا، چیف جسٹس روزی خان بڑیچ

عدلیہ اور وکالت کے شعبے میں موجود کالی بھیڑوں کا خاتمہ وقت کی اہم ضرورت ہے وکیل اپنے دائرہ کار میں اور جج اپنے دائرہ کار میں رہیں

وکلا اور ججز دونوں عوام کے خادم ہیں اور سب سے بڑی قوم پرستی یہی ہے کہ اپنے ہی عوام کے ساتھ دیانتداری اور ایمانداری کی جائے، خطاب

تربت (سی ایم لنکس) چیف جسٹس عدالت عالیہ بلوچستان جناب جسٹس روزی خان بڑیچ نے کہا ہے کہ وکلا اور ججز کو عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا، کیونکہ عدلیہ اور وکالت کے شعبے میں موجود کالی بھیڑوں کا خاتمہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وکیل اپنے دائرہ کار میں اور جج اپنے دائرہ کار میں رہیں، کیونکہ اصل اسٹیک ہولڈر عوام ہیں۔ وکلا اور ججز دونوں عوام کے خادم ہیں اور سب سے بڑی قوم پرستی یہی ہے کہ اپنے ہی عوام کے ساتھ دیانتداری اور ایمانداری کی جائے۔ یہ بات انہوں نے تربت بار، گوادر بار اور پنجگور بار ایسوسی ایشن کی جانب سے دیے گئے مشترکہ عشائیے سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ تقریب میں جسٹس اقبال احمد کاسی، جسٹس سردار احمد حلیمی، سابق جسٹس عبدالحمید بلوچ، جناب جسٹس روزی خان بڑیچ، رجسٹرار ہائی کورٹ (باقی صفحہ 2 نمبر 18)

حب میں بارش تھم گئی، سیلابی صورتحال قابو میں، شہری علاقوں سے پانی نکال دیا گیا

حب ڈیم اسپلوے سے اخراج کا خطرہ ٹل گیا، انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تمام صورتحال قابو میں ہے، بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ملی

حب (یو این اے) ضلع حب میں بارش کا سلسلہ رک گیا ہے اور محکمہ موسمیات کی جانب سے مزید بارش کی پیش گوئی نہیں کی گئی۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق شہری علاقوں میں جہاں بارش کا پانی گھروں میں داخل ہوگیا تھا، میونسپل کمیٹی کے عملے نے کارروائی کرتے ہوئے صورتحال (باقی صفحہ 2 نمبر 31)

بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک، کئی ساحلی اور جنوبی اضلاع میں بارش کی پیش گوئی

محکمہ موسمیات: لسبیلہ، گوادر، پسنی، جیوانی، خضدار، پنجگور اور کیچ میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان

کوئٹہ (یو این اے) محکمہ موسمیات کے مطابق بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک رہے گا تاہم لسبیلہ، اورماڑہ، پسنی، جیوانی، گوادر، خضدار، آواران، خاران، پنجگور اور کیچ میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا (باقی صفحہ 2 نمبر 17)

الخدمت فاؤنڈیشن اور الحمد اسلامک یونیورسٹی کے درمیان تاریخی مفاہمتی یادداشت پر دستخط

معاشرے کو بااختیار بنانے اور روشن مستقبل کی تشکیل کے لیے مشترکہ کاوشیں جاری رہیں گی

کوئٹہ (یو این اے) الخدمت فاؤنڈیشن کوئٹہ اور الحمد اسلامک یونیورسٹی کے مابین ایک تاریخی مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر باضابطہ دستخط کیے گئے۔ معاہدے پر دستخط الحمد اسلامک یونیورسٹی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر شکیل احمد روشن اور الخدمت فاؤنڈیشن کوئٹہ کے صدر طیب فرید خان نے (باقی صفحہ 2 نمبر 30)

بلوچستان اسمبلی اجلاس، لیویز فورس، فرانزک سائنس اور انسدادِ دہشتگردی کے مسودہ قوانین متفقہ طور پر منظور

ایوان میں بلوچستان لیویز فورس، فرانزک سائنس اور انسداد دہشت گردی سے متعلق مختلف مسودہ قوانین مصدرہ 2025 پیش کیے گئے

حکومت نے ہمیشہ اپوزیشن کو مسائل کے حل کے لیے دعوت دی ہے اور پیپلز پارٹی صوبے کی بہتری کے لیے مشترکہ جدوجہد پر یقین رکھتی ہے، صادق عمرانی

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان اسمبلی کا اجلاس اسپیکر عبدالخالق اچکزئی کی صدارت میں 55 منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا۔ اجلاس کے دوران ایوان میں بلوچستان لیویز فورس، فرانزک سائنس اور انسداد دہشت گردی سے متعلق مختلف مسودہ قوانین مصدرہ 2025 پیش کیے گئے، جنہیں اراکین اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ علی مدد جتک نے لیویز فورس کا مسودہ قانون ایوان میں پیش کیا۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 19)

کوئٹہ، اسپیکر عبدالخالق خان اچکزئی سے رکن اسمبلی محمد خان لہڑی سیکریٹری انرجی بلوچستان محمد داؤد بازئی اور دیگر ملاقات کر رہے ہیں

آٹے کی ذخیرہ اندوزی کرنیوالوں کے خلاف جلد کریک ڈاؤن کیا جائیگا، نور محمد دمڑ

زیارت کے حوالے سے سوشل میڈیا پر ہیڈکوارٹر کی منتقلی کے حوالے سے جو خبر چل رہی ہے یہ مخالفین کا پروپیگنڈہ ہے، صوبائی وزیر خوراک

بلوچستان میں گندم بحران کا کوئی مسئلہ نہیں ہے بعض مافیا جو ہمیشہ عوام پر مصنوعی طریقے سے آٹے کا بحران پیدا کرتے ہیں جن کیخلاف کارروائی کی جائے گی

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر خوراک حاجی نور محمد دمڑ نے کہا ہے کہ ضلع زیارت کے حوالے سے سوشل میڈیا پر ہیڈکوارٹر کی منتقلی کے حوالے سے جو خبر چل رہی ہے یہ مخالفین کا پروپیگنڈہ ہے جو ہمارے ووٹروں کا ذہن خراب کرنے کے لیے سازشوں میں مصروف ہے بعض مافیا ایک بار پھر آٹے کو مہنگا کرنے کے لیے ذخیرہ اندوزی کر رہی ہے جس کی اجازت نہیں دینگے جلد ان کے خلاف کریک ڈاؤن کریں گے اور پہلے (باقی صفحہ 2 نمبر 29)

اوستہ محمد گوٹھ بھاگیا خان عمرانی کا اسکول خستہ حالی کا شکار

بارش میں کلاس رومز پانی سے بھر گئے طلبا کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئیں

تمبو (اے این این) گوٹھ بھاگیا خان عمرانی میں قائم گورنمنٹ پرائمری اسکول کی عمارت خطرناک حد تک خستہ حالی کا شکار ہو چکی ہے۔ حالیہ بارشوں نے اسکول کی حالت زار کو مزید بے نقاب کر دیا، جہاں بارش کا پانی کلاس رومز میں بھر گیا، چھتیں ٹپکنے لگیں اور دیواریں نمی سے (باقی صفحہ 2 نمبر 20)

ڈکی پولیس کا بڑا کریک ڈاؤن، پانچ ملزمان گرفتار، مسروقہ موٹر سائیکلیں اور موبائل فون برآمد

جرائم پیشہ عناصر کے دن گنے جاچکے ہیں، ڈکی کو جرائم سے پاک کریں گا، ڈی پی او سید زاہد حسین شاہد

ڈکی (یو این اے) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ڈکی سید زاہد حسین شاہ نے ہنگامی پریس کانفرنس میں کہا کہ پولیس نے چوری، ڈکیتی اور منشیات فروشوں کے خلاف بڑی کارروائیاں کرتے ہوئے پانچ ملزمان کو گرفتار کرلیا، ان کے قبضے سے پانچ مسروقہ موٹر سائیکل اور چھ چھینے (باقی صفحہ 2 نمبر 21)

علی مدد جتک قائمہ کمیٹی برائے داخلہ وقبائلی امور کے چیئرمین منتخب، حیات کاکڑ کی مبارکباد

پیپلز پارٹی کے عوامی نمائندے ہمیشہ خدمت کو ترجیح دیتے ہیں، حیات اللہ خان کاکڑ

کوئٹہ (یو این اے) پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے صوبائی کونسل کے رکن اور سینئر رہنما حیات اللہ خان کاکڑ نے بلوچستان اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ، قبائلی امور، جیل خانہ جات اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا چیئرمین منتخب ہونے پر رکن صوبائی اسمبلی (باقی صفحہ 2 نمبر 27)

جھل مگسی میں پرانی دشمنی پر فائرنگ، باپ قتل اور بیٹا زخمی

حملہ آور بھی مگسی برادری کے افراد، واقعہ پرانی سیاہ کاری کی بنیاد پر ہوا

اوستہ محمد (یو این اے) جھل مگسی میں پرانی دشمنی کی بنا پر مسلح حملہ آوروں نے فائرنگ کر کے غلام فرید مگسی کو موقع پر قتل کر دیا جبکہ اس کا بیٹا اریبا مگسی شدید زخمی ہوگیا۔ اطلاعات کے مطابق غلام فرید سوداگیرا اپنے گوٹھ ولاور مگسی کی طرف موٹر سائیکل پر جا رہا تھا کہ بائی پاس (باقی صفحہ 2 نمبر 28)

کوئٹہ، پارلیمانی سیکریٹری نوابزادہ زرین مگسی اسمبلی اجلاس میں انسداد دہشت گردی بلوچستان کا ترمیمی مسودہ قانون پیش کر رہے ہیں

امن و امان کی بحالی، پولیس اصلاحات اور عوامی اعتماد اولین ترجیح ہے، آئی جی محمد طاہر

بلوچستان پولیس کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے گا، جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی ہوگی اور پولیس کا رویہ عوام دوست بنایا جائے گا

فیلڈ افسران عوامی مسائل کے حل میں کلیدی کردار ادا کریں، آئی جی بلوچستان کا پولیس فورس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا اعلان

کوئٹہ (یو این اے) انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر نے اپنے عہدے کا باضابطہ چارج سنبھال لیا۔ آئی جی آفس کوئٹہ میں ہونے والی سادہ مگر پروقار تقریب میں انہیں پولیس کے چاق و چوبند دستے نے سلامی پیش کی۔ تقریب میں ایڈیشنل آئی جی، ڈی آئی جیز، ایس ایس پیز سمیت اعلیٰ افسران بھی شریک تھے۔ چارج سنبھالنے کے بعد محمد طاہر نے سینئر افسران سے تعارفی ملاقات کی اور امن و امان کی بہتری، فورس کی (باقی صفحہ 2 نمبر 22)

سوراب میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال، اغوا اور لوٹ مار معمول بن گئے

سوراب (یو این اے) ضلع سوراب اور مضافاتی علاقوں میں امن و امان کی صورتحال بدترین شکل اختیار کر گئی ہے، اغوا اور لوٹ مار کے بڑھتے واقعات نے عوام کو شدید خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا ہے۔ قبائلی رہنما کے فرزند محمد اکبر میراجی مینگل کو صبح نماز کے وقت نامعلوم مسلح افراد نے اغوا کر لیا۔ اس واقعے کے بعد شہریوں نے احتجاجاً کوئٹہ قومی شاہراہ اور سی پیک روڈ کو مختلف (باقی صفحہ 2 نمبر 26)

کوئٹہ، آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر چارج سنبھالنے کے بعد اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

لسبیلہ میں مسلسل بارشوں سے سیلابی خدشات، سینیٹر اسد قاسم رونجھو کی ہنگامی اقدامات کی ہدایت

عوام کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے اور ریلیف پلان فوری تیار کیا جائے، اسد قاسم رونجھو

اوتھل (یو این اے) لسبیلہ اور گردونواح میں مسلسل بارشوں نے عوامی خدشات میں اضافہ کر دیا ہے۔ دیہی علاقوں میں کھڑی فصلیں پانی میں ڈوبنے کے قریب ہیں جبکہ نچلے علاقوں میں مکانات کو نقصان کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ اس صورتحال پر ماہرین موسمیات کے مطابق بارشوں کا سلسلہ برقرار رہا تو آنے والے دنوں میں سیلابی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے، جس سے انسانی جانوں، کھڑی فصلوں، مکانات اور مال مویشیوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ سینیٹر اسد قاسم رونجھو، چیئرمین سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے کشمیر امور، گلگت بلتستان و سیفران نے گہری تشویش کا اظہار کرتے (باقی صفحہ 2 نمبر 23)

سبزل روڈ پوڈ گلی چوک کے قریب ٹریفک حادثہ، ایک شخص جاں بحق

جاں بحق شخص کی لاش ایدھی ایمبولینس کے ذریعے سول اسپتال منتقل

کوئٹہ (یو این اے) سبزل روڈ پوڈ گلی چوک کے قریب ٹریفک حادثے میں ایک شخص موقع پر جاں بحق ہوگیا۔ اطلاع ملتے ہی ریسکیو ٹیمیں اور پولیس جائے حادثہ پر پہنچ گئیں۔ جاں بحق شخص کی لاش ایدھی ایمبولینس کے ذریعے سول اسپتال منتقل کر دی گئی۔ پولیس نے حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

قطر پر اسرائیلی حملہ پورے عالم اسلام پر حملہ ہے اور امت مسلمہ متحد ہو، حافظ محمد صدیق

عالمی برادری اور مسلم حکمرانوں سے مؤثر اقدامات کا مطالبہ کرتے ہیں، جمعیت علماء اسلام ضلع چمن

چمن (اے این این) جمعیت علماء اسلام تحصیل صدر چمن کے رکن مجلس شوریٰ حافظ محمد صدیق مدنی نے مدرسہ عربیہ بحرالعلوم گھوڑا اسپتال روڈ چمن کے ایک وفد سے ملاقات میں قطر پر اسرائیلی حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ دراصل پورے عالم اسلام پر حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قطر ہمیشہ فلسطینی عوام اور امت مسلمہ کے حق میں آواز بلند کرتا رہا ہے، اسی وجہ سے صیہونی قوتوں نے اسے نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی یہ جارحیت مسلم دنیا کو کمزور کرنے اور باہمی تعلقات کو نقصان پہنچانے کی عالمی سازش ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسی (باقی صفحہ 2 نمبر 24)

ملاوٹی دودھ کے خلاف فیصلہ کن اقدام

بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا دودھ کے معیار کی جانچ کیلئے خصوصی مہم شروع کرنے کا فیصلہ

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان فوڈ اتھارٹی نے عوام کو معیاری اور خالص غذائی اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم اقدام اٹھاتے ہوئے خصوصی ملک ٹیسٹنگ مہم کا آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔ ملک ٹیسٹنگ مہم 10 ستمبر سے 30 ستمبر 2025 تک جاری رہے گی۔ مہم کے دوران کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں، گلیوں اور محلوں میں دودھ کے نمونے چیک کیے جائیں گے تاکہ ہر طرح کی ملاوٹ کو بے نقاب کیا جاسکے۔ عوام کو بھی یہ سہولت فراہم کی گئی ہے کہ وہ اپنے گھروں یا مارکیٹ سے لایا گیا دودھ بی ایف اے کی موبائل لیبارٹریوں میں بالکل مفت ٹیسٹ کرواسکیں۔ ڈائریکٹر جنرل (باقی صفحہ 2 نمبر 25)

(01)

ایک پروگرام تیار کریں، ہم راتوں رات موسماتی تبدیلیوں سے نہیں نمٹ سکتے، بہت بڑے چیلنجز ہیں، اس میں اکیلا پاکستان کچھ بھی نہیں کرسکتا، سب کو مل کر کرنا ہوگا، لیکن انہیں ایک روڈ میپ پیش کرنا چاہیے۔ وزیراعظم نے کہا کہ سیلاب سے زراعت میں جو نقصان ہوا ہے، اس کی تفصیل آئندہ ہفتے سامنے آجائے گی، نقصانات کا جائزہ لیا جارہا ہے، اس کو کابینہ میں لایا جائے گا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایک ہزار کے لگ بھگ پاکستانی سیلاب کی نذر ہوچکے ہیں، اللہ کو پیارے ہوگئے، ہزاروں زخمی ہوگئے، ہزاروں ایکڑ زمین پنجاب میں زیرآب ہے، اب سیلاب سندھ میں جارہا ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ سیلاب سے جو تباہ کاری اور نقصانات ہوئے، اس حوالے سے آج کابینہ میں مشاورت کے بعد کلائمٹ ایمرجنسی اور زرعی ایمرجنسی کا اعلان کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی احسن اقبال کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رہے ہیں تا کہ اس پر فی الفور کام شروع کیا جاسکے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس اعلان کے بعد ایپکس لیول پر اجلاس بلا رہے ہیں جس میں عرق ریزی کے ساتھ گفتگو کرکے ایک پالیسی بنائیں گے۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا میجر عدنان اسلم نے خوارج سے لڑتے ہوئے جان کی قربانی دی، میجر عدنان اسلم کے والد نے کہا کہ بیٹے کی شہادت پر فخر ہے، شہید کی بہنوں نے کہا کہ ہم بہت دلیر بھائی کی بہنیں ہیں، ہم بھی اس راہ میں قربانی دیں گے۔ ان کا کہنا تھا ہماری سکیورٹی فورسز نے قربانی کی تاریخ رقم کی ہے، جو قربانی دیتا ہے اس کی کیفیت کو کوئی نہیں جان سکتا، افواج پاکستان کی قربانیوں کی بدولت ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں، ہمیں اپنے شہدا کا شکرگزار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج کچھ لوگ ملک کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، سوشل میڈیا پر بیٹھے، بیرون ملک بیٹھے ان افراد کی شناخت کریں، افواج پاکستان اور ان کی لیڈرشپ کو مطعون کیا جارہا ہے، لوگ سوشل میڈیا پر اداروں کی تضحیک کر رہے ہیں، سوشل میڈیا پر زہریلے پروپیگنڈے کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ وزیراعظم پاکستان کا کہنا ہے کہ ہمارا اولین فرض ہے کہ فتنے کی مکمل بیخ کنی کریں، نفرت کارڈ نا قابل قبول ہے، ہمیں آخری حد تک جا کر دہشتگردی کے فتنے کو ختم کرنا ہو گا۔ وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ چین کا حالیہ دورہ کامیاب رہا، ہمارا بزنس ایونٹ انتہائی کامیاب تھا، لیکن اگر فالو اپ نہیں ہوگا تو زیرو ہوگا، تو ہی ترقیاتی منصوبوں میں سست روی برداشت نہیں کی جائے گی۔ شہباز شریف کا کہنا تھا مائن اینڈ منرل کے حوالے سے امریکی کمپنیوں کے ساتھ ایم او یو سائن کیے ہیں، بلوچستان، چترال اور گلگت بلتستان میں خزانے دفن ہیں، ہمیں امریکا کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے ہیں، چین کے ساتھ اسٹریٹجک تعلقات میں بہتری لانی ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ قطر میں اسرائیلی بربریت کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، فلسطین میں بے گناہ خون بہایا جا رہا ہے، دنیا کی تاریخ میں اس سے زیادہ بربریت کی نذیر نہیں ملتی، قطر پر حملے پر کل فی الفور بیان جاری کیا، قطر کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ہے، قطر کے امیر کو یقین دہانی کرائی کہ مشکل وقت میں آپ کے ساتھ ہیں۔

(02)

قومی اسمبلی مولانا عبدالغفور حیدری ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ مینگل ہاس کوئٹہ پہنچے جہاں انہوں نے بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل سے سانحہ 2 ستمبر پر تعزیت اور اظہار یکجہتی کیا۔ اس موقع پر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ، سینیٹر کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ، فخر سارنگزئی، حافظ خلیل احمد سارنگزئی، میر سمیع رودینی، سیف الرحمان لہڑی، نوید احمد صدیقی سارنگزئی اور دیگر رہنما بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ یہ سانحہ صرف ایک سیاسی جماعت پر نہیں بلکہ جمہوریت، آزادی اظہار اور پرامن جدوجہد پر حملہ ہے۔ اختلاف رائے جمہوری روایت ہے مگر اس کا جواب بندوق اور گولی سے دینا کسی صورت قبول نہیں۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک رہنے کا اعادہ کیا اور پرامن سیاسی جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ سردار اختر جان مینگل نے جمعیت علما اسلام کے وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو مل کر ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے موثر حکمت عملی اپنانا ہوگی تاکہ صوبے میں برداشت، بھائی چارہ اور جمہوری اقدار کو فروغ مل سکے۔ ملاقات میں بلوچستان کی موجودہ سیاسی صورتحال،

کیلئے درکار ایکوپمنٹس اور کیمیکلز فراہم کرینگے تاکہ زیر تعلیم طالبات ان سے استفادہ حاصل کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ جسطرح ہم نے آپ کی تنخواہوں کا مسئلہ کیا اسطرح آپ کی دیگر ضروریات بھی پورے کرنے کیلئے بھی ٹھوس اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے صوبے کے مخیر حضرات پر بھی زور دیا کہ وہ یونیورسٹی کی ترقی اور خاص طور پر مستحق طالبات کی دادرسی کیلئے اپنے حصے کا کردار ادا کریں۔ وائس چانسلر کو ہدایت دی کہ وہ غیر ضروری اخراجات کم کرنے کیلئے اقدامات کریں۔ وویمن یونیورسٹی میں سیلف فنانس سکیم کا سلسلہ کے اجرا کو لائق تحسین قرار دیا۔ قبل ازیں گورنر بلوچستان نے تمام سائنس لیبارٹریز کا علیحدہ علیحدہ معائنہ کیا اور کورین نیوٹریشن پروجیکٹ کی جانب وویمن یونیورسٹی کیلئے دی بس حوالے کردیا گیا۔

(06)

انہوں نے کہا کہ یہ حملہ دراصل مسلم اور عرب دنیا کی خودمختاری پر حملہ ہے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ حماس کی قیادت امریکی صدر کی جانب سے پیش کی گئی جنگ بندی کی پیشکش پر بات چیت کے لیے جمع تھی کہ اس موقع پر یہ حملہ کیا گیا۔ سربراہ جے یو آئی کا کہنا تھا کہ اس کارروائی میں مغربی فضائیہ کے انٹیلی جنس اور ایندھن بھرنے والے طیارے بھی استعمال ہوئے۔ تاہم اطلاعات کے مطابق حماس رہنما خالد مشعل سمیت دیگر قیادت کو نشانہ بنانے کی کوشش ناکام رہی۔ انہوں نے دعا کی کہ حماس کی تمام قیادت ہمیشہ محفوظ وسلامت رہے اور واضح کیا کہ امت مسلمہ فلسطینی عوام کے جائز مقصد کی حمایت سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ او آئی سی فوری طور پر خالد مشعل اور دیگر رہنماؤں کو مکمل تحفظ فراہم کرے تاکہ وہ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کی تحریک کی قیادت مؤثر انداز میں جاری رکھ سکیں۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ ہزاروں فلسطینی اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں جب کہ غزہ و اور مغربی کنارے کے مجاہدین قابض اسرائیلی افواج کو اب بھی زمینی محاذ پر بھاری نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اسرائیلی افواج اپنی کمزوری کے باعث صرف فضائی حملوں پر انحصار کرتی ہیں اور معصوم شہریوں، خواتین، بچوں اور بزرگوں پر بمباری کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہینوں سے غزہ کے عوام خوراک اور پانی کی شدید ناکہ بندی اور محاصرے کا سامنا کر رہے ہیں، جس کے باعث بھوک سے ہلاکتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مسلمان ممالک کی خاموشی اور بے عملی کی وجہ سے صورتحال روز بروز سنگین ہورہی ہے۔ جے یو آئی کے سربراہ نے گلوبل صمود فلوٹیلا کے کارکنان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا جو تیونس میں جمع ہیں اور 50 سے زائد جہازوں کے قافلے کی قیادت کر کے غزہ کا محاصرہ توڑنے اور ضروری امداد پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ شب اسرائیل نے ان پر بھی ڈرون حملہ کر کے حوصلہ شکنی کی کوشش کی، لیکن ہم واضح کرتے ہیں کہ خوراک اور پانی کا محاصرہ ختم کیا جائے کیونکہ یہ ایک کھلا جنگی جرم ہے۔ مولانا فضل الرحمان نے اعلان کیا کہ ہم فلسطینی عوام کے ساتھ پہلے کی طرح ڈٹ کر کھڑے ہیں اور ہمارا عزم ہے کہ مسجد اقصیٰ اور فلسطین کو اسرائیل کے ناجائز قبضے سے آزاد کرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی۔

(07)

کے جان و مال کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہیں اور دہشتگردوں کو انجام تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انسداد دہشتگردی کے قانون کا غلط استعمال کسی بے گناہ کے خلاف نہیں ہوگا لیکن دہشتگردی جیسے سنگین جرائم سے نمٹنے کے لیے سخت فیصلے ناگزیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے دیگر ممالک میں دہشتگردی کے واقعات کے بعد فوری طور پر قوانین میں تبدیلی کی جاتی ہے، جیسا کہ فرانس میں ایک دن میں قانون تبدیل کیا گیا۔ انہوں نے 8 اگست 2016 کے سانحہ کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے کے ماسٹر مائنڈ کو گرفتار تو کیا گیا، لیکن بروقت ٹرائل نہ ہوسکا، جو ایک بڑی خامی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشتگردوں کے خلاف گواہی دینے کے لیے کوئی تیار نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ریاست کو کڑے اقدامات اٹھانا پڑتے ہیں۔ انہوں نے دوٹوک مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ دہشتگردوں کے خلاف ریاست آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔ جو عناصر بلوچستان میں بدامنی اور خونریزی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ جان لیں کہ ریاست اپنی پوری طاقت کے ساتھ ان کا قلع قمع کرے گی۔

(08)

شریف کا کہنا تھا میجر عدنان اسلم نے خوارج سے لڑتے ہوئے جان کی قربانی دی، میجر عدنان اسلم کے والد نے کہا کہ بیٹے کی شہادت پر فخر ہے، شہید کی بہنوں نے کہا کہ ہم بہت دلیر بھائی کی بہنیں ہیں، ہم بھی اس راہ میں قربانی دیں گے۔ ان کا کہنا تھا ہماری سکیورٹی فورسز نے قربانی کی تاریخ رقم کی ہے، جو قربانی دیتا ہے اس کی کیفیت کو کوئی نہیں جان سکتا، افواج پاکستان کی قربانیوں کی بدولت ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں، ہمیں اپنے شہدا کا شکرگزار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج کچھ لوگ ملک کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، سوشل میڈیا پر بیٹھے، بیرون ملک بیٹھے ان افراد کی شناخت کریں، افواج پاکستان اور ان کی لیڈرشپ کو مطعون کیا جارہا ہے، لوگ سوشل میڈیا پر اداروں کی تضحیک کر رہے ہیں، سوشل میڈیا پر زہریلے پروپیگنڈے کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ وزیراعظم پاکستان کا کہنا ہے کہ ہمارا اولین فرض ہے کہ فتنے کی مکمل بیخ کنی کریں، نفرت کارڈ نا قابل قبول ہے، ہمیں آخری حد تک جا کر دہشتگردی کے فتنے کو ختم کرنا ہو گا۔ وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ چین کا حالیہ دورہ کامیاب رہا، ہمارا بزنس ایونٹ انتہائی کامیاب تھا، لیکن اگر فالو اپ نہیں ہوگا تو زیرو ہوگا، تو ہی ترقیاتی منصوبوں میں سست روی برداشت نہیں کی جائے گی۔ شہباز شریف کا کہنا تھا مائن اینڈ منرل کے حوالے سے امریکی کمپنیوں کے ساتھ ایم او یو سائن کیے ہیں، بلوچستان، چترال اور گلگت بلتستان میں خزانے دفن ہیں، ہمیں امریکا کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے ہیں، چین کے ساتھ اسٹریٹجک تعلقات میں بہتری لانی ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ قطر میں اسرائیلی بربریت کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، فلسطین میں بے گناہ خون بہایا جا رہا ہے، دنیا کی تاریخ میں اس سے زیادہ بربریت کی نذیر نہیں ملتی، قطر پر حملے پر کل فی الفور بیان جاری کیا، قطر کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ہے، قطر کے امیر کو یقین دہانی کرائی کہ مشکل وقت میں آپ کے ساتھ ہیں۔

(12)

جیونی، پسنی اور کاروات میں اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے پلانٹس غیر فعال ہیں، جس کے باعث گوادر کے عوام کو شدید پانی بحران کا سامنا ہے۔ مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے اس صورتحال کو "بڑی نااہلی، لاپرواہی اور کرپشن کی واضح مثال "قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس کی شفاف تحقیقات کی جائیں اور ذمہ داران کو کٹہرے میں لایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے بنیادی حقوق کی فراہمی میں اس طرح کی کوتاہیاں کسی صورت برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ اسپیکر بلوچستان اسمبلی، کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی نے مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کی نشاندہی پر فوری نوٹس لیتے ہوئے محکمہ پبلک ہیلتھ کو مراسلہ ارسال کردیا ہے۔ اسپیکر نے محکمہ کو ایک ہفتے کے اندر ان پلانٹس کی موجودہ صورتحال اور غیر فعالیت کی وجوہات پر مبنی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ پیش رفت گوادر کے عوام کے لیے ایک اہم سنگ میل قرار دی جا رہی ہے، جو طویل عرصے سے پانی کی شدید قلت سے دوچار ہیں۔ عوامی مسائل کو اسمبلی میں مؤثر انداز میں اجاگر کرنا مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کی عوامی خدمت کے عزم کا عکاس ہے۔

(13)

بعض مقامات پر انتہائی شدید بارشیں بھی متوقع ہیں جس کے باعث سیلابی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق حب، لسبیلہ، آواران، خضدار، جھل مگسی، استا محمد، گنداوہ اور سونمیانی سمیت کئی علاقوں میں بارشوں کے نتیجے میں ندی نالوں میں طغیانی کا خطرہ ہے۔ اسی طرح کیچ، گوادر شہر، پسنی، اور ماڑہ، (سوراب اور واشک کے جنوبی حصوں میں بھی موسلا دھار بارشوں کا امکان ہے۔ ریجنل میٹ آفس نے خبردار کیا ہے کہ وڈھ، خضدار، بیلہ، اور ماڑہ، کلوڑا، گڈ، مچھ، گوٹھ بخور، گوٹھ عیشو، سنگال، کنڈ ملیر، مالان بندر اور ہنگول ویلی کے ندی نالوں میں اچانک سیلاب آسکتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منگل کو شدید بارشوں اور طوفانی ہواؤں کے ساتھ بارش کا سلسلہ جاری رہے گا جبکہ بدھ کو بھی بارش اور آندھی کے امکانات ہیں۔ مزید بتایا گیا ہے کہ رات کے اوقات میں درجہ حرارت میں نمایاں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے تمام متعلقہ اداروں کو الرٹ رہنے اور حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے جبکہ مسافروں اور سیاحوں کو غیر ضروری سفر سے گریز اور احتیاط برتنے کی تاکید کی گئی ہے۔

(20)

کمزور ہوچکی ہیں مناظر میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ معصوم بچے، جو علم حاصل کرنے آتے ہیں، وہ گندے پانی اور گرتی چھتوں کے سائے تلے بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ والدین شدید تشویش میں مبتلا ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اسکول کی عمارت نہ صرف تعلیم میں رکاوٹ ہے بلکہ بچوں کی جانوں کے لیے بھی بڑا خطرہ بن چکی ہے۔ مقامی مکینوں کا کہنا ہے کہ کئی بار محکمہ تعلیم، ڈی ای او اور دیگر متعلقہ حکام کو شکایات کی گئیں، لیکن کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ سردیوں میں ٹھنڈ، گرمیوں میں شدید گرمی

جلسازی اور ٹاؤٹ ازم کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بار کونسلز کا فرض ہے کہ وہ غلط عناصر کو صفوں سے الگ کریں تا کہ اس مقدس پیشے کا وقار برقرار رہے۔ چیف جسٹس نے اعلان کیا کہ کاپی برانچ کے قیام کے بعد بیانات اور پیپر بکس غریب سائلین کو مفت فراہم کیے جائیں گے تا کہ انصاف کے حصول میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔ انہوں نے کہا: "کالے کوٹ کی عزت دیانتداری اور ایمانداری سے ہے۔ اسی عزت کی بنیاد پر عوام اپنی اربوں روپے کی جائیدادوں اور قتل جیسے سنگین مقدمات میں وکلا پر اعتماد کرتے ہیں۔ اس اعتماد کو ٹھیس پہنچانا پورے نظام کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ "آخر میں چیف جسٹس نے بار ایسوسی ایشن کی جانب سے دیے گئے پرتکلف عشائیے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عدلیہ اور وکلا اگر مل کر ایمانداری سے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تو عوام کا اعتماد بحال ہوگا اور عدالتی نظام مزید مضبوط اور شفاف بنے گا۔

(19)

اس موقع پر مولانا ہدایت الرحمٰن نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ صوبے کے مسائل کے حل کے لیے مشاورت ناگزیر ہے، لیویز کے حوالے سے بھی فیصلے بھی مشاورت سے ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں لیویز کو پولیس میں ضم کیا گیا، وہاں امن قائم نہیں ہوا، اس لیے وہ اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہیں۔ صوبائی وزیر میر صادق عمرانی نے کہا کہ حکومت نے ہمیشہ اپوزیشن کو مسائل کے حل کے لیے دعوت دی ہے اور پیپلز پارٹی صوبے کی بہتری کے لیے مشترکہ جدوجہد پر یقین رکھتی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ حکومت نے اپنا مؤقف پہلے ہی اپوزیشن کے سامنے رکھا تھا اور اگر اپوزیشن بحث کرنا چاہتی تو حکومت اس کے لیے تیار تھی۔ وزیر داخلہ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اپوزیشن کے لیے مذاکرات کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں۔ رکن صوبائی اسمبلی زرین مگسی نے انسداد دہشتگردی بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025 ایوان میں پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا ہدایت الرحمٰن نے سوال اٹھایا کہ "کیا واٹس ایپ پر فیصلے کیے جائیں گے؟ کیا اس طرح صوبے میں امن قائم ہوگا؟" انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کے اسباب کا تعین ضروری ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ انسداد دہشتگردی کا قانون عام عوام پر لاگو نہیں ہوگا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشتگردی کے واقعات سے نمٹنے کے لیے خصوصی اقدامات کرنا پڑتے ہیں، جیسا کہ فرانس میں ایک دن کے اندر قانون سازی ہوئی۔ انہوں نے 2016 کے سانحہ وکلاء کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس واقعے کے ماسٹر مائنڈ سعید بادینی کو گرفتار کیا گیا مگر بروقت ٹرائل نہ ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کے خلاف کوئی گواہی دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ حکومت لاپتہ افراد کا مسئلہ مستقل بنیادوں پر حل کرنا چاہتی ہے۔ گرفتار افراد کے اہل خانہ کو فوری اطلاع دی جائے گی اور اس مسئلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کیا جائے گا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم سب دہشتگردی کا شکار ہیں، ہمیں اس جنگ میں قیادت کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی ملک میں امن اور بیروزگاری کے خاتمے کے لیے پرعزم ہے اور دہشتگردوں کے سامنے کبھی نہیں جھکیں گے۔ اجلاس میں صوبائی وزیر میر سلیم کھوسہ نے کہا کہ سیلابی صورتحال کے باعث پنجاب میں کافی نقصان ہوا جبکہ پی ڈی ایم اے نے بروقت اقدامات کیے۔ میر صادق عمرانی نے کہا کہ بارشوں کے باعث راستے بند ہوجاتے ہیں، ان مسائل کے حل کے لیے وزیراعلیٰ کی قیادت میں وفد تشکیل دیا جائے جو وزیراعظم سے ملاقات کرکے مسائل سے آگاہ کرے گا۔ میر ظہور بلیدی نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں بھی شدید بارشوں کے باعث پہاڑ ڈوبے رہے۔ بلوچستان اسمبلی نے تمام مسودہ قوانین متفقہ طور پر منظور کرنے کے بعد اجلاس 12 ستمبر تک ملتوی کردیا۔

علاقوں میں خوراک، صاف پانی اور طبی سہولیات کے ذخائر رکھے جائیں، جبکہ بلدیاتی ادارے برساتی نالوں کی صفائی کو یقینی بنائیں تا کہ پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ نہ ہو۔ سینیٹر اسد قاسم روجھو نے کہا کہ وہ عوام کے ساتھ کھڑے ہیں اور حکومت کے تمام وسائل عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔

(24)

بزدلانہ کارروائیاں مسلمانوں کے حوصلے پست نہیں کرسکتیں بلکہ اتحاد اور یکجہتی کو مزید تقویت دیتی ہیں۔ حافظ محمد صدیق مدنی نے عالمی برادری خصوصاً اقوام متحدہ، او آئی سی اور انسانی حقوق کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیلی جارحیت کا نوٹس لیں اور قطر سمیت مسلم ممالک کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کریں۔ انہوں نے مسلم حکمرانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ اسرائیل کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے کا اعلان کریں اور سفارتی و تجارتی بائیکاٹ کے ذریعے اس کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کا وجود نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری دنیا کے امن کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے، اور اب وقت آگیا ہے کہ امت مسلمہ متحد ہو کر اس خطرے کا مقابلہ کرے۔

(25)

بلوچستان فوڈ اتھارٹی وقار خورشید عالم کا اس سلسلے میں کہنا ہے کہ مذکورہ مہم عوام کی صحت کے تحفظ اور معیاری خوراک کی فراہمی کے سفر میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بی ایف اے کا مقصد صرف کارروائی نہیں بلکہ ملاوٹ کے خاتمے کے لیے پائیدار نظام قائم کرنا ہے تا کہ آئندہ نسلیں بھی خالص دودھ سے مستفید ہوسکیں۔ ڈائریکٹر جنرل بی ایف اے کے مطابق اتھارٹی کی آپریشن ٹیمیں دن رات عوام کے ساتھ کھڑی ہیں۔ خالص دودھ عوام کا بنیادی حق ہے اور بلوچستان فوڈ اتھارٹی اس حق کی فراہمی کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ آج سے شروع ہونے والی مہم صرف آغاز ہے، اصل کامیابی تب ہوگی جب ملاوٹ کا مکمل خاتمہ ہوگا۔ بلوچستان فوڈ اتھارٹی کی جانب سے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، موبائل لیبارٹریوں سے استفادہ کریں اور ملاوٹ کے خلاف بی ایف اے کا ساتھ دیں۔

(26)

مقامات سے بند کردیا جس کے باعث ٹریفک کا نظام مفلوج ہوگیا، مسافر گاڑیاں اور تجارتی ٹرک گھنٹوں پھنسے رہے اور عوامی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگیا۔ مظاہرین نے پولیس کی مکمل ناکامی اور عدم دلچسپی پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ مغوی کی فوری بازیابی اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف موثر کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(27)

میر علی مددجتک کو مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میر علی مددجتک کی تعیناتی کمیٹی کے لیے ایک خوش آئند قدم ہے اور ان کے انتخاب سے نہ صرف عوامی مسائل کے حل میں مدد ملے گی بلکہ صوبے کے دیرینہ انتظامی اور سیکیورٹی معاملات میں بھی بہتری آئے گی۔ حیات اللہ خان کاکڑ نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے عوامی نمائندے ہمیشہ عوامی خدمت کو اولین ترجیح دیتے ہیں اور علی مددجتک کی قیادت میں کمیٹی اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے میر علی مددجتک کی رہنمائی صوبے میں مثبت تبدیلی کا باعث بنے گی اور عوام کے اعتماد میں اضافہ کرے گی۔

(28)

پر حملہ کیا گیا۔ حملہ آور بھی موٹرسائیکل پر موجود تھے اور واقعہ پرانی سیاہ کاری کی بنیاد پر کیا گیا، جس کا فیصلہ پہلے ہی ہوچکا تھا۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ لیویز فورس نے موقع پر پہنچ کر لاش قبضہ میں لے لی اور زخمی کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا، جہاں اسے بعد میں لاڑکانہ ریفر کردیا گیا۔ مقتول کی نعش گھر پہنچنے پر علاقے میں کہرام مچ گیا۔

(29)

سے زیادہ کم قیمت پر عوام کو آٹا فراہم کریں گے یہ بات انہوں نے صوبائی اسمبلی اجلاس کے بعد صحافیوں کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ ضلع زیارت ہمارے علاقے کا ہیڈکوارٹر ہے اور رہے گا اگر کسی نے بھی اس کوارٹر کو منتقل کرنے کی کوشش کی یا سازش کی تو سب سے پہلے میں کھڑے ہوکر ان کا مخالفت کروں گا لیکن اس طرح کوئی پالیسی ہے اور نہ ہی ضلع زیارت کا ہیڈکوارٹر سنجاوی منتقل ہورہا ہے یہ ہمارے مخالفین جو ایک مذہبی اور دوسرا قوم پرست جماعت ہے وہ تمام حربے استعمال کرنے کے بعد جب ان کو ناکامی نظر آئی تو انہوں نے اس طرح مسئلہ اٹھا کرتا کہ ہمارے ووٹرز کا ذہن خراب کرسکے لیکن ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ووٹرز نہ ہم سے الگ ہوسکتے ہیں اور نہ ہی اس طرح سازشوں پر یقین رکھتے ہیں بلکہ پہلے کی طرح ہمارے ساتھ ہے اور ملک کر اس سازش کو ناکام بنائینگے جہاں تک زیارت کی بندش کے حوالے سے تعلق ہے اس میں دو فریق آپس میں لڑرہے ہیں جن کی روک تھام کیلئے حکومتی اور میں نے ذاتی طور پر بھی کوشش شروع کی ہے جلد مسئلہ حل کرینگے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بلوچستان میں گندم بحران کا کوئی مسئلہ نہیں ہے بعض مافیا جو ہمیشہ عوام پر مصنوعی طریقے سے آٹے کا بحران پیدا کرتے ہیں وہ ایک بار پھر سرگرم ہوگئے اور آٹے کو ذخیرہ کردیا گیا عوام اس سے دور رہے ہم جلد اس مافیا کے خلاف کریک ڈاؤن کریں گے اور پہلے سے زیادہ کم قیمت پر دوبارہ آٹا عوام کو فراہم کریں گے۔

(30)

کیے۔ اس موقع پر کہا گیا کہ یہ ایم او یو صحت، تعلیم، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور تربیت سمیت کئی اہم شعبوں میں باہمی تعاون کے ذریعے معاشرے کو بااختیار بنانے، نوجوانوں کے ٹیلنٹ کو پروان چڑھانے اور خطے میں پائیدار مثبت تبدیلی لانے کی سمت ایک اہم سنگ میل ہے۔ فریقین نے کہا کہ اس اشتراک کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کیے جائیں گے، کمیونٹیز کی لچک کو مضبوط بنایا جائے گا اور ایک روشن مستقبل کی تشکیل کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ الخدمت فاؤنڈیشن نے اپنے عزم کو دہراتے ہوئے کہا کہ وہ بلا رنگ ونسل، مذہب، زبان اور علاقے کی تفریق کے خدمتِ خلق کے مشن پر کاربند ہے۔

(31)

کو قابو میں کرلیا ہے۔ ضلعی رپورٹ کے مطابق حسن پیر کاز وے بارش کے دوران بہہ گیا ہے، جس کی مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔ حب سٹی میں ماما ہوٹل کے قریب ایک ٹرالر حادثے کا شکار ہوا، جسے نکالنے کے لیے بھاری مشینری روانہ کردی گئی۔ دریجی سب ڈویژن میں نیٹ ورک کوریج متاثر ہے جس کے باعث وہاں کی مکمل صورتحال کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ وندر ڈیم کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا جبکہ لسبیلہ کینال میں کئی مقامات پر شگاف پڑ گئے، تاہم پانی قدرتی راستے اختیار کرتے ہوئے بتدریج کم ہورہا ہے۔ کینال کے بہاؤ کی نگرانی کی جارہی ہے اور پانی کی سطح مزید نیچے آنے کے بعد مرمتی کام شروع ہوگا۔ حب ڈیم میں اس وقت پانی کی سطح اسپلوے سے صرف 4 فٹ کم ہے تاہم چونکہ بارش رک گئی ہے اس لیے اسپلوے کھلنے کا کوئی امکان نہیں۔ ضلعی انتظامیہ نے بتایا کہ مجموعی طور پر صورتحال قابو میں ہے، پانی کے بہاؤ اور نکاسی کے نظام میں بہتری آرہی ہے، مرمت اور بحالی کا کام جلد شروع کیا جائے گا جبکہ کسی بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

(32)

برہم ہوکر رہ گیا۔ شدید بارش کے باعث کئی علاقے تالاب کا منظر پیش کرنے لگے۔ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے پاک بحریہ کی امدادی ٹیموں اور میونسپل کمیٹی کے عملے نے فوری طور پر نکاسی آب کا کام شروع کردیا۔ چیئرمین ایم سی کی ہدایت پر میونسپل کمیٹی کا عملہ چیف افسر الٰہی بخش کی قیادت میں مصروف عمل رہا۔ جبکہ پاک بحریہ کی ٹیموں نے جدید مشینری کی مدد سے پانی کو تیزی سے نکال کر شہریوں کو ریلیف فراہم کیا۔ تاہم 9 گھنٹے کی مسلسل بارش نے اور ماڑہ میں نظام زندگی کو بری طرح مفلوج کردیا۔

(33)

ہے۔ بابو نثار احمد چھلگری کا شمار ان سرکاری افسران میں ہوتا ہے جو بغیر کسی سفارش یا تفریق کے صرف میرٹ، قانون اور فرض کو فوقیت دیتے ہیں۔ دفتر آنے والے سائلین کو عزت دینا، ان کی درخواستوں پر فوری توجہ دینا اور بروقت جواب دینا ان کے معمولات میں شامل ہے، جو آج کے دور میں ایک نایاب خوبی سمجھی جاتی ہے۔ محکمے کے دیگر ملازمین اور افسران بھی ان کی فرض شناسی اور دیانتداری کے معترف ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے کام سے انصاف کرتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک عملی مثال بنے ہوئے ہیں۔ ان کی نگرانی میں اریگیشن کا ریکارڈ، فائل سسٹم اور سروس امور منظم انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

(34)

مختلف وبائی اور موسمی بیماریوں میں خطرناک اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ نزلہ، زکام، بخار، گلے کی خراش، آنکھوں کا انفیکشن، جلدی امراض اور دیگر وائرل انفیکشنز تیزی سے پھیلنے لگے ہیں، جس کے باعث شہریوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ محکمہ صحت کے ذرائع کے مطابق شہر کے سرکاری و نجی اسپتالوں اور کلینکس میں روزانہ سینکڑوں مریض ان بیماریوں کی شکایت کے ساتھ رجوع کر رہے ہیں، جن میں بچوں، بزرگوں اور کمزور قوت مدافعت رکھنے والے افراد کی تعداد زیادہ ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ صبح و شام درجہ حرارت میں کمی اور دن کے وقت گرمی کے باعث قوت مدافعت متاثر ہورہی ہے، جس کے نتیجے میں وائرل بخار عام ہوگیا ہے۔ آلودہ پانی، ناقص صفائی اور ٹھنڈی اشیا کا استعمال بھی بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب بن رہے ہیں۔ ماہرین صحت نے شہریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ موسمی تبدیلی کے پیش نظر گرم مشروبات استعمال کریں، سرد وگرم اشیا سے پرہیز کریں، ہاتھوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور ہجوم والی جگہوں پر جانے سے گریز کریں۔ ادھر اسپتالوں میں ادویات کی قلت اور طبی عملے کی کمی کے باعث مریضوں کو علاج معالجے میں شدید دشواریوں کا سامنا ہے۔ عوامی حلقوں نے حکومت بلوچستان اور محکمہ صحت سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر ہسپتالوں میں ہنگامی اقدامات کیے جائیں، فری میڈیکل کیمپس قائم ہوں اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے آگاہی مہم چلائی جائے تا کہ وبا کے مزید پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔

(35)

بیک روڈ پر جاری احتجاج ختم کردیا گیا۔ لواحقین اور مظاہرین نے ضلعی انتظامیہ سے کامیاب مذاکرات کے بعد دھرنا ختم کرنے کا اعلان کیا، جس کے بعد دونوں شاہراہوں کو ہر قسم کی ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ یہ احتجاج محمد اکبر میراجی مینگل کی مبینہ گمشدگی کے خلاف کیا گیا تھا۔ اہل خانہ اور مقامی افراد نے تقریباً پانچ گھنٹے تک قومی شاہراہ کو بند رکھا، جس کے باعث درجنوں گاڑیاں اور سینکڑوں مسافر محصور ہوکر شدید مشکلات کا شکار رہے۔ احتجاج کے خاتمے کے بعد ٹریفک کی روانی بحال ہوگئی ہے اور مسافروں نے سکھ کا سانس لیا۔ مقامی حلقوں نے کہا کہ بلوچستان میں قومی شاہراہوں پر احتجاجی مظاہرے ایک تسلسل کے ساتھ سامنے آرہے ہیں، اس لیے حکومت کو چاہیے کہ ایسے مسائل کے مستقل حل کے لیے موثر اقدامات کرے تا کہ عوام کو مشکلات سے نجات مل سکے۔

(36)

ملاقات کے دوران ملکی معیشت کے موجودہ اشاروں اور حکومتی پالیسیوں پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ معیشت کے کلیدی اشارے بتدریج درست سمت اختیار کر رہے ہیں اور حکومت اصلاحاتی اقدامات پر تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے وفد کو آگاہ کیا کہ سرکاری اداروں کی اصلاحات اور نجکاری پروگرام پر واضح پیش رفت ہورہی ہے جب کہ شرح مبادلہ اور شرح سود میں تسلسل قائم رکھنا معاشی استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ حکومت کاروبار اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ بزنس کونسل کو ہدف کے مطابق بی ٹو بی روابط بڑھانے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ بندرگاہوں، سڑکوں اور ریل کے انفرااسٹرکچر کی اپ گریڈیشن حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکا کے ساتھ جاری ٹیرف مذاکرات پاکستانی برآمد کنندگان کے لیے نئے مواقع فراہم کریں گے۔ اسی طرح وزیراعظم کے حالیہ دورہ چین کے دوران غیر معمولی پیش رفت سامنے آئی ہے، جس کے نتیجے میں متعدد مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہوئے اور نجی شعبے کی تاریخی سطح پر شمولیت یقینی بنی۔ ملاقات میں وزیر خزانہ نے پاکستان بزنس کونسل کو اعتماد میں لیتے ہوئے آگاہ کیا کہ ٹیکس پالیسی آفس کو ایف بی آر سے نکال کر فنانس ڈویژن میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تا کہ پالیسی سازی اور عملدرآمد میں زیادہ موثریت لائی جاسکے۔ اجلاس کے دوران حالیہ سیلابی صورتحال پر بھی گفتگو ہوئی۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ ریسکیو، ریلیف اور انفرااسٹرکچر کی بحالی کے لیے حکومت سرگرم ہے۔ انہوں نے تیل کی قیمتوں میں کمی کے تناظر میں مہنگائی کے دباؤ میں کمی کی امید بھی ظاہر کی۔ اس موقع پر وزیر خزانہ نے اسٹیرنگ کمیٹی برائے مہنگائی کے اجلاسوں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کا پہلا اجلاس منعقد ہوچکا ہے جبکہ دوسرا اجلاس اس ہفتے کے آخر میں متوقع ہے، جس میں قیمتوں پر مزید قابو پانے کے اقدامات کا جائزہ لیا جائے گا۔

(37)

میں ملاقات کی جس میں دونوں ممالک نے تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیراعظم نے تجارت، سرمایہ کاری اور آئی ٹی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر زور دیا جبکہ تعلیم، توانائی اور ثقافتی تبادلوں کو بھی دوطرفہ روابط کے لیے اہم قرار دیا۔ ترک وزیر دفاع نے اپنے پاکستانی ہم منصب خواجہ آصف اور چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے بھی ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں تزویراتی اور دفاعی تعاون مزید مستحکم کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ اسلام آباد میں منعقدہ پاکستان۔ ترکیہ مشترکہ وزارتی کمیشن کے 16 ویں اجلاس کی مشترکہ صدارت وزیر تجارت جام کمال خان اور بیثار گولر نے کی۔ اجلاس میں اعلیٰ سطحی اسٹریٹجک تعاون کونسل کے ایجنڈے کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور تجارت، سرمایہ کاری، دواسازی اور آئی ٹی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق ہوا۔ مزید برآں، ای کامرس، توانائی اور زراعت کے شعبوں میں شراکت داری پر زور دیا گیا جبکہ تعلیم، معدنیات، میڈیا اور سیاحت میں روابط بڑھانے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ دونوں ممالک نے برادرانہ تعلقات کو کثیرالجہتی شراکت داری میں بدلنے کے عزم کو دہرایا۔

(38)

داتو حاجی عبدالرحمٰن نے ملاقات کی۔ سید یوسف رضا گیلانی نے سیکرٹری جنرل کا پرتپاک خیرمقدم کرتے ہوئے پاکستانی عوام اور سینیٹ کی جانب سے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے معزز مہمان کو AIPA کی پہلی خاتون سیکرٹری جنرل منتخب ہونے اور انجینئرنگ وترقی کے شعبے میں نمایاں خدمات پر ASEAN فیڈریشن آف انجینئرنگ آرگنائزیشنز کی جانب سے "آنریری فیلو ایوارڈ" حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ چیئرمین سینیٹ نے پاکستان اور آسیان کے دیرینہ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پاکستان 1993 میں آسیان کا "سیکٹورل ڈائیلاگ پارٹنر" بنا تھا اور اس کے بعد مشترکہ تعاون کا دائرہ "ASEANPakistan Joint Sectoral Cooperation Committee (AP-JSCC)" کے تحت مزید وسیع ہوا۔

(39)

نے کی اطلاع دی، جس کے بعد دریائے ستلج میں ہریکے اور فیروزپور سے آگے انتہائی اونچے درجے کے سیلاب کا خطرہ ہے، وزارت آبی وسائل نے 28 وفاقی اور صوبائی اداروں کو ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کا الرٹ جاری کردیا۔ دریائے چناب ہیڈ پنجند پر سیلابی صورتحال برقرار ہے، جہاں 4 لاکھ 57 ہزار کیوسک کا ریلا گزر رہا ہے، شیر شاہ اور اکبر بند پر شدید دباؤ ہے، ریلوے ٹریک بھی بند ہے، جلال پور پیر والا کی بستی بہاراں کے بلوچ واہ فلڈ بند میں شگاف

آگیا، علاقے سے لوگوں کا ہنگامی انخلا شروع کردیا گیا، پاک فوج اور محکمہ انہار کی ٹیمیں بھی شگاف پر کرنے کیلئے پہنچ گئیں، انتظامیہ اور دیگر اداروں کے اہلکار 5 ممکنہ متاثرہ دیہات میں پہنچ گئے، متاثرہ علاقوں میں انخلا کے لیے اعلانات کیے جارہے ہیں۔ دریائے راوی ہیڈ سدھنائی پر پانی کا بہا 1 لاکھ 28 ہزار کیوسک ریکارڈ کیا جارہا ہے، دریائے ستلج گنڈا سنگھ والا، سلیمانکی اور ہیڈ اسلام پر اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ لودھراں کی تحصیل کہروڑ پکا میں دربار ظاہر پیر کے قریب زمیندارہ بند ٹوٹ گیا۔ پانی آبادیوں میں داخل ہوگیا، اوکاڑہ، پاکپتن، بہاولپور، بہاولنگر، بورے والا اور وہاڑی میں بھی بڑی تباہی ہوئی، ہزاروں ایکڑ رقبے پر کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں، دریائے سندھ چاچڑاں کے مقام پر پانی کا بہاؤ مسلسل بڑھنے لگا۔

(40)

سیاسی امور رانا ثنا اللہ پنجاب سے جنرل سیٹ پر سینیٹر منتخب ہوئے تھے۔ نوٹیفکیشن لاہور ہائیکورٹ میں زیر التوا مقدمہ کے فیصلہ سے مشروط کر کے جاری کیا گیا۔ پنجاب اسمبلی میں پی ٹی آئی سینیٹر اعجاز چوہدری کی نااہلی سے خالی ہونے والی نشست پر ضمنی الیکشن کے لیے گزشتہ روز پولنگ ہوئی تھی۔ واضح رہے کہ پی ٹی آئی نے ضمنی الیکشن کا بائیکاٹ کیا لیکن نام واپس نہ لینے کے باعث بیلٹ پیپر پر ن لیگ کے رانا ثنااللہ اور پی ٹی آئی کی سلمی اعجاز کا نام موجود تھا۔

(41)

انکشاف اسٹیٹ بینک کے 2022-23 کے آڈٹ میں کیا گیا۔ ایک ٹی وی چینل کے مطابق آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے اسٹیٹ بینک کی بطور ریگولیٹر کارکردگی پر سوالات اٹھا دیئے۔ آڈٹ رپورٹ کے مطابق مرکزی بینک کئی مرتبہ قومی خزانے اور صارفین کے مفادات کا تحفظ نہ کرسکا، بدانتظامی، خردبرد، ڈیفالٹ سمیت 243 ارب روپے سے زیادہ کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری بینک کی جانب سے دیئے گئے 59 ارب مالیت کے قرضے ڈیفالٹ ہوگئے، ذمہ داروں پر جرمانے یا انضباطی کارروائی کا تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ یوم آزادی اور اسٹیٹ بینک سالگرہ پر 75 روپے کے کرنسی نوٹ چھاپنے سے 1.96 ارب کا نقصان ہوا، 9.15 ارب مالیت کے 75 روپے والے 7 کروڑ 20 لاکھ نوٹ پرنٹ کیے گئے مگر 75 روپے کے نوٹ کو عوام میں خاص پزیرائی نہ مل سکی۔ اسٹیٹ بینک انتظامیہ نے عوامی ردعمل کا جائزہ لئے بغیر زیادہ نوٹ چھاپ دیئے۔ رپورٹ کے مطابق دوہری شہریت والے شخص کو ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک لگانا بھی خلاف قواعد ہے۔ آسٹریلیا کی شہریت رکھنے والے کو ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک تعینات کیا گیا، دوہری شہریت والے شخص کی تعیناتی اور سالانہ ایک کروڑ 20 لاکھ کی ادائیگی خلاف ضابطہ ہے۔ آڈٹ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ پرچیز پرائس سے کم قیمت پر سکیورٹیز فروخت کرنے سے 105 ارب کا نقصان ہوا، بین الاقوامی فنڈ مینیجرز کے پاس بھاری رقوم رکھنے سے منافع کے بجائے 26 ارب کا نقصان ہوا۔ اسٹیٹ بینک مقامی مالیاتی اداروں کے ذریعے حقیقی قرض خواہوں کو ریلیف دینے میں ناکام رہا، چھوٹے قرض خواہوں کو 13 فیصد بلند شرح سود پر قرضہ دینے سے 12 ارب کا نقصان ہوا۔ رپورٹ میں نجی بینک کو 5 ارب روپے کا خلاف ضابطہ قرض دیئے جانے اور مختلف اداروں کو خلاف ضابطہ 2.59 ارب کی فنانسنگ سہولت دینے کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک ملازمین کو پرانا کھاتا کلیئر کیے بغیر ہاسنگ کیلئے 3.18 ارب قرض دیا گیا۔ اسٹیٹ بینک کے افسران میڈیکل اسٹاک میں 6 کروڑ 35 لاکھ کی خردبرد میں ملوث نکلے، 16 ماہ گزرنے کے باوجود خردبرد کی انکوائری ہی نہیں کی گئی۔ اسٹیٹ بینک لاہور آفس میں 8 سینئر افسران کی غیر تصدیق شدہ تعلیمی اسناد کو مشکوک قرار دیا گیا ہے۔

(42)

نے بینرز اٹھا کر واپڈا کی نجکاری اور ملازم دشمن پالیسیوں کے خلاف نعرے بازی کی۔ ریلی کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے رہنماں نے کہا کہ واپڈا ملک کا منافع بخش ادارہ ہے جو ماضی میں سالانہ اربوں روپے کا منافع دیتا رہا، مگر ناقص پالیسیوں اور ملازم دشمن اقدامات نے ادارے کو نقصان پہنچایا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ نجکاری کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی، حکومت نجکاری کے فیصلے واپس لے اور بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں میں اصلاحات لائے۔ رہنماں نے مطالبہ کیا کہ ملازمین کو دوران ڈیوٹی حفاظتی آلات اور گاڑیاں فراہم کی جائیں، پروموشن اور اپ گریڈیشن کے لیے معاہدوں پر عمل درآمد کیا جائے، تمام افسران و ملازمین کی سینارٹی، اے سی آرز اور انکوائریوں کی تفصیلات ویب سائٹ پر شائع کی جائیں، اور بقایا جات و واجبات کی ادائیگی ہر ماہ بروقت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کارکنوں کی تربیت اور حقوق کے تحفظ کے بغیر ادارے کی ترقی ممکن نہیں۔

(43)

کازوتی مورا سمیت محکمہ زراعت کے افسران نے شرکت کی۔ اس موقع پر صوبے میں حالیہ بارشوں اور سیلاب سے زرعی شعبے کو پہنچنے والے نقصان کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ڈائریکٹر جنرل زراعت نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ کپاس، تل، سبزیوں اور دیگر فصلیں بارشوں کے نتیجے میں بری طرح متاثر ہوئی ہیں، جبکہ تقریبا 4 لاکھ ایکڑ کچے کا علاقہ سیلابی پانی کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ اجلاس میں سندھ اسمال ہولڈر ہارٹیکلچر فارمر امپرومنٹ پروگرام کے تحت سالانہ ورک پلان پر بھی غور کیا گیا اور متاثرہ کسانوں کی فوری بحالی کے اقدامات تجویز کیے گئے۔ سیکریٹری زراعت محمد زمان ناریجو نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ ہنگامی بنیادوں پر عملی حکمت عملی تیار کی جائے تا کہ زرعی معیشت کو مزید نقصان سے بچایا جاسکے۔ متاثرہ کسانوں کے لیے بینظیر ہاری کارڈ کی رجسٹریشن کا عمل تیز کیا جائے تا کہ ان تک مالی معاونت جلد از جلد پہنچائی جاسکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ صوبائی حکومت کسانوں کی مشکلات کم کرنے اور زرعی ترقی کے لیے جائیکا کے ساتھ بھرپور تعاون جاری رکھے گی۔ اجلاس کے شرکا نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مشترکہ اقدامات کے ذریعے زرعی شعبے کو درپیش چیلنجز سے مؤثر انداز میں نمٹا جائے گا۔

(44)

کی آمد 2 لاکھ 53 ہزار 145 کیوسک ریکارڈ کی گئی، ہیڈ پنجند پر انتہائی اونچے درجے کا سیلاب ہے جہاں پانی کی سطح 4 لاکھ 75 ہزار سے زائد کیوسک ہوگئی۔ ڈپٹی میئر سکھر ڈاکٹر ارشد مغل کہتے ہیں کہ گڈو اور سکھر بیراج پر پانی کی سطح مسلسل بلند ہورہی ہے۔ سکھر شہر اور بیراج پر تمام تر حفاظتی اقدامات کر لیے گئے ہیں، امید ہے سیلابی ریلا آرام سے گزر جائے گا۔ بھارت کی جانب سے آبی جارحیت کا سلسلہ جاری ہے اور دریائے ستلج میں مزید پانی چھوڑنے کے بعد پاکستان میں اونچے درجے کے سیلاب کی صورت حال برقرار ہے۔

(45)

یک بیان میں انہوں نے کہا کہ شاہراہ بھٹو زیرتعمیر ہے، پانی کو راستہ دینے کے لیے کٹ دیا گیا، پریشانی کی بات نہیں۔ نادر نبیل گبول کا کہنا تھا کہ انٹرنیشنل فرم شاہراہ بھٹو بنا رہی ہے، کوتاہی برداشت نہیں کرسکتے، شاہراہ بھٹو پر پانی کی نکاسی کا نظام بنائیں گے، ابھی یہ حصہ عوام کے لیے نہیں کھلا۔ سندھ حکومت کے ترجمان نے کہا کہ مرزا آدم خان روڈ پر پانی کی اطلاع تھی، سڑک کلیئر ہوگئی ہے، سمندر کا لیول بڑھا ہوا تھا، اس وجہ سے پانی دوبارہ لیاری ندی میں داخل ہورہا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ پانی کی نکاسی کے لیے 30 پمپس لگا دیے ہیں، مزید لگا رہے ہیں، مزید 100 ملی میٹر بارش کی پیشگوئی ہے، اگر مزید بارش نہیں ہوتی تو دوپہر تک ایم نائن کلیئر ہوجائے گا۔

(46)

علاقوں کا مشاہدہ کیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کا ملتان کا یہ دوسرا دورہ ہے، انہوں 3 ستمبر کو بھی ملتان کا دورہ کیا تھا، مریم نواز نے ملتان اور جلال پور پیر والا کا فضائی جائزہ لیا اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا مشاہدہ کیا۔ یادرہے کہ بھارت کی جانب سے آبی جارحیت کا سلسلہ جاری ہے، دریائے ستلج میں مزید پانی چھوڑ دیا گیا جبکہ دریائے چناب میں بھی پانی کا

بہا برابر رہنے سے جنوبی پنجاب کے حالات تشویشناک ہیں۔ دوسری جانب وزیراعظم شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کا سیلاب متاثرہ علاقوں میں امدادی آپریشن جاری ہے، این ڈی ایم اے نے پنجاب کے سیلاب متاثرہ علاقوں کے لیے مزید امدادی سامان روانہ کردیا۔ اسلام آباد میں این ڈی ایم اے کے ویئر ہاس سے امدادی سامان پنجاب روانہ کیا گیا، آج بدھ کو 20 ٹرکوں پر مشتمل قافلہ امدادی سامان لے کر روانہ کیا گیا ہے، یہ سامان پی ڈی ایم اے پنجاب کے حوالے کیا جائے گا۔

(47)

باتوں پر فیصلہ کیسے فیصلہ ہوسکتا ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان میں سندھ ہائیکورٹ کے جج کے بیٹے کے قتل کیخلاف ملزم سکندر لاشاری اور شریک ملزم عرفان کی اپیلوں پر سماعت مکمل ہوگئی۔ جسٹس اطہر من اللہ کی سربراہی میں 3 رکنی بینچ نے سماعت کی۔ دوران سماعت وکیل لطیف کھوسہ نے کہا کہ میرے مئوکل ملزم خود ماتحت عدلیہ کا جج تھا، میرے موکل کو قتل میں اعانت کے الزام پر سزائے موت سنائی گئی۔ وکیل فیصل صدیقی نے کہا کہ ملزم کا ویڈیو بیان موجود ہے، جسٹس شہزاد ملک نے ریمارکس دیے کہ ویڈیو کو عدالت میں پیش کرنے کے جوڈیشل اصول ہیں، ویڈیو کو پیش کرنے سے متعلق کچھ قانونی تقاضے ہیں۔ وکیل فیصل صدیقی نے مقف اپنایا کہ ملزم نے قتل میں استعمال 5 پستول برآمد کروائے، جسٹس شہزاد ملک نے ریمارکس دیے کہ ملزم کرائے کے قاتلوں سے قتل کروا کر پستول اپنے پاس کیوں رکھے گا۔ جسٹس اطہر من اللہ نے کہا کہ یہ کلاسک کیس ہے جس سے پتا چلتا ہے کریمنل جسٹس سسٹم ختم ہوچکا ہے، کیا قتل کے کیس میں ایسی تفتیش کی جاتی ہے، سنی سنائی باتوں پر فیصلہ کیسے فیصلہ ہوسکتا ہے۔ مقتول حنین طارق کا غیرت کے نام پر 2014 میں قتل ہوا، ملزم سکندر لاشاری کو قتل میں اعانت پر سزائے موت سنائی گئی، شریک ملزم عرفان کو قتل کی سازش میں ملوث ہونے پر 25 سال کی سزا ہوئی۔ مقتول حنین طارق کے والد خالد شاہانی سندھ ہائیکورٹ کے جج ہیں۔

(48)

کے باعث ہونے والے نقصانات کی رپورٹ جاری کر دی۔ ریلیف کمشنر پنجاب کے مطابق دریائے راوی، ستلج اور چناب میں شدید سیلابی صورتحال کے باعث 4 ہزار سے زائد موضع جات متاثر ہوئے۔ دریائے چناب میں سیلاب کے باعث مجموعی طور پر 2190 موضع جات، ستلج میں 651 موضع جات اور راوی میں 1495 موضع جات متاثر ہوئے ریلیف کمشنر نبیل جاوید کے مطابق سیلاب میں پھنس جانے والے 21 لاکھ 90 ہزار لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ شدید سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں 404 ریلیف کیمپس اور 488 میڈیکل کیمپس بھی قائم کیے گئے ہیں۔ مویشیوں کو علاج معالجے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے 421 ویٹرنری کیمپس قائم کیے گئے ہیں۔ متاثرہ اضلاع میں ریسکیو اور ریلیف سرگرمیوں میں 15 لاکھ 81 ہزار جانوروں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ ریلیف کمشنر پنجاب کے مطابق منگلا ڈیم 90 فیصد جبکہ تربیلا ڈیم 100 فیصد تک بھر چکا ہے۔ دریائے ستلج پر موجود انڈین بھاکڑا ڈیم 90 فیصد تک بھر چکا ہے، پونگ ڈیم 99 فیصد جبکہ تھین ڈیم 97 فیصد تک بھر چکا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے پیش نظر شہریوں کے نقصانات کا ازالہ کیا جائے گا۔

(49)

سے جاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ رولز 2025 کے تحت عدالتی فیسز معطل کی جاتی ہیں، عدالتی فیسز سپریم کورٹ رولز 1980 کے تحت ہی واجب الادا ہوں گی، 1980 کے رولز کے تحت ہی عدالتی فیسیں اور سکیورٹیز کے نرخ بحال کیے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ چیف جسٹس پاکستان یحییٰ آفریدی کی زیرصدارت فل کورٹ اجلاس میں عدالتی فیسوں اور سکیورٹیز میں اضافے کے رولز کو معطل کیا گیا تھا۔

(50)

16 ستمبر تک ملتوی کردی گئی۔ لاہور ہائی کورٹ کے تین رکنی فل بینچ نے چیف جسٹس عالیہ نیلم کی سربراہی میں جمشید دستی کی نااہلی کے خلاف دائر چار مختلف درخواستوں پر سماعت کی، جسٹس حسن نواز مخدوم اور جسٹس خالد اسحاق بھی بینچ میں شامل ہیں۔ فل بینچ نے سماعت کے دوران اٹارنی جنرل آف پاکستان کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ذاتی حیثیت میں پیش ہونے کی ہدایت کی اور تحریری دلائل بھی دینے کو کہا، عدالت نے اٹارنی جنرل کے پیش نہ ہونے پر برہمی کا اظہار کیا، ایڈیشنل اٹارنی جنرل نصر احمد نے جواب داخل کرانے کے لیے مہلت طلب کی۔ عدالت نے سپیکر قومی اسمبلی اور الیکشن کمیشن کے وکیل کو بھی نوٹس جاری کر کے جواب طلب کر لیا اور ہدایت دی کہ اگلی سماعت سے کیس روزانہ کی بنیاد پر چلایا جائے گا۔ واضح رہے کہ عدالت نے این اے 175 مظفر گڑھ کے انتخابی شیڈول کو معطل کررکھا ہے اور درخواست میں الیکشن کمیشن کے فیصلے اور عدالتی دائرہ اختیار کو چیلنج کیا گیا ہے۔

(51)

روانہ ہوئی، تاہم دوران پرواز طیارے کے موسمی ریڈار میں اچانک فنی خرابی پیش آگئی جس کے بعد پائلٹ نے طیارے کو بحفاظت کراچی ایئرپورٹ پر اتارنے کا فیصلہ کیا۔ بعدازاں تمام مسافروں کو ہوٹل منتقل کردیا گیا اور طیارے کو مزید پرواز کے قابل نہ سمجھتے ہوئے گراؤنڈ کردیا گیا۔ ایئرلائن انتظامیہ نے فوری طور پر مسافروں کی سہولت کے لیے متبادل طیارے کا بندوبست کرکے زائرین کو دوبارہ جدہ کے لیے روانہ کیا گیا، لیکن روانگی کے فوراً بعد ہی جہاز کو ایک اور حادثاتی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا، جہاں ٹیک آف کے چند لمحوں بعد ہی طیارے سے ایک پرندہ ٹکرا گیا، جس پر پائلٹ نے ایئر ٹریفک کنٹرول کو اطلاع دی اور حفاظتی اقدامات کے تحت پرواز کو واپس کراچی ایئرپورٹ پر اتار لیا۔ ترجمان کے مطابق دوسرا طیارہ بھی گراؤنڈ کردیا گیا ہے تاکہ مکمل معائنہ کیا جاسکے۔

(52)

ہونے والی صورتحال بتدریج بہتری کی طرف جارہی ہے، ڈیم بھرنے اور شدید بارشوں کی وجہ سے لیاری ندی اور ملیر ندی میں طغیانی آئی' سمندر میں اونچی لہروں کی وجہ سے بھی بارش کے پانی کے اخراج میں تاخیر ہوئی۔ شرجیل انعام میمن نے کہا کہ شدید بارشوں کی وجہ کچھ نشیبی علاقوں میں شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، چوبیس سے اڑتالیس گھنٹوں میں بارش کا نیا اسپیل آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے، حکومت سندھ مکمل الرٹ ہے، مزید بارشیں نہ ہوئیں تو صورتحال جلد معمول پر آجائے گی۔ انکا کہنا تھا کہ میئر کراچی مرتضیٰ وہاب کی سربراہی میں کراچی کی شہری حکومت اور پی ڈی ایم اے سمیت تمام متعلقہ ادارے متحرک ہیں۔

(53)

داخلہ نے بتایا کہ سول ڈیفنس کے لیے مزید 10 ایئرلفٹ ڈرونز کی خریداری کا فیصلہ کیا گیا ہے، پاکستان میں یہ اپنی طرز کی پہلی ایمرجنسی ایئرلفٹ ڈرون سروس ہے۔ سیکرٹری داخلہ پنجاب نے کہا کہ محکمہ داخلہ پنجاب سول ڈیفنس ریزیلنس کور کو جدید خطوط پر استوار کررہا ہے، ڈرون سروس سے ناقابل رسائی اور خطرناک مقامات سے انسانوں کو محفوظ انداز میں ایئرلفٹ کیا جاسکتا ہے۔ سیکریٹری داخلہ نے بتایا کہ سیلاب و ہنگامی صورتحال میں سول ڈیفنس کے جوان فرنٹ لائن سولجرز ہیں، سول ڈیفنس کے تربیت یافتہ اہلکار و رضا کار قیمتی انسانی جانیں بچا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سول ڈیفنس ریزیلنس کور میں شہریوں کی بطور رضا کار رجسٹریشن کا عمل جاری ہے، سیلاب متاثرین کی امداد کیلئے رواں ہفتے 4 ہزار سے زائد رضا کار رجسٹریشن کرواچکے ہیں۔

(54)

آگئیں۔ بند ٹوٹنے سے سیکڑوں گھر، ہزاروں ایکڑ پر تیار فصلیں تباہ ہوگئیں۔ سپر بند ٹوٹنے سے نواحی علاقہ عمرپور، عنایت پور سمیت دیگر علاقے زیرآب آسکتے ہیں۔ شہر میں سیلابی پانی داخل ہونے کے خدشات مزید بڑھ گئے۔ دریائے راوی ہیڈ سدھنائی پر پانی کا بہاؤ ایک لاکھ 28 ہزار کیوسک، دریائے ستلج گنڈا سنگھ والا، سلیمانکی اور ہیڈ اسلام پر اونچے درجے کا سیلاب ہے۔

Daily ASKAR INTERNATIONAL QUETTA
MEMBER A.P.N.S
روزنامہ عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ
چیف ایڈیٹر: سید فاروق شاہ
رجسٹرڈ نمبر BC-A-21

چیف ایڈیٹر و پبلشر سید فاروق شاہ نے روزنامہ عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ کو انڈیپینڈنٹ پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر روزنامہ عسکر انٹرنیشنل آفس نمبر 315 یونیورسل کمپلیکس 3ed فلور سے شائع کیا۔ فون نمبر:۔
03318383955 0812837048

پاکستان میں امریکی سرمایہ کاری

وزیراعظم شہباز شریف سے امریکی کمپنیوں کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ملاقات کی، جس میں سونے، تانبے اور دیگر نایاب معدنیات کی تلاش و نکاسی کے لئے مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) پر دستخط کیے گئے۔ وزیراعظم ہاؤس سے جاری اعلامیے کے مطابق اِس ملاقات میں ڈپٹی وزیراعظم اسحاق ڈار، وفاقی وزراء اور اعلیٰ عسکری حکام بھی شریک تھے۔ امریکی کمپنیوں نے پاکستان میں کان کنی اور انفراسٹرکچر کے شعبے میں سرمایہ کاری میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ اِس موقع پر وفد کو پاکستان کے سونے، تانبے اور دیگر قیمتی معدنی ذخائر پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بعدازاں امریکی کمپنی 'یو ایس سٹریٹجک میٹلز' اور فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (ایف ڈبلیو او) کے درمیان معدنیات کے حوالے سے ایک تاریخی معاہدہ طے پایا، جس کے ابتدائی مرحلے میں امریکی وفد نے 50 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ معاہدے کے تحت پاکستان سے اینٹیمونی، تانبا، سونا اور ٹنگسٹن برآمد کیے جائیں گے، جبکہ امریکی کمپنی پاکستان میں ایک جدید پولی میٹلک ریفائنری بھی قائم کرے گی۔ اس منصوبے سے نہ صرف روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے بلکہ متعلقہ ٹیکنالوجی کی منتقلی بھی ممکن ہوگی۔ اعلامیے کے مطابق ایک دوسری امریکی کمپنی اور نیشنل لاجسٹک سیل (این ایل سی) کے درمیان لاجسٹکس اور تعمیرات کے شعبے میں تعاون کیلئے بھی ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ اعلامیے میں امریکی سرمایہ کاری کو پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی ایک نئی مثال قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ امریکہ ملک میں طویل المدتی شراکت داری کا خواہاں ہے۔ امریکی سفارتخانے کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق امریکی سٹریٹجک میٹلز (یو ایس ایس ایم) کے وفد نے وزیراعظم سے ملاقات کی، جس میں امریکی سفارتخانے کے قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن زیک ہارکن رائیڈر بھی شریک تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قائم مقام امریکی ناظم الامور نیٹلی بیکر نے کہا کہ یہ تقریب پاک۔ امریکہ دوطرفہ تعلقات کی مضبوطی کی ایک اور مثال ہے، جس سے دونوں ممالک کے عوام براہِ راست مستفید ہوں گے۔ ان کے مطابق امریکی ریاست میزوری میں قائم 'یو ایس سٹریٹجک میٹلز' اُن اہم معدنیات کی تیاری اور ری سائیکلنگ پر مرکوز ہے، جنہیں امریکی محکمہ توانائی نے جدید مینوفیکچرنگ اور توانائی کی پیداوار سے متعلق مختلف ٹیکنالوجیز کے لئے ناگزیر قرار دیا ہے۔ دوطرفہ معاہدوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قائم مقام امریکی ناظم الامور نیٹلی بیکر نے کہا کہ اس نوعیت کے معاہدے ٹرمپ انتظامیہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں، کیونکہ اہم معدنی وسائل امریکی سلامتی اور خوشحالی کے لیے نہایت اہم کردار رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ معدنیات اور کان کنی کے شعبے میں امریکی کمپنیوں اور پاکستان میں ان کے شراکت داروں کے درمیان مستقبل میں مزید معاہدوں کے منتظر ہیں۔

سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد قلت اشیاء خوردونوش

مصطفیٰ کمال پاشا

سیلاب تباہی مچا رہا ہے۔ دریائے ستلج، دریائے راوی اور دریائے چناب بپھرے ہوئے ہیں، طغیانی میں ہیں، شوریدگی کا اظہار کر رہے ہیں، فضائی و ہوائی گرماؤ سے گلیشیرز کے پگھلنے کی رفتار میں خوفناک حد تک اضافہ ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آسمان سے برسنے والے پانی کی مقدار بھی انتہائی حد تک بڑھ گئی ہے۔ بارشوں کا دورانیہ بھی طویل ہوگیا ہے۔ بادلوں کے پھٹنے کے عمل نے بھی ساری صورتحال کی شدت اور تباہی میں اضافہ کر دیا ہے۔ سب سے بلندی پر تو پہاڑ ہیں۔ گلیشیرز ہیں، ان کے بعد چین آتا ہے پھر نچلی بلندی پر بھارت آتا ہے۔ گلیشیرز سے پگھلنے والا پانی پہلے چینی سرزمین میں داخل ہوتا ہے اس کے بعد یہ پانی بہتا ہوا بھارتی سرحدات میں داخل ہوتا ہے اس کے بعد کیونکہ نیچے پاکستان آتا ہے اس لئے یہ پانی بھارت سے گزرتا ہوا پاکستان میں آتا ہے اور یہاں سے گزر کر سندھ کراس کر کے بحیرہ عرب میں جاگرتا ہے۔ پاکستان اس آبی سلسلے کے آخری نچلی جگہ پر واقع ہے اس لئے پہاڑوں پر جو میکنزم اور سلسلہ ترتیب پاتا ہے اس کے اثرات چین اور بھارت سے ہوتے ہوئے پاکستان تک پہنچتے ہیں اور پھر سمندر میں جا کر ضم ہو جاتے ہیں۔ پاکستان اس وقت فضائی و ہوائی گرماؤ کے نتیجے میں ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی ہی نہیں بلکہ خوفناک اثرات کا شکار ہے۔ بھادوں ختم ہونے کے قریب ہے لیکن بارش ساون کی طرح برس رہی ہے۔ بارشوں کا دسواں سلسلہ جاری ہے۔ ہم سمجھے بیٹھے تھے کہ سیلِ بے پناہ پنجاب سے گزر کر وسطی پنجاب سے ہوتا ہوا سندھ میں داخل ہوا چاہتا ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ بھارت نے ایک بار پھر پانی چھوڑنے کی اطلاع دے کر خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ پنجاب ایک بار پھر سیلِ بے پناہ کی زد میں ہے۔ بارشیں بھی ہو رہی ہیں۔ ہر شے ڈوب گئی ہے، سیلاب سندھ میں داخل ہوا ہی چاہتا ہے۔ پنجاب میں زرعی معیشت تباہی سے ہمکنار ہو چکی ہے۔ اجناس و دیگر اشیاء کی قلت ہو چکی ہے۔ مارکیٹ میکانزم، اگر کہیں تھا تو وہ بھی سیلاب برد ہو چکا ہے۔ اشیاء خوردونوش کی قیمتوں پر سیلاب کے اثرات نظر آنے لگے ہیں۔ قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں، قلت تو شاید ابھی فوری طور پر نہ ہو لیکن طلب و رسد کے آفاقی قانون کے مطابق قیمتوں کا بڑھنا ایک فطری عمل ہے۔ سیلاب کی تباہی اسی طرح بے مثال ہے جس طرح جاری سیلاب بذات خود، مہنگائی تو ہوگی۔ ہمارا حکومتی ڈھانچہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ بے مثال تباہی کے بعد بحالی کے عمل کو کامیاب بنا سکے، اس دفعہ عالمی سطح پر بھی پاکستان کی مدد کا نمایاں عندیہ موجود نہیں، اس لئے مسائل نمایاں ہوں گے، عمومی بے چینی میں اضافہ ہوگا۔ غربت میں اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ خط غربت سے نیچے زندگیاں گزارنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گا۔ شہباز شریف حکومت نے معاشی معاملات کو ٹریک پر چڑھانے کی جو کاوشیں کی ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ سیلاب انہیں کہیں بہا کر نہ لے گیا ہو۔ ابھی سیلاب کی تباہ کاریاں جاری ہیں معلوم نہیں کیا کیا بہہ چکا ہے اور ابھی یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا کیا ابھی بہہ رہا ہے، برباد ہو رہا ہے لیکن ایک بات طے ہے کہ معاملات گمبھیر ہو رہے ہیں، معاشی بدحالی آنے کو ہے۔ ہمارے پالیسی ساز ادارے، ابھی سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے میں مصروف ہیں۔ سیلاب کے بعد ان کی ترجیحات میں شامل ہی نہیں۔ شاید ان کی صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ آنے والے حالات کا ادراک کر سکیں۔ عوام کی مشکلات کا احساس کر سکیں، پلاننگ تو دور کی بات ہے پہلے ادراک ہو گا تو آگے کچھ سوچیں گے۔ بہرحال اجناس، اشیاء خوردونوش کا بحران پیدا ہونے چلا ہے۔ ابھی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، کچھ عرصے کے بعد قلت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ 100 روپے فی کلو ملنے والی شملہ مرچ تین سو روپے کلو ہو چکی ہے۔ آلو 200 روپے کلو ہو چکے ہیں۔ ٹماٹر ملنے بند ہو گئے ہیں۔ آٹا شاید 25 روپے کلو زائد قیمت پر بک رہا ہے ایسا ہی کچھ حال دیگر اشیاء خوردونوش کا ہے۔ حکومت نے اگر اس معاملے کو سنجیدگی سے نہ لیا تو جو بحران پیدا ہوگا وہ حکومت کے اور عوام کے لئے بھی ناقابلِ تلافی ثابت ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آگے کا بھی سوچیں۔ آنے والے دنوں میں جو مہنگائی اور اشیاء کی قلت کا طوفان آنے والا ہے اس کی خبر لیں۔ منصوبہ سازی کریں۔ تجویز ہے کہ حکومت معاملات کو بگڑنے سے پہلے قابو میں رکھنے کے لئے اشیاء خوردونوش کی درآمد کا فیصلہ کرے۔ گندم، چینی، دالیں، سبزیاں اور جانوروں کے چارے کی وافر مقدار درآمد کرے۔ یہ سب کچھ نہ صرف منظم انداز میں ہونا چاہیے بلکہ اس عمل میں مکمل شفافیت کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔ منافع خور مافیا کو اس عمل سے مکمل طور پر دور رکھا جانا چاہیے، وگرنہ عامتہ الناس کو سہولت اور آسانی نہیں مل سکے گی۔ یہ کام غیر روایتی طور پر اور خالصتاً عامتہ الناس کی بھلائی اور انہیں سہولت مہیا کرنے کے لئے ترتیب دیا جانا چاہیے۔ حکومت قواعد و ضوابط کو بھول کر ایسے صاحب ثروت افراد کی حوصلہ افزائی کرے جو یہ کام اللہ و رسول؟ کی خاطر کرنے پر آمادہ ہوں ہمارا معاشرہ ابھی تک خیر سے مامور ہے ایسے افراد کی کثرت ہے جو ذاتی منفعت سے بالاتر ہو کر لوگوں کی خدمت کا جذبہ بھی رکھتے ہیں اور کچھ کرنے پر آمادہ بھی ہیں۔ اس حوالے سے جماعت اسلامی صف اول میں نظر آتی ہے۔ جماعت اسلامی کے پاس ملک کے ہر کونے میں رضا کاروں / کارکنان کی منظم ٹیمیں بھی موجود ہیں۔ امانت و دیانت کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتوں پر بھی اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ قوم انہیں ووٹ تو نہیں دیتی لیکن فلاحی و رفاحی کاموں کے حوالے سے ان کا کوئی بھی مدمقابل نہیں ہے اس لئے انہیں پہلے مرحلے پر فعال کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اخوت، چودھری سرور فاؤنڈیشن اور ایسے ہی دیگر کئی ادارے بھی موجود ہیں جو اس کارخیر میں شریک کئے جا سکتے ہیں۔ سوال صرف حکومتی آمادگی کا ہے حکومت بذات خود مارکیٹ میکانزم پر نہ تو اثر انداز ہو سکتی ہے اور نہ ہی اسے ریگولیٹ کر سکتی ہے۔ مافیاز کے ہاتھوں کھیلنے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ غیر روایتی انداز اختیار کیا جائے۔ حالیہ افتاد، ناگہانی بھی ہے اور بے مثال بھی۔ اس کا مقابلہ کرنا تو شاید ہمارے بس میں نہیں ہے، لیکن ہم اس کے نقصانات اور بربادیوں سے نمٹنے کی کاوشیں تو کر سکتے ہیں، لاکھوں انسان جو بے گھر ہو چکے ہیں، جن کی املاک، کھڑی فصلیں اور ہر شے سیلاب بُرد ہو چکی ہے، انہیں دوبارہ بسانے، انہیں پاؤں پر کھڑا کرنے اور واپس عمومی زندگی کی طرف لوٹانے کی کاوشیں تو کر سکتے ہیں۔ فصلوں کے سیلاب برد ہونے کے باعث اشیاء خوردونوش کی پیدا ہونے والی قلت کا تو بندوبست کر سکتے ہیں اس کے لئے منصوبہ سازی تو کر سکتے ہیں، اگر ہم نے پیش آئند حالات کی منصوبہ بندی نہ کی تو سیلاب کی آفت کے بعد قلت اشیاء خوردونوش کا طوفان آ جائے گا جس کا مقابلہ کرنا شاید ہمارے بس میں نہ ہو۔ مصیبت آنے سے پہلے ہی اس سے نمٹنے کی منصوبہ سازی میں ہی بھلائی ہے۔ سیلاب تباہی مچا رہا ہے۔ دریائے ستلج، دریائے راوی اور دریائے چناب بپھرے ہوئے ہیں، طغیانی میں ہیں، شوریدگی کا اظہار کر رہے ہیں، فضائی و ہوائی گرماؤ سے گلیشیرز کے پگھلنے کی رفتار میں خوفناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آسمان سے برسنے والے پانی کی مقدار بھی انتہائی حد تک بڑھ گئی ہے۔ بارشوں کا دورانیہ بھی طویل ہو گیا ہے۔ بادلوں کے پھٹنے کے عمل نے بھی ساری صورتحال کی شدت اور تباہی میں اضافہ کر دیا ہے۔ سب سے بلندی پر تو پہاڑ ہیں۔ گلیشیرز ہیں، ان کے بعد چین آتا ہے پھر نچلی بلندی پر بھارت آتا ہے۔

متمول طبقہ کیوں بے خبر ہے؟

نسیم شاہد

کئی افراد ایسے ملتے ہیں جن کی تان اِس بات پر ٹوٹتی ہے کہ اِس بار سیلاب زدگان کے لئے بیرون ملک سے کوئی بڑی امداد نہیں مل رہی، پھر یہ بھی کہتے ہیں اس بار تو تباہی بھی زیادہ ہے۔ سیلاب سے متاثرہ افراد تو رُل جائیں گے۔ میں اُن کی باتیں سُن کر سوچتا ہوں کہ ہماری یہ مجموعی ذہنیت بن گئی ہے کہ فقیروں کی طرح امداد کے لئے سوچتے ہیں، کبھی اس بات پر زور نہیں دیتے کہ 25 کروڑ افراد کے اس ملک میں کیا کمی ہے کہ ہم چند لاکھ متاثر ہونے والوں کی مدد اور بحالی نہ کر سکیں۔ پاکستان میں ایک سے بڑھ کر ایک ارب پتی کیا کھرب پتی پڑا ہے۔ کروڑ پتیوں کا شمار ہی نہیں، کیا اِس طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا کوئی فرض نہیں کہ وہ اس ابتلا کی گھڑی میں آگے آئیں اور ایک ایک بستی، ایک ایک شہر سنبھال لیں۔ یہاں ارب پتی بھی حکومت سے مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں کہ مدد کے لئے وسائل مختص کیے جائیں۔ او بھائی حکومت تو کر ہی رہی ہے، کچھ آپ بھی کر لیں، انہی غریبوں نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے آپ کی مصنوعات خرید کر آپ کو ارب پتی بنایا ہے۔ کچھ ان کا بھی حق ہے، دنیا بھر میں ایسے مواقع پر صرف حکومت کو تنہاء نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ امراء سامنے آتے ہیں۔ ہم دنیا پر ہمیشہ یہ تاثر چھوڑتے ہیں کہ غریب و نادار ہیں، جبکہ عالم یہ ہے دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے دولت مند طبقے کی جائیدادیں، بنک بیلنس ہیں، ملک میں جب بھی عوام پر کوئی مشکل وقت آتا ہے۔ یہ خواص بھی مظلوم بن کر عوام کی صفوں میں شامل ہو جاتے ہیں، ابھی تک کسی صنعتی گروپ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کا کوئی اعلان دیکھنے میں نہیں آیا۔ ادویہ ساز کسی کمپنی نے یہ اعلان نہیں کیا کہ سیلاب زدگان کے لئے وہ مفت طبی کیمپ لگا کر ادویات فراہم کرے گی، میں سمجھتا کئی کمپنیاں ایسی ہیں جو اپنے ایک ماہ کا منافع ہی سیلاب سے متاثرہ افراد کی طبی امداد کے لئے وقف کر دیں تو سینکڑوں مریضوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔ اب سیلاب اُترے گا تو غریبوں کے گھر ہوں گے نہ اشیاء کہ وہ تو پانی کے ساتھ بہہ گئے یا گر گئے، کیا ایسا نہیں ہو سکتا ملک کے امیر ترین افراد حکومت کی مشاورت سے ایسے علاقوں کا انتخاب کر لیں جہاں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور اُن علاقوں میں گھر تعمیر کرنے یا مرمت کرانے کا ذمہ اُٹھا لیں۔ یاد رہے کہ غریبوں کے گھر عالیشان نہیں ہوتے، سر چھپانے کی جگہ ہوتے ہیں اور دو چار لاکھ روپے میں بن جاتے ہیں، ایسے ایک ایک سو گھروں کی تعمیر بھی بڑے صنعتی گروپ اٹھا لیں تو پاکستان میں ایک نئی تاریخ رقم ہو سکتی ہے۔ سیلاب کے دنوں میں سب کی توجہ حکومت کی طرف ہوتی ہے یا حکومتی اداروں کی طرف، حالانکہ نجی شعبے کے سرمایہ داروں کو از خود آگے آنا چاہئے لیکن میری اس بات کو انہونی ہی قرار دیا جائے گا، کیونکہ ہمارے ہاں ایسی کوئی روایت قائم ہی نہیں ہو سکی۔ روزنامہ "پاکستان" کے گروپ جوائنٹ ایڈیٹر شوکت اشفاق اور میں سیلاب سے متاثر علاقوں کا جائزہ لینے کے لئے ملتان کے نواح میں مختلف جگہوں پر گئے۔ ہم شہروں میں رہنے والے سمجھتے ہیں ہمارے گھر ہی قیمتی ہیں، ہم انہیں چھوڑنے یا خالی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے، حالانکہ گھر تو بس گھر ہوتا ہے۔ چڑیا کا گھونسلا بھی اُس کا گھر ہوتا ہے اور کوئی گرا دے تو اُس کی بھی چیخیں سنائی دیتی ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ جب لوگ سیلاب کی وارننگ جاری ہونے پر جلدی میں اپنے گھر خالی کر رہے تھے تو ان کی کیا حالت تھی، عورتیں دھاڑیں مار کے رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں پتہ نہیں۔ یہ گھر سلامت رہتا ہے یا نہیں، اس میں دوبارہ آنا نصیب بھی ہوتا ہے یا نہیں، اُن کے کرب کو ہم محسوس بھی کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ یہ وہ سیلاب متاثرین ہیں، جنہوں نے دریا کی زمین پر قبضہ کر کے اپنے گھر نہیں بنائے ہوئے تھے، بلکہ اپنی چھوٹی موٹی زمین پر کاشتکاری کر کے گذارہ کرتے تھے۔ اُن کے کچے مکانات پانی کے ریلے میں بہہ رہے تھے اور جو کچھ وہ نکال سکتے تھے نکال کر اپنے ہی گھروں سے ہجرت پر مجبور ہو گئے تھے ابھی تو اُن کے زندہ رہنے کا مسئلہ ہے، جب سیلاب اُترے گا تو ایک امید لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں گے، آگے کیا ملتا ہے یہ اُن کی قسمت پر منحصر ہے اس بار یہ عجیب فیصلہ بھی دیکھنے میں آیا کہ سیلاب زدگان کو عارضی خیموں میں رکھا گیا ہے جبکہ بارشوں کی وجہ سے ان خیموں میں پانی داخل ہو جاتا ہے اور اندر کیچڑ بن جاتا ہے۔ کیا ایسا ممکن نہیں تھا کہ ان سیلاب زدگان کو سرکاری سکولوں، کالجوں اور دیگر دستیاب عمارتوں میں رکھا جاتا۔ کیا ایسا پہلے نہیں ہوتا رہا، فیصلے کرنے والے نجانے کیا سوچ کر فیصلہ کرتے ہیں، مگر اُن کے غلط فیصلے لوگوں کی اذیت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ ماضی میں ہم نے دیکھا کہ ایسے سانحات یا آفات پر حکومتی فنڈز اکٹھا کرنے کے لئے تنخواہ دار طبقے پر بوجھ ڈالتی رہی ہیں۔ ایک یا دو دن کی تنخواہ کاٹی جاتی ہے اس کا مصرف کہاں ہوتا ہے کسی کو نہیں بتایا جاتا، مگر سوال یہ ہے کہ ایسے حالات میں ملک کے متمول افراد کو کیوں اس کارخیر میں شامل نہیں کیا جاتا۔ سب ارب پتی افراد کا ڈیٹا ایف بی آر کے پاس موجود ہے۔ کیا اُن سے سیلاب فنڈ کے لئے وصولی نہیں کی جا سکتی، جب قومی مشکلات آتی ہیں تو پوری قوم کو مل کر اُن سے نکلنا ہوتا ہے۔ یہ بات خلافِ حقیقت ہے کہ صرف حکومت سب کچھ کرے اور دوسری طرف وہ طبقہ ہو، جس کے پاس کچھ نہیں رہا، آخر سول سوسائٹی کہاں ہے؟ وہ اپر کلاس کیوں غائب ہو جاتی ہے، جس کے پاس وسائل کی کمی نہیں۔ کیا ہمارے پاس صرف یہی ایک راستہ ہے کہ ہم کشکول لے کر دنیا کے سامنے جائیں اور مدد کی بھیک مانگیں۔ اقوام متحدہ کا تو فرض ہے کہ وہ کسی ملک کی مدد کرے باقی ممالک سے تو اپیل ہی کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہمارا متمول طبقہ اس موقع پر آگے آ جائے، ملک کے تمام چیمبرز آف کامرس مدد کا بیڑہ اٹھا لیں تو شاید ہمیں کسی کے آگے دستِ سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے، مگر ایسا کرے کون؟ کئی افراد ایسے ملتے ہیں جن کی تان اِس بات پر ٹوٹتی ہے کہ اِس بار سیلاب زدگان کے لئے بیرون ملک سے کوئی بڑی امداد نہیں مل رہی، پھر یہ بھی کہتے ہیں اس بار تو تباہی بھی زیادہ ہے۔ سیلاب سے متاثرہ افراد تو رُل جائیں گے۔ میں اُن کی باتیں سُن کر سوچتا ہوں کہ ہماری یہ مجموعی ذہنیت بن گئی ہے کہ فقیروں کی طرح امداد کے لئے سوچتے ہیں، کبھی اس بات پر زور نہیں دیتے کہ 25 کروڑ افراد کے اس ملک میں کیا کمی ہے کہ ہم چند لاکھ متاثر ہونے والوں کی مدد اور بحالی نہ کر سکیں۔ پاکستان میں ایک سے بڑھ کر ایک ارب پتی کیا کھرب پتی پڑا ہے۔ کروڑ پتیوں کا شمار ہی نہیں، کیا اِس طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا کوئی فرض نہیں کہ وہ اس ابتلا کی گھڑی میں آگے آئیں اور ایک ایک بستی، ایک ایک شہر سنبھال لیں۔ یہاں ارب پتی بھی حکومت سے مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں کہ مدد کے لئے وسائل مختص کیے جائیں۔ او بھائی حکومت تو کر ہی رہی ہے، کچھ آپ بھی کر لیں، انہی غریبوں نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے آپ کی مصنوعات خرید کر آپ کو ارب پتی بنایا ہے۔ کچھ ان کا بھی حق ہے، دنیا بھر میں ایسے مواقع پر صرف حکومت کو تنہاء نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ امراء سامنے آتے ہیں۔

آئی تھی وہ سزا بن کر

ڈاکٹر سیف اللہ بھٹی

وہ بوہے باریاں ٹپ کر نہیں آئی تھی۔ میرے شوہر اسے سیدھے راستے سے لائے تھے۔ شاید اسی لیے وہ ہوا بن کر نہیں، سزا بن کر آئی تھی۔ میں نے بھی بیٹے کے لیے بہت اچھے رشتے دیکھے تھے۔ اکلوتا بیٹا تھا۔ میرا وسیع حلقہ احباب تھا۔ والد صاحب مشہور آدمی تھے۔ میں نے تمام عمر بنکوں میں نوکری کی تھی۔ ہر اچھا گھرانہ مجھے جانتا تھا۔ میرے تو سط سے اک رشتہ تو بہت بڑے زمین دار گھرانے کا تھا۔ اچھے خاصے شریف لوگ تھے۔ بیٹا ہر رشتے پر مان جاتا مگر میرے شوہر انکار کر دیتے۔ کوئی رشتہ نہ ہوا۔ کئی سال گزر گئے حتیٰ کہ ان لوگوں کا رشتہ آیا مجھے ہونے والی بہو پسند آئی، نہ اس کا گھرانہ۔ لڑکی کی اماں مجھے ایک آنکھ نہ بھائی۔ اسے بھی جیسے مجھ سے خدا واسطے کا بیر تھا۔ باپ بھی عجیب سا تھا۔ بچی خود بھی مجھے مناسب نہ لگی۔ پہلے دن ہی اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی۔ شوہر خود بھی میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تھے، اولاد کو بھی میرے خلاف بھڑکاتے اور اکساتے رہتے تھے، ان کی دلی مراد پوری ہو گئی۔ انہوں نے فٹافٹ ہاں کر دی۔ بیٹا بتیس سال کا ہو چکا تھا۔ پریشان رہتا تھا کہ بوڑھا ہو رہا ہے۔ اسے لگتا تھا کہ اس کی جوانی والدین کے جھگڑے کی نظر ہو رہی ہے اور وہ اب عمر بھر کنوارا ہی رہے گا۔ رشتہ آتے ہی وہ بھی جذباتی ہو گیا، باپ بیٹا ہنسی خوشی بہو لے آئے اور میری رہی سہی عزت بھی چلی گئی۔ بیٹا گھر ہوتا نہیں تھا، میں بھی شکایت نہیں کرتی تھی۔ سسر بہو جی بھر کر میرا مذاق اڑاتے، جی جلاتے، تڑپاتے، میں صبر کرتی کیوں کہ بندی کر ہی کیا سکتی تھی صبر کرنے کے سوا۔ اکلوتا بیٹا تھا، اس کا گھر کیوں خراب کرتی۔ چپ چاپ سب سہتی رہی۔ شوہر جیسے بھی تھے مجھے عزیز تھے، سہارا تھے لیکن ایک دن وہ دنیا چھوڑ گئے۔ بہو آج بھی میری دشمن ہے۔ بیٹے کا گھر بچا رہے، یہی سوچ مجھے الگ گھر لے کر رہنے پر آمادہ کر چکی ہے۔ شوہر کی وفات کے بعد اکیلی رہتی ہوں۔ شکر ہے ملازمت ملی ہوئی ہے۔ ایک ہسپتال میں اکاؤنٹس کے معاملات دیکھتی ہوں۔ مالی لحاظ سے کسی کی محتاج نہیں ہوں لیکن جذباتی طور پر سوالی ہوں۔ بیٹے سے سوال کرتی ہوں تو ادھر گہری چپ ہے۔ ڈاکٹر صاحب میرے مسئلے کا حل بتائیں۔ بھرائی ہوئی آواز میں باتیں کرنے والی خاتون کافی دیر بولتی رہی۔ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ کمرے میں موجود ڈاکٹر کی آنکھوں سے آنسو بہے چلے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا کہ بزرگوں کی بے قدری کا مسئلہ نفسیات سے زیادہ نفسانفسی کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یورپ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے تھے لیکن مشرقیت کے دلدادہ تھے۔ مشرقی اقدار کا چارم انہیں وطن عزیز لے آیا تھا لیکن دن بدن وہ عجیب سی اذیت کا شکار ہوتے جا رہے تھے۔ کچھ عرصہ سے کلینک میں آنے والے افراد کی ایک کثیر تعداد بزرگ حضرات پر مشتمل تھی۔ پڑھے لکھے بزرگ جو تمام عمر محنت کرتے رہے تھے، صاحب اولاد تھے۔ دادا، نانا بن چکے تھے لیکن تنہا تھے۔ وہ اپنی جاب سے نہیں اپنے خاندان سے بھی ریٹائرڈ ہو چکے تھے اور خوشیوں سے بھی۔ ایسے کیس بے شمار تھے جہاں اولاد اکلوتا بیٹا تھا۔ جی ہاں وہی بیٹا جس کے لیے آج بھی ہمارے ہاں مائیں رو رو کے دعائیں مانگتی ہیں، نگر نگر جا کر منتیں مانگتی ہیں۔ بیٹے تھے یا اکلوتا بیٹا، اکثر کیسز میں بوڑھے ماں باپ کا نصیب ایک جیسا تھا، وہ تنہا تھے کیونکہ کوئی آتا تھا اور اپنے ساتھ ان کی زندگی بھر کی خوشیاں لے جاتا تھا، وہ تہی دامن رہ جاتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ ہمارے معاشرے میں کیا ہو رہا تھا اور کیوں ہو رہا تھا۔ انہوں نے ایسے بزرگوں کا علاج کیا کرنا تھا، دن بدن وہ خود بیمار ہوتے جا رہے تھے۔ بعض اوقات تو نہ جانے کیوں وہ سکھ کا سانس لیتے تھے کہ ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا لیکن یہ سوچ پل بھر ہی رہتی تھی۔ خیالات کا جنگل انہیں گھیر لیتا تھا، پریشان ہو جاتے تھے کہ بیٹی بھی تو اسی معاشرے میں بیاہنی ہے۔ نجانے وہ کیسی بہو ثابت ہوگی؟ سسرال کیسا نکلے گا؟ عجیب عجیب اندیشے انہیں ڈراتے تھے، وہ روز بروز لاغر ہوتے جا رہے تھے، جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی۔ ہمیشہ کی طرح کتاب الٰہی کے دامن میں پناہ ملی۔ قرآن کا مطالعہ کرتے ہوئے پڑھا: دلوں کا اطمینان فقط اللہ کے ذکر میں ہے۔ کلینک آنے والوں کو کلام پاک سمجھنے کا مشورہ دیتے۔ اکثر افراد ناظرہ قرآن پڑھے ہوئے ہوتے تھے لیکن ترجمہ کی طرف رجحان کم ملتا۔ قرآن کے ترجمے سے آشنا نہ تھے۔ اکثر افراد قرآن کا مطالعہ شروع کر دیتے، اولاد کی اصلاح کے لیے دعا کرتے، کسی کی اولاد کو عقل آ جاتی اور کسی بزرگ کو صبر آ جاتا۔ وہ حالات سے بہتر طریقے سے عہدہ برآ ہوتے۔ تمام افراد اس بات پر ندامت کا اظہار کرتے کہ انہوں نے اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے لیے تو دن رات ایک کیے رکھا تھا لیکن اپنے بچوں کو احکامات خداوندی سے آگاہ کرنے کے معاملے میں وہ غفلت کے مرتکب ہوئے تھے۔ شاید اسی لیے آج انہیں یہ دن دیکھنا پڑ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو ابھی تک مکمل ادراک نہیں ہوا یہ ہمارے ہاں معاشرتی تبدیلیوں کی اساس کیا ہے؟ ایک بات پر مگر ان کا یقین دن بدن پختہ ہوتا جا رہا ہے کہ ہمارے معاشرے میں قرآن فہمی کی انتہائی ضرورت ہے۔ ہماری نئی نسل بزرگوں کی قدر سے آشنا نہیں۔ مشرقیت ہمارا حسن ہے اور ہمارا حسن دن بدن گہناتا جا رہا ہے۔ ہماری بقا اپنے ورثے کی حفاظت میں ہے۔ ہمارے ہاں ہر دن بزرگوں کا دن ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کو مشرقی اقدار سے روشناس کروائیں، قرآن کی تعلیم دلوائیں، شریعت سکھائیں، آیئے اپنا مستقبل بچائیں، اپنے بچوں کو قرآن سکھائیں۔ وہ بوہے باریاں ٹپ کر نہیں آئی تھی۔ میرے شوہر اسے سیدھے راستے سے لائے تھے۔ شاید اسی لیے وہ ہوا بن کر نہیں، سزا بن کر آئی تھی۔ میں نے بھی بیٹے کے لیے بہت اچھے رشتے دیکھے تھے۔ اکلوتا بیٹا تھا۔ میرا وسیع حلقہ احباب تھا۔ والد صاحب مشہور آدمی تھے۔ میں نے تمام عمر بنکوں میں نوکری کی تھی۔ ہر اچھا گھرانہ مجھے جانتا تھا۔ میرے توسط سے اک رشتہ تو بہت بڑے زمین دار گھرانے کا تھا۔ اچھے خاصے شریف لوگ تھے۔ بیٹا ہر رشتے پر مان جاتا مگر میرے شوہر انکار کر دیتے۔ کوئی رشتہ نہ ہوا۔ کئی سال گزر گئے حتیٰ کہ ان لوگوں کا رشتہ آیا مجھے ہونے والی بہو پسند آئی، نہ اس کا گھرانہ۔ لڑکی کی اماں مجھے ایک آنکھ نہ بھائی۔ اسے بھی جیسے مجھ سے خدا واسطے کا بیر تھا۔ باپ بھی عجیب سا تھا۔ بچی خود بھی مجھے مناسب نہ لگی۔ پہلے دن ہی اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی۔ شوہر خود بھی میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تھے، اولاد کو بھی میرے خلاف بھڑکاتے اور اکساتے رہتے تھے، ان کی دلی مراد پوری ہو گئی۔ انہوں نے فٹافٹ ہاں کر دی۔ بیٹا بتیس سال کا ہو چکا تھا۔ پریشان رہتا تھا کہ بوڑھا ہو رہا ہے۔ اسے لگتا تھا کہ اس کی جوانی والدین کے جھگڑے کی نظر ہو رہی ہے اور وہ اب عمر بھر کنوارا ہی رہے گا۔ رشتہ آتے ہی وہ بھی جذباتی ہو گیا، باپ بیٹا ہنسی خوشی بہو لے آئے اور میری رہی سہی عزت بھی چلی گئی۔ بیٹا گھر ہوتا نہیں تھا، میں بھی شکایت نہیں کرتی تھی۔ سسر بہو جی بھر کر میرا مذاق اڑاتے، جی جلاتے، تڑپاتے، میں صبر کرتی کیوں کہ بندی کر ہی کیا سکتی تھی صبر کرنے کے سوا۔ اکلوتا بیٹا تھا، اس کا گھر کیوں خراب کرتی۔ چپ چاپ سب سہتی رہی۔ شوہر جیسے بھی تھے مجھے عزیز تھے، سہارا تھے لیکن ایک دن وہ دنیا چھوڑ گئے۔ بہو آج بھی میری دشمن ہے۔ بیٹے کا گھر بچا رہے، یہی سوچ مجھے الگ گھر لے کر رہنے پر آمادہ کر چکی ہے۔ شوہر کی وفات کے بعد اکیلی رہتی ہوں۔ شکر ہے ملازمت ملی ہوئی ہے۔ ایک ہسپتال میں اکاؤنٹس کے معاملات دیکھتی ہوں۔ مالی لحاظ سے کسی کی محتاج نہیں ہوں لیکن جذباتی طور پر سوالی ہوں۔ بیٹے سے سوال کرتی ہوں تو ادھر گہری چپ ہے۔ ڈاکٹر صاحب میرے مسئلے کا حل بتائیں۔ بھرائی ہوئی آواز میں باتیں کرنے والی خاتون کافی دیر بولتی رہی۔ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ کمرے میں موجود ڈاکٹر کی آنکھوں سے آنسو بہے چلے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا کہ بزرگوں کی بے قدری کا مسئلہ نفسیات سے زیادہ نفسانفسی کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یورپ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے تھے لیکن مشرقیت کے دلدادہ تھے۔ مشرقی اقدار کا چارم انہیں وطن عزیز لے آیا تھا لیکن دن بدن وہ عجیب سی اذیت کا شکار ہوتے جا رہے تھے۔ کچھ عرصہ سے کلینک میں آنے والے افراد کی ایک کثیر تعداد بزرگ حضرات پر مشتمل تھی۔ پڑھے لکھے بزرگ جو تمام عمر محنت کرتے رہے تھے، صاحب اولاد تھے۔ دادا، نانا بن چکے تھے لیکن تنہا تھے۔ وہ اپنی جاب سے نہیں اپنے خاندان سے بھی ریٹائرڈ ہو چکے تھے اور خوشیوں سے بھی۔ ایسے کیس بے شمار تھے جہاں اولاد اکلوتا بیٹا تھا۔ جی ہاں وہی بیٹا جس کے لیے آج بھی ہمارے ہاں مائیں رو رو کے دعائیں مانگتی ہیں، نگر نگر جا کر منتیں مانگتی ہیں۔ بیٹے تھے یا اکلوتا بیٹا، اکثر کیسز میں بوڑھے ماں باپ کا نصیب ایک جیسا تھا، وہ تنہا تھے کیونکہ کوئی آتا تھا اور اپنے ساتھ ان کی زندگی بھر کی خوشیاں لے جاتا تھا، وہ تہی دامن رہ جاتے تھے۔

درویش ایڈمنسٹریٹر، ڈاکٹر محمد یونس رانا

ڈاکٹر سعدیہ بشیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس رانا (ستارہ امتیاز) وائس چانسلر یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز اور وائس چانسلر یونیورسٹی آف نارووال ہیں۔ ڈاکٹر یونس کا علمی سفر کسی داستان سے کم نہیں۔ انہوں نے اندرون و بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پوسٹ ڈاکٹریٹ کی سند امریکہ کی معروف یونیورسٹی آف منیسوٹا سے حاصل کی اور دنیا کے نامور سائنسدانوں میں اپنے تحقیقی کام کی بدولت نام پیدا کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی تصویر آج بھی منیسوٹا یونیورسٹی کے "ہال آف فیم" میں آویزاں ہے۔ ان کی تحقیقی کاوشیں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم شدہ ہیں۔ ملک کے مختلف اداروں اور حکومتِ پاکستان نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایکسیلنس ایوارڈ اور ریسرچ پروڈکٹیوٹی (ProductivityReseach) ایوارڈ اور حال میں ستارہ امتیاز سے نوازا۔ یہ اعزازات محض کاغذی تمغے نہیں بلکہ ایک ایسی زندگی کی گواہی ہیں جو علم، محنت اور دیانت کے چراغ سے روشن ہے۔ پاکستان کی علمی دنیا میں جب قیادت، عزم اور بصیرت کا ذکر ہو پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس کا نام شامل کیے بنا ادھورا ہے۔ یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے نہ صرف علمِ پیتھالوجی میں گراں قدر خدمات انجام دیں بلکہ ایک تعلیمی ادارے کو خاک سے اٹھا کر قوم کے لیے علمی قلعہ بنا دیا۔ کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، جھنگ آج جس شان و وقار سے قائم ہے۔ وہ دراصل پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس کے خوابوں، محنت اور ولولہ انگیز قیادت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے محض عمارتیں کھڑی نہیں کیں بلکہ ایک تعلیمی ماحول تخلیق کیا جہاں علم پروان چڑھتا ہے اور تحقیق کو عملی زندگی میں ڈھالا جاتا ہے۔ ادارے کی تعمیر کے ساتھ ساتھ 25 ایکڑ اراضی کا اضافہ، طلبہ کے لیے کیفے ٹیریا، صاف پانی کا آر او پلانٹ اور ایک وسیع و عریض خوب صورت جامع مسجد عطیات کی بنیاد پر تعمیر کروائی۔ یہ صرف عمارتوں کا قیام نہیں بلکہ ایک علمی اور اخلاقی ماحول کی تشکیل کا عزم ہے۔ جس کا اظہار انھوں نے متعدد بار دہرایا۔ انسانیت سے محبت میں ان کی شخصیت اس شعر کی تصویر ہے۔

یہ محبت بھی ولایت کی طرح رکھتی ہے
حالت حال میں یہ حالت حیرانی میں
اس لیے جل کے کبھی راکھ نہیں ہوتا دل
یہ کبھی آگ میں ہوتا ہے کبھی پانی میں
(عباس تابش)

ڈاکٹر صاحب نے نارووال میں خان بہادر چوہدری مشتاق کیمپس کا قیام ممکن بنایا۔ ڈاکٹر صاحب نے نارووال میں UVAS کے علاوہ یونیورسٹی آف نارووال کی تیز ترین ترقی کو ممکن بنایا۔ جو وفاقی وزیر برائے ترقی و منصوبہ بندی پروفیسر احسن اقبال کا ویژن تھا۔ یہ سب فیصلے ایک بصیرت افروز حقیقی خدمتِ خلق کے جذبے کا منہ بولتا روشن ثبوت ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے ایک ملاقات میں منظر یہ تھا کہ بس وہ بولتے جائیں اور حاضرین سنتے جائیں۔ انھوں نے طلبہ سے خطاب میں اولیائے کرام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے کردار اور عمل سے تبلیغ پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ محمد ﷺ کی محبت اور عمل ہی فلاح کا راستہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے معاشرے میں متحمل مزاجی اور مکالمہ کی ضرورت کا احساس دلایا، جس کے لیے انھوں نے فی البدیہہ کتنے ہی واقعات بیان کیے۔ جو طلبہ نے انتہائی انہماک سے سنے۔ گویا ایک طلسماتی ماحول تھا جس میں سب محوگوش تھے۔ ڈاکٹر یونس کی سب سے بڑی خوبی ان کا ویژن ہے۔ وہ محض کلاس روم کے استاد نہیں بلکہ ایک رہنما ہیں جو علم کو کتابوں سے نکال کر کھیتوں، لیبارٹریوں اور پالیسی ساز اداروں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ علم صرف تب کارآمد ہے جب وہ معاشرے کے کسی دکھ کو کم کرے۔ کسی مسئلے کو حل کرے اور کسی خواب کو حقیقت میں بدلے۔ ان کی کاوشیں لائیو اسٹاک، پولٹری اور پبلک ہیلتھ کے شعبوں میں ایک نئی سمت فراہم کر رہی ہیں اور ملک میں غربت کے خاتمے اور معیشت کی مضبوطی میں عملی کردار ادا کر رہی ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس اس بات کی زندہ مثال ہیں کہ اگر جذبہ صادق ہو، ویژن واضح ہو اور قدم ثابت ہوں تو ادارے بھی بنتے ہیں، کردار بھی نکھرتے ہیں اور قوموں کی تقدیر بھی بدلتی ہے۔ میری ٹورلیس پروفیسر کا اعزاز اعتراف فضیلت ہے اور اس کے حامل اساتذہ اپنی فیلڈ میں نمایاں تحقیقی کام، معیاری تدریس اور علمی برادری کی خدمت کے ذریعے ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ پاکستان میں یہ ایک نہایت اعلیٰ رتبہ ہے جو عموماً BPS-22 کے مساوی سمجھا جاتا ہے۔ اس رتبے کے حصول کے لیے امیدوار کو طویل تدریسی خدمات، مستند تحقیقی جرائد میں کثیر اشاعتیں اور متعدد پی ایچ ڈی طلبہ کی کامیاب نگرانی جیسے سخت معیار پر پورا اترنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس وقت ڈاکٹر یونس پاکستان میں ویٹرنری سائنسز کے واحد میریٹوریس پروفیسر ہیں۔ مزید یہ کہ ڈاکٹر صاحب اپنی شخصیت میں ید بیضا لیے بیٹھے ہیں۔ ہمارے اداروں کو اس درویش صفت انسان کی قابلیت اور تجربے سے فایدہ اٹھانا چاہیے۔ ڈاکٹر یونس کے کارناموں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سادگی اور فقیری میں جو قابلیت اور استعداد موجود ہے وہ کسی اور طرز زندگی میں ممکن ہی نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے انتہائی عاجزی سے کہا کہ ان کی زندگی کی تمام تر کامیابی محمد ﷺ کی غلامی کا صدقہ ہے۔ اور میاں محمد بخش کا یہ شعر پڑھا:

شداں مداں تے زیراں زبراں، سب
شان نبی وچ آئیاں
بے خبراں نوں اے خبر نہ کئی، تے خاصاں
رمزاں پائیاں

پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس رانا (ستارہ امتیاز) وائس چانسلر یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز اور وائس چانسلر یونیورسٹی آف نارووال ہیں۔ ڈاکٹر یونس کا علمی سفر کسی داستان سے کم نہیں۔ انہوں نے اندرون و بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پوسٹ ڈاکٹریٹ کی سند امریکہ کی معروف یونیورسٹی آف منیسوٹا سے حاصل کی اور دنیا کے نامور سائنسدانوں میں اپنے تحقیقی کام کی بدولت نام پیدا کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی تصویر آج بھی منیسوٹا یونیورسٹی کے "ہال آف فیم" میں آویزاں ہے۔ ان کی تحقیقی کاوشیں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم شدہ ہیں۔ ملک کے مختلف اداروں اور حکومتِ پاکستان نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایکسیلنس ایوارڈ اور ریسرچ پروڈکٹیوٹی (ProductivityReseach) ایوارڈ اور حال میں ستارہ امتیاز سے نوازا۔ یہ اعزازات محض کاغذی تمغے نہیں بلکہ ایک ایسی زندگی کی گواہی ہیں جو علم، محنت اور دیانت کے چراغ سے روشن ہے۔ پاکستان کی علمی دنیا میں جب قیادت، عزم اور بصیرت کا ذکر ہو پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس کا نام شامل کیے بنا ادھورا ہے۔ یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے نہ صرف علمِ پیتھالوجی میں گراں قدر خدمات انجام دیں بلکہ ایک تعلیمی ادارے کو خاک سے اٹھا کر قوم کے لیے علمی قلعہ بنا دیا۔ کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، جھنگ آج جس شان و وقار سے قائم ہے۔ وہ دراصل پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس کے خوابوں، محنت اور ولولہ انگیز قیادت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے محض عمارتیں کھڑی نہیں کیں بلکہ ایک تعلیمی ماحول تخلیق کیا جہاں علم پروان چڑھتا ہے اور تحقیق کو عملی زندگی میں ڈھالا جاتا ہے۔ ادارے کی تعمیر کے ساتھ ساتھ 25 ایکڑ اراضی کا اضافہ، طلبہ کے لیے کیفے ٹیریا، صاف پانی کا آر او پلانٹ اور ایک وسیع و عریض خوب صورت جامع مسجد عطیات کی بنیاد پر تعمیر کروائی۔ یہ صرف عمارتوں کا قیام نہیں بلکہ ایک علمی اور اخلاقی ماحول کی تشکیل کا عزم ہے۔ جس کا اظہار انھوں نے متعدد بار دہرایا۔ انسانیت سے محبت میں ان کی شخصیت اس شعر کی تصویر ہے۔

یہ محبت بھی ولایت کی طرح رکھتی ہے
حالت حال میں یہ حالت حیرانی میں
اس لیے جل کے کبھی راکھ نہیں ہوتا دل
یہ کبھی آگ میں ہوتا ہے کبھی پانی میں
(عباس تابش)

ڈاکٹر صاحب نے نارووال میں خان بہادر چوہدری مشتاق کیمپس کا قیام ممکن بنایا۔ ڈاکٹر صاحب نے نارووال میں UVAS کے علاوہ یونیورسٹی آف نارووال کی تیز ترین ترقی کو ممکن بنایا۔ جو وفاقی وزیر برائے ترقی و منصوبہ بندی پروفیسر احسن اقبال کا ویژن تھا۔ یہ سب فیصلے ایک بصیرت افروز حقیقی خدمتِ خلق کے جذبے کا منہ بولتا روشن ثبوت ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے ایک ملاقات میں منظر یہ تھا کہ بس وہ بولتے جائیں اور حاضرین سنتے جائیں۔ انھوں نے طلبہ سے خطاب میں اولیائے کرام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے کردار اور عمل سے تبلیغ پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ محمد ﷺ کی محبت اور عمل ہی فلاح کا راستہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے معاشرے میں متحمل مزاجی اور مکالمہ کی ضرورت کا احساس دلایا، جس کے لیے انھوں نے فی البدیہہ کتنے ہی واقعات بیان کیے۔ جو طلبہ نے انتہائی انہماک سے سنے۔ گویا ایک طلسماتی ماحول تھا جس میں سب محوگوش تھے۔ ڈاکٹر یونس کی سب سے بڑی خوبی ان کا ویژن ہے۔ وہ محض کلاس روم کے استاد نہیں بلکہ ایک رہنما ہیں جو علم کو کتابوں سے نکال کر کھیتوں، لیبارٹریوں اور پالیسی ساز اداروں تک پہنچاتے ہیں۔

National News
نیشنل نیوز

Daily
ASKAR INTERNATIONAL
QUETTA
MEMBER A.P.N.S
روزنامہ
عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ
چیف ایڈیٹر:
سید فاروق شاہ
رجسٹرڈ نمبر BC-A-21

معاشی اشاروں کی سمت درست، حکومت اصلاحات میں آگے بڑھ رہی ہے، وزیر خزانہ

اسلام آباد، وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب سے پاکستان بزنس کونسل کا وفد ملاقات کر رہا ہے

سرکاری اداروں کی اصلاحات اور نجکاری پروگرام پر واضح پیش رفت ہو رہی ہے شرح مبادلہ اور شرح سود میں تسلسل قائم رکھنا معاشی استحکام کیلئے ناگزیر ہے

امریکا کے ساتھ جاری ٹیرف مذاکرات پاکستانی برآمد کنندگان کیلئے نئے مواقع فراہم کریں گے، پاکستان بزنس کونسل کے وفد سے گفتگو

اسلام آباد (جی این ایم) وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ ملکی معاشی اشاروں کی سمت درست ہے، حکومت اصلاحاتی اقدامات کے حوالے سے آگے بڑھ رہی ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب سے پاکستان بزنس کونسل کے اعلیٰ سطح کے وفد نے ملاقات کی جس کی قیادت سی ای او جاوید قریشی اور چیئرپرسن ڈاکٹر ذیلاف منیر نے کی۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 36)

اسٹیٹ بینک کے مالی امور میں 243 ارب روپے سے زائد کی بے ضابطگیوں کا انکشاف

آڈیٹر جنرل نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے بطور ریگولیٹر کارکردگی پر سوالات اٹھا دیئے

کراچی (جی این ایم) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مالی امور میں 243 ارب روپے سے زیادہ کی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ آڈیٹر جنرل نے اربوں روپے کی بدانتظامی، خرد برد اور ڈیفالٹ کی نشاندہی کر دی۔ مالی بے ضابطگیوں کا (باقی صفحہ 2 نمبر 41)

الیکشن کمیشن نے رانا ثنا اللہ کی بطور سینیٹر کامیابی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا

اسلام آباد (جی این ایم) الیکشن کمیشن نے رانا ثنا اللہ کی بطور سینیٹر کامیابی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ الیکشن کمیشن کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف کے مشیر برائے (باقی صفحہ 2 نمبر 40)

بھارت نے دریائے ستلج میں مزید پانی چھوڑ دیا

جلالپور پیروالا کی نواحی بستی بہاراں کا حفاظتی بند ٹوٹ گیا، ہنگامی انخلا شروع

لاہور (جی این ایم) بھارت کی آبی دہشت گردی اور سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری ہے، بھارت کی جانب سے چوتھی بار دریائے ستلج میں پانی چھوڑ دیا گیا، بھارت نے انڈس واٹر کمیشن کے بجائے سفارتی ذرائع سے پانی چھوڑ (باقی صفحہ 2 نمبر 39)

سید یوسف رضا گیلانی سے آسیان انٹر پارلیمانی اسمبلی سیکرٹری جنرل کی ملاقات

اسلام آباد (جی این ایم) چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی سے ان کی رہائش گاہ پر آسیان انٹر پارلیمانی اسمبلی (AIPA) کی سیکرٹری جنرل آرسیتی روزائمیر یانتی (باقی صفحہ 2 نمبر 38)

ترکی کے وزیر دفاع یشار گولر کا تین روزہ دورہ پاکستان مکمل

وزیراعظم شہباز شریف اور یشار گولر کی ملاقات، تعلقات مزید گہرے کرنے کا اعادہ

اسلام آباد (جی این ایم) ترکی کے وزیر قومی دفاع یشار گولر تین روزہ دورے پر پاکستان پہنچے جہاں انہوں نے اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں اور مشترکہ وزارتی کمیشن کے اجلاس میں شرکت کی۔ دفتر خارجہ کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف نے یشار گولر سے اسلام آباد (باقی صفحہ 2 نمبر 37)

اسلام آباد، صدر مملکت آصف علی زرداری سے آڈیٹر جنرل آف پاکستان محمد امجد گوندل ملاقات کر رہے ہیں

انسداد منشیات آئندہ نسلوں کا معاملہ ہے، محسن نقوی

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سے بحرینی ہم منصب کی ملاقات، انسداد دہشت گردی اور امیگریشن میں باہمی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق

مشترکہ لائحہ عمل سے اس کی روک تھام میں مدد ملے گی، محسن نقوی، بحرینی وزیر داخلہ نے پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو انتہائی اہم قرار دیا

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سے بحرینی ہم منصب لیفٹیننٹ جنرل راشد بن عبداللہ الخلیفہ نے ملاقات کی اور وفود کی سطح پر مذاکرات ہوئے، جس دوران انسداد دہشت گردی اور امیگریشن میں باہمی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ بحرینی ہم منصب کی وزارت داخلہ آمد پر وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے خیر مقدم کیا، ملاقات میں پاک بحرین تعلقات، انسداد منشیات، انسداد دہشت گردی، کوسٹ گارڈز، بارڈر سکیورٹی اور پولیس کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر گفتگو ہوئی، باہمی تعاون مزید مستحکم بنانے کے لیے جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کرنے اور مختلف مفاہمتی یادداشتوں کے حوالے سے اتفاق کیا گیا۔ یادداشتوں میں انسداد منشیات، قیدیوں کے تبادلے، ایم ایل ایز اور اہلکاروں کی تربیت کے معاہدے شامل ہیں، وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ انسداد منشیات آئندہ نسلوں کا معاملہ ہے، مشترکہ لائحہ عمل سے اس کی روک تھام میں مدد ملے گی۔ اینٹی نارکوٹکس فورس محدود وسائل کے باوجود قابل ستائش کردار ادا کر رہی ہے۔ محسن نقوی نے بحرین کے سفارت خانے میں ڈرگ لائزن آفیسر کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیا۔ بحرینی وزیر داخلہ نے پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے تمام شعبوں میں تعاون بڑھانے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سے بحرینی ہم منصب لیفٹیننٹ جنرل راشد بن عبد اللہ الخلیفہ نے ملاقات کی اور وفود کی سطح پر مذاکرات ہوئے، جس دوران انسداد دہشت گردی اور امیگریشن میں باہمی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ بحرینی ہم منصب کی وزارت داخلہ آمد پر وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے خیر مقدم کیا، ملاقات میں پاک بحرین تعلقات، انسداد منشیات، انسداد دہشت گردی، کوسٹ گارڈز، بارڈر سکیورٹی اور پولیس کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر گفتگو ہوئی، باہمی تعاون مزید مستحکم بنانے کے لیے جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کرنے اور مختلف مفاہمتی یادداشتوں کے حوالے سے اتفاق کیا گیا۔ یادداشتوں میں انسداد منشیات، قیدیوں کے تبادلے، ایم ایل ایز اور اہلکاروں کی تربیت کے معاہدے شامل ہیں، وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ انسداد منشیات آئندہ نسلوں کا معاملہ ہے۔

ڈیرہ اللہ یار میں واپڈا کی نجکاری کے خلاف احتجاجی ریلی، ملازمین کی شدید نعرے بازی

واپڈا منافع بخش ادارہ ہے، نجکاری کسی صورت قبول نہیں کریں گے، ملازمین رہنما

ڈیرہ اللہ یار (یو این اے) واپڈا کی نجکاری کے خلاف آل ملازمین واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کی مرکزی کال پر ڈیرہ اللہ یار میں شدید احتجاج کیا گیا۔ کیسکو سب ڈویژن ڈیرہ اللہ یار کے سیکڑوں ملازمین نے ڈویژنل چیئرمین حاجی غلام یاسین کھوسہ، سینئر رہنما میر مرتضیٰ پٹھان، وائس چیئرمین عقیل احمد کھوسہ اور جوائنٹ سیکرٹری راحت اللہ لاشاری کی قیادت میں کیسکو آفس سے قومی شاہراہ تک احتجاجی ریلی نکالی۔ مظاہرین (باقی صفحہ 2 نمبر 42)

سندھ میں سیلاب سے نقصانات، حکومت اور جائیکا کا متاثرہ کسانوں کیلئے اقدامات کا اعلان

جلد از جلد معاونت کے لیے متاثرہ کسانوں کے لیے بینظیر ہاری کارڈ کی رجسٹریشن کا عمل تیز کرنے کی ہدایات

کراچی (جی این ایم) سندھ میں بارشوں اور سیلاب سے نقصان کے حوالے سے حکومت اور جائیکا نے متاثرہ کسانوں کیلئے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ صوبائی حکومت اور جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (جائیکا) کے اعلیٰ عہدیداران کے درمیان اہم اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت سیکریٹری زراعت سندھ محمد زمان ناریجو نے کی۔ اجلاس میں ڈائریکٹر جنرل زراعت، جائیکا کے چیف ایڈوائزر ماساہیرو کاوامورا، ھیدی (باقی صفحہ 2 نمبر 43)

جنوبی پنجاب میں تباہی پھیلانے کے بعد سیلاب سندھ میں داخل ہو گیا

بھارت کے دریائے ستلج میں پانی چھوڑنے سے سیلابی صورت حال کا خدشہ

کراچی (جی این ایم) جنوبی پنجاب میں تباہی پھیلانے کے بعد سیلاب سندھ میں داخل ہو گیا ہے، گڈو بیراج کی سطح 5 لاکھ 2 ہزار 844 کیوسک اور پانی کا اخراج 4 لاکھ 92 ہزار 433 کیوسک ریکارڈ کیا گیا۔ سکھر بیراج پانی کی سطح بلند ہونے لگی، جہاں نچلے درجے کا سیلاب ہے، سکھر بیراج پر اپ اسٹریم میں پانی کی سطح 4 لاکھ 405 کیوسک اور ڈاؤن اسٹریم میں 3 لاکھ 82 ہزار کیوسک ہے۔ اسی طرح کوٹری بیراج پر پانی (باقی صفحہ 2 نمبر 44)

شاہراہ بھٹو پر کوئی شگاف نہیں پڑا ہے، ترجمان سندھ حکومت

کراچی (جی این ایم) ترجمان سندھ حکومت نادر نبیل گبول نے کہا ہے کہ شاہراہ بھٹو پر کوئی شگاف نہیں پڑا ہے، شاہراہ بھٹو میں کوئی فالٹ نہیں چھوڑیں گے۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 45)

کریمنل جسٹس سسٹم ختم ہو چکا، سنی سنائی باتوں پر فیصلہ کیسے ہو سکتا ہے، جسٹس اطہر من اللہ

سپریم کورٹ میں سندھ ہائیکورٹ کے جج کے بیٹے کے قتل کیخلاف ملزم کی اپیلوں پر سماعت مکمل ہو گئی

اسلام آباد (جی این ایم) سپریم کورٹ کے جسٹس اطہر من اللہ نے ایک کیس کی سماعت کے دوران ریمارکس دیے ہیں کہ یہ کلاسک کیس ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ کریمنل جسٹس سسٹم ختم ہو چکا ہے، کیا قتل کے کیس میں ایسی تفتیش کی جاتی ہے، سنی سنائی (باقی صفحہ 2 نمبر 47)

سپریم کورٹ نے عدالتی فیسوں اور سیکیورٹیز میں اضافہ معطل کر دیا، نوٹیفکیشن جاری

اسلام آباد (جی این ایم) سپریم کورٹ نے عدالتی فیسوں اور سیکیورٹیز میں اضافے کے رولز معطل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ سپریم کورٹ کی جانب (باقی صفحہ 2 نمبر 49)

لاہور سے جدہ جانے والی 2 پروازوں کی کراچی میں ہنگامی لینڈنگ

طیارے گراؤنڈ کر دیئے گئے، مسافروں کو تیسری بار متبادل طیارے کے لیے انتظار کرنے کی زحمت اٹھانا پڑی

کراچی (جی این ایم) جدہ روانہ ہونے والے عمرہ زائرین کو گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 2 الگ الگ ہنگامی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ ایئرلائن ذرائع کے مطابق پہلی پرواز، پی اے 470، ایئربس اے 320 رات گئے لاہور سے جدہ کے لیے (باقی صفحہ 2 نمبر 51)

کراچی میں مزید بارش نہ ہوئی تو صورتحال جلد معمول پر آجائے گی، شرجیل میمن

سمندر میں اونچی لہروں کی وجہ سے پانی کے اخراج میں تاخیر ہوئی، وزیر اطلاعات سندھ

کراچی (جی این ایم) وزیر اطلاعات سندھ شرجیل انعام میمن نے کہا ہے کہ حالیہ بارشوں اور دریاؤں میں بڑھتے ہوئے پانی کے پیش نظر بڑے پیمانے پر ریسکیو اور ریلیف آپریشنز جاری ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ کراچی میں بارشوں کے بعد پیدا (باقی صفحہ 2 نمبر 52)

جمشید دستی کی نااہلی کیخلاف درخواستوں پر سماعت 16 ستمبر تک ملتوی

لاہور (یو این اے) سابق رکن اسمبلی جمشید دستی کی نااہلی کے خلاف دائر چار مختلف درخواستوں پر سماعت (باقی صفحہ 2 نمبر 50)

پنجاب میں سیلاب، اموات کی تعداد 76 ہو گئی، 42 لاکھ سے زائد افراد متاثر

دریائے راوی، ستلج اور چناب میں شدید سیلابی صورتحال کے باعث 4 ہزار سے زائد موضع جات متاثر

لاہور (جی این ایم) پنجاب میں حالیہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے باعث اموات کی تعداد 76 تک پہنچ گئی جبکہ اب تک 42 لاکھ 9 ہزار افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ پی ڈی ایم اے پنجاب نے دریائے راوی، ستلج اور چناب میں سیلاب (باقی صفحہ 2 نمبر 48)

مریم نواز کا ملتان اور جلال پور پیروالا کا فضائی جائزہ، سیلاب متاثرہ علاقوں کا مشاہدہ

ملتان (یو این اے) وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے ملتان اور جلال پور پیروالا کا فضائی جائزہ لیا اور سیلاب متاثرہ (باقی صفحہ 2 نمبر 46)

حکومت پنجاب نے سیلاب متاثرین کو ایئرلفٹ کرنے والا ڈرون حاصل کر لیا

لاہور (جی این ایم) حکومت پنجاب نے سیلاب متاثرین کے لیے ایئرلفٹ ڈرون حاصل کر لیا، جدید ڈرون 200 کلو تک وزنی شخص کو اٹھا کر محفوظ مقام تک منتقل کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔ تفصیلات کے مطابق سیکریٹری داخلہ پنجاب نے سیلاب متاثرین کو ریسکیو کرنے کے لیے جدید ایئر لفٹ ڈرون ملتان بھجوانے کی ہدایت کر دی۔ سیکریٹری (باقی صفحہ 2 نمبر 53)

اسلام آباد چینی سرمایہ کاروں کے وفد کو بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے دفتر کے دورے کے موقع پر بریفنگ دی جا رہی ہے

دریائے چناب ہیڈ پنجند پر سیلابی صورتحال برقرار، جلالپور پیروالہ میں سپر بند ٹوٹ گیا

لاہور (جی این ایم) دریائے چناب ہیڈ پنجند پر سیلابی صورتحال برقرار ہے۔ 4 لاکھ 75 ہزار کیوسک کا ریلا گزر رہا ہے۔ شیر شاہ اور اکبر بند پر شدید دباؤ ہے۔ ریلوے ٹریک بھی بند کر دیا گیا۔ جلالپور پیروالہ میں سپر بند ٹوٹ گیا۔ جلال پور پیر والا میں بدستور سنگین صورتحال ہے۔ دریائے چناب نواحی علاقہ پھرانیں کا سپر بند ٹوٹ گیا۔ درجنوں آبادیاں زیر آب (باقی صفحہ 2 نمبر 54)

پاکستان کا ڈی-8 اجلاس میں ایس ایم ای تعاون کے عزم کا اعادہ

ہارون اختر خان کی ڈی-8 ممالک کو مشترکہ کوششوں سے رکاوٹیں مواقع میں بدلنے کی تجویز

اسلام آباد (جی این ایم) پاکستان نے ڈی-8 ممالک کے آٹھویں اجلاس میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (ایس ایم ایز) کے فروغ اور باہمی تعاون کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ وزیراعظم کے معاون خصوصی برائے صنعت و پیداوار ہارون اختر خان نے اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کی، جس میں سیکریٹری صنعت و پیداوار سیف انجم اور سمیڈا کے سی ای او سقراط امان بھی شریک ہوئے۔ ڈیولپنگ 8 (D-8) تنظیم (باقی صفحہ 5 نمبر 17)

وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ کی کراچی میں حالیہ بارش سے 4 اموات کی تصدیق

کراچی (جی این ایم) وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے کراچی میں گزشتہ روز سے جاری بارش سے 4 اموات کی تصدیق کر دی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے شاہراہ بھٹو کا دورہ کیا، اور ملیر ندی کا جائزہ لیا، میڈیا سے گفتگو میں انہوں نے کہا لیاری (باقی صفحہ 5 نمبر 18)

ٹیرف اصلاحات کے نفاذ کے بعد پاکستان میں گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی متوقع

ٹیرف اصلاحات سے عام عوام کیلئے گاڑیوں کی استطاعت بہتر ہوگی اور ممکنہ طور پر گاڑیوں کی طلب میں اضافہ بھی ہوگا، پائیڈ

اسلام آباد (جی این ایم) ٹیرف اصلاحات کے نفاذ کے بعد پاکستان میں گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی متوقع ہے۔ منصوبہ بندی کمیشن سے منسلک ادارے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس (پائیڈ) کی جانب سے جاری تحقیقاتی مطالعے کے مطابق حالیہ برسوں میں جب ٹیکس کی شرحیں بلند رہیں اور پیداواری لاگت میں بھی اضافہ ہوا، تو عام عوام کے لیے گاڑیاں خریدنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ مکمل تیار شدہ یونٹس (سی بی یو) (باقی صفحہ 5 نمبر 4)

ڈی جی آئی ایس پی آر کا مری کے تعلیمی اداروں کا دورہ، طلبہ سے گفتگو

مری (یو این اے) ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے مری کے تعلیمی اداروں کا دورہ کیا اور طلبہ کے ساتھ معلوماتی گفتگو کی۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے ڈائریکٹر جنرل کے ساتھ خصوصی نشست میں آرمی (باقی صفحہ 5 نمبر 3)

ٹیکس 5 فیصد کر دیا جائے تو ہر شخص ٹیکس دے گا، سینیٹر دلاور خان

ورچوئل ایسیٹ کی کوئی ریگولیشن نہیں تھی، حکومت ورچوئل ایسٹس میں شفافیت اور ریگولیشن لا رہی ہے، امداد اللہ بوسال

اسلام آباد (سی ایم لنکس) جمعیت علماء اسلام (جے یو آئی-ف) کے سینیٹر دلاور خان نے تجویز دی ہے کہ ٹیکس 5 فیصد کر دیا جائے تو ہر شخص ٹیکس دے گا۔ اسلام آباد میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کا اجلاس سینیٹر سلیم مانڈوی والا کی زیر صدارت ہوا، جس میں ورچوئل ایسیٹ بل 2025ء پر غور کیا گیا۔ سیکریٹری خزانہ امداد اللہ بوسال نے کہا کہ ورچوئل ایسیٹ کی کوئی ریگولیشن نہیں تھی، حکومت ورچوئل ایسٹس میں شفافیت (باقی صفحہ 5 نمبر 1)

بینکاری شعبے نے 2025ء کی پہلی ششماہی میں مستحکم کارکردگی دکھائی، اسٹیٹ بینک

بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مزید بہتر، شرح کفایت سرمایہ 21.4 فیصد تک پہنچ گئی

کراچی (جی این ایم) اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 2025ء کی پہلی ششماہی (جنوری تا جون) کے دوران بینکاری شعبے کا جائزہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ بینکوں نے اس عرصے میں بفر برقرار رکھتے ہوئے مستحکم کارکردگی دکھائی۔ رپورٹ کے مطابق بینکوں کے اثاثہ جات میں 11 فیصد اضافہ ہوا جو زیادہ تر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے نتیجے میں سامنے آیا اور حکومت کی مالی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے۔ ایڈوانسز میں (باقی صفحہ 5 نمبر 16)

حکومت کا صنعتکاروں کو نیب، ایف آئی اے اور ایف بی آر سے تحفظ دینے کا فیصلہ

اسلام آباد (جی این ایم) حکومت نے مجوزہ صنعتی پالیسی کے تحت صنعتی بجلی کے ٹیرف سے کراس سبسڈی ختم کرنے اور پیک ریٹس کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ برآمدات میں اضافہ کیا جا سکے۔ ایک ٹی وی چینل کے مطابق حکومت نے قوانین میں تبدیلی (باقی صفحہ 5 نمبر 15)

سندھ میں آنے والے سیلاب کے بعد پاکستان نیوی کی ایمرجنسی رسپانس ٹیم امدادی کارروائیوں میں مصروف ہے

اڈیالہ جیل کے باہر صحافیوں پر تشدد کے معاملے پر بیرسٹر گوہر خان کی معذرت

راولپنڈی (جی این ایم) راولپنڈی میں واقع اڈیالہ جیل کے باہر پی ٹی آئی کارکنان کے صحافیوں پر تشدد کے معاملے پر چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر خان نے صحافیوں سے معذرت کر لی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین بیرسٹر گوہر نے معذرت (باقی صفحہ 5 نمبر 5)

وفاقی کابینہ نے گھریلو استعمال کیلئے نئے گیس کنکشنز پر عائد پابندی اٹھالی ہے، علی پرویز ملک

آر ایل این جی ایل پی جی سے سستی ہے، مقامی گیس کی دریافت کیلئے بڈنگ بھی جاری ہے

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وزیر مملکت علی پرویز ملک کا کہنا ہے کہ وفاقی کابینہ نے گھریلو استعمال کیلئے نئے گیس کنکشنز پر عائد پابندی اٹھالی ہے، عوام کی سہولت کیلئے اب آر ایل این جی کے نئے کنکشن دیے جائیں گے۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے علی پرویز ملک نے کہا کہ آر ایل این جی ایل پی جی سے سستی ہے، مقامی گیس کی دریافت کیلئے بڈنگ بھی جاری ہے۔ وفاقی وزیر طارق فضل چوہدری نے کہا کہ وفاقی کابینہ (باقی صفحہ 5 نمبر 2)

اسلام آباد، پشتونخوامیپ کے چیئرمین وتحریک تحفظ آئین پاکستان کے سربراہ محمود خان اچکزئی سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حمد اللہ ملاقات کر رہے ہیں

اسرائیل نے قطر پر حملہ کر کے عالمی قوانین کو پامال کیا، طاہر اشرفی

اسلام آباد (یو این اے) پاکستان علما کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے کہا ہے کہ پاکستان علما کونسل برادر اسلامی ملک قطر پر اسرائیلی حملہ کی شدید مذمت کرتی ہے۔ پاکستان علما کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے کہا کہ اسرائیل نے قطر پر حملہ (باقی صفحہ 5 نمبر 6)

صحت کا نظام سک کیئر سے ہیلتھ کیئر کی طرف بدلے بغیر بہتری ممکن نہیں، وزیر صحت

وزارت صحت ایک ایسا نظام تشکیل دینے کے لیے کوشاں ہے جو عوامی صحت کے دیرپا تحفظ کو ممکن بنائے، تقریب سے خطاب

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے کہا ہے کہ پاکستان میں موجودہ صحت کا نظام مریضوں کے بیمار ہونے کا انتظار کرتا ہے، جب کہ اصل ہیلتھ کیئر سسٹم کا مقصد بیماری سے پہلے بچاؤ ہونا چاہیے۔ وہ "بالغ بچوں کی غذائیت اور ماں کی صحت" سے متعلق ایک پائلٹ پروجیکٹ کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر صحت نے کہا کہ پاکستان میں صحت عامہ کے سنگین چیلنجز میں تیزی سے بڑھتی آبادی، آلودہ پانی، (باقی صفحہ 5 نمبر 7)

امریکا اور قازقستان کی پاکستان کی بندرگاہوں میں سرمایہ کاری میں دلچسپی

اسلام آباد (جی این ایم) پاکستان کی بندرگاہیں خطے میں تجارتی سرگرمیوں کے لیے تیزی سے اہمیت اختیار کر رہی ہیں، جن میں سرمایہ کاری کے امکانات نے امریکا اور قازقستان کو بھی اپنی جانب متوجہ کر لیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق پاکستان (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

اسلام آباد، وفاقی وزیر پٹرولیم مصدق ملک وفد سے ملاقات کر رہے ہیں

بانی پی ٹی آئی نے دورہ کابل کی ہدایت کی، پاسپورٹ بلاک ہونے کے باعث نہیں جا سکتا، علی امین

ہمارے ایک وفد نے کابل جانے کی تیاری کی ہوئی ہے، اب چونکہ عمران خان نے حکم دیا ہے تو ساتھ میں بھی جاؤں گا

پشاور (جی این ایم) وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین گنڈاپور نے کہا ہے کہ بانی پی ٹی آئی عمران خان نے دورہ کابل کی ہدایت کی ہے لیکن پاسپورٹ بلاک ہونے کے باعث بیرون ملک نہیں جا سکتا۔ صحافیوں سے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کی افغانستان جانے کی ہدایت مجھے ملی ہے، چونکہ یہ وفاقی حکومت اور وزارت خارجہ کا اختیار ہے اس لیے ہماری ان سے بات ہوئی ہے، انہوں نے افغانستان جرگہ کے حوالے سے (باقی صفحہ 5 نمبر 13)

انتظامی مسائل کے باعث 4 پروازیں منسوخ، 33 تاخیر کا شکار

اسلام آباد / کراچی / لاہور (جی این ایم) ایئرلائنز کے انتظامی مسائل کی وجہ سے 4 پروازیں منسوخ اور 33 تاخیر کا شکار جبکہ ایک متبادل ایئرپورٹ پر اتاری گئی۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق کراچی سے تربت اور لاہور سے کراچی کی 4 پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ 30 گھنٹے سے پھنسے لاہور کے عمرہ (باقی صفحہ 5 نمبر 12)

خاران میں کمشنر رخشان کی زیر صدارت ڈویژنل ہیلتھ کمیٹی اجلاس، صحت کے شعبے میں اہم فیصلے

نئے صحت مراکز، اپ گریڈیشن اور طبی سہولیات کی بہتری کے لیے اقدامات کیے جائیں گے، مجیب الرحمٰن قمبرانی

خاران (نامہ نگار) کمشنر رخشان ڈویژن مجیب الرحمٰن قمبرانی کی زیر صدارت رخشان ڈویژنل ہیلتھ کمیٹی کا اجلاس کمشنر آفس ہیڈکوارٹر خاران میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایڈیشنل کمشنر رخشان بادلدشتی، ڈویژنل ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز، میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، پی پی ایچ آئی کے ڈی ایس ایمز اور دیگر افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں گزشتہ فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لیا گیا اور صحت کے شعبے میں درپیش مسائل پر تفصیلی (باقی صفحہ 5 نمبر 8)

غیر قانونی بھرتیوں کا کیس، پرویز الٰہی کی حاضری معافی کی درخواست منظور

لاہور (یو این اے) اینٹی کرپشن عدالت لاہور نے سابق وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی ایک روزہ حاضری معافی کی درخواست منظور کر لی۔ اینٹی کرپشن عدالت لاہور کے جج جاوید اقبال وڑائچ نے پنجاب اسمبلی میں مبینہ غیر قانونی بھرتیوں سے متعلق چودھری پرویز الٰہی سمیت دیگر کے (باقی صفحہ 5 نمبر 9)

بانی پی ٹی آئی اور بشریٰ بی بی کی فیملی کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں: بیرسٹر گوہر

ایک دوسرے سے اختلاف پر بات تشدد تک نہیں پہنچنی چاہیے، ہم کسی صورت کسی کو تشدد پر نہیں اُکساتے

راولپنڈی (سی ایم لنکس) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیئرمین بیرسٹر گوہر نے کہا ہے کہ بانی پی ٹی آئی کی فیملی اور بشریٰ بی بی کی فیملی کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں۔ راولپنڈی میں اڈیالہ جیل کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کسی قسم کے تشدد پر یقین نہیں رکھتی۔ بیرسٹر گوہر کا کہنا ہے کہ ایک دوسرے سے اختلاف پر بات تشدد تک نہیں پہنچنی چاہیے، ہم کسی صورت کسی کو تشدد پر نہیں اُکساتے۔ انہوں نے (باقی صفحہ 5 نمبر 10)

سیلاب متاثرہ علاقوں میں پاک بحریہ کے وسیع پیمانے پر ریسکیو آپریشنز

سندھ میں 4335 افراد اور 125 مویشیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا

کراچی (جی این ایم) ملک کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں پاک بحریہ کے بڑے پیمانے پر ریسکیو اور ریلیف آپریشنز جاری ہیں۔ پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں ایمرجنسی ریسپانس ٹیمیں متاثرہ شہریوں کی فوری مدد اور تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ سندھ میں کشمور، گھوٹکی، سکھر اور شکارپور کے اضلاع میں پھنسے افراد کو نکالنے کے لیے پاک بحریہ نے ہوور کرافٹس استعمال کیے، جو زمین، پانی اور دلدلی علاقوں میں (باقی صفحہ 5 نمبر 11)

امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ ژوب ڈگری کالج میں اسلامی جمعیت طلبہ کے ایجوکیشنل ایکسپو کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

(01)

اور ریگولیشنز لا رہی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس بل میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ کوئی منی لانڈرنگ تو نہیں ہو رہی۔ دوران اجلاس سینیٹر دلاور خان نے کہا کہ آج ہم ٹیکس سے متعلق نئے تجربات کر رہے ہیں، سپر ٹیکس، سیلز ٹیکس اور پتہ نہیں کون کونسے ٹیکس لگا دیے گئے ہیں۔اُن کا کہنا تھا کہ اگر 5 فیصد ٹیکس لگایا جائے تو ہر شخص ٹیکس دے گا، ٹیکس کی موجود شرح کو کم کریں تو 40 فیصد زیادہ ٹیکس آئے گا۔ جے یو آئی کے سینیٹر نے یہ بھی کہا کہ یکساں 5 فیصد ٹیکس پورے ملک پر عائد کیا جائے تو ٹیکس وصولی بڑھے گی، ملک کی معیشت بہتر کرنی ہے تو نئے ایڈونچرز کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔

(02)

نے موسمیاتی اور زرعی ایمرجنسی نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، موسمیاتی تبدیلیوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے پالیسی بنائی جا رہی ہے، وزیراعظم جلد چاروں وزراء اعلیٰ کے ساتھ میٹنگ کریں گے۔

(03)

پبلک سکول، کونوینٹ جیسس اینڈ میری اور پریزنٹیشن کونوینٹ کے طلبہ اور اساتذہ نے شرکت کی۔اس موقع پر طلبہ نے ڈی جی آئی ایس پی آر کے ساتھ سوال جواب بھی کیے، نشست کے اختتام پر طلبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔طلبہ کا کہنا تھا کہ افواج پاکستان قوم کا فخر ہیں، پاک افواج نے ہر مشکل گھڑی میں وطن کا دفاع کیا ہے اور ہمیشہ کرتی رہیں گی، نوجوان نسل پر امید ہے کہ پاکستان کا مستقبل نہایت روشن ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ بطور طلبہ ہمیں ملک دشمن پروپیگنڈا اور جھوٹی معلومات سے بچنا ہوگا، پاک فوج ہم سے ہے اور ہم پاک فوج سے ہیں۔اس موقع پر اساتذہ کا کہنا تھا کہ نوجوان نسل اپنی فکری ذمہ داری کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کی ترقی میں کردار ادا کرے۔

(04)

پر امپورٹ ٹیکسز میں کمی اور اسی طرح سی کے ڈی کٹس پر امپورٹ ٹیرف میں کمی کے نتیجے میں گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی متوقع ہے۔اس سے عام عوام کے لیے گاڑیوں کی استطاعت بہتر ہوگی اور ممکنہ طور پر گاڑیوں کی طلب میں اضافہ بھی ہوگا۔نتیجتاً، طلب میں بہتری سے نہ صرف آٹو انڈسٹری پر مثبت اثر پڑے گا بلکہ ملک میں گاڑیوں کی ملکیت کی شرح میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔خاص طور پر آٹو موبائل انڈسٹری کے لیے مکمل تیار شدہ یونٹس پر ٹیرف پانچ سالوں میں بتدریج 20 فیصد سے کم ہو کر 15 فیصد کر دیے جائیں گے، جبکہ استعمال شدہ گاڑیوں پر ٹیرف مالی سال 2026 میں نئی گاڑیوں کے نرخوں سے 40 فیصد زائد سرچارج کے ساتھ شروع ہوں گے، جو ہر سال 10 فیصد کی شرح سے کم ہوتے رہیں گے اور 2030 تک نئی گاڑیوں کے برابر ہو جائیں گے۔

(05)

کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو ہوا غلط ہوا، اس پر افسوس ہے، ہم اس واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ بیرسٹر گوہر خان نے تشدد کا شکار صحافی طیب بلوچ کو گلے بھی لگایا۔

(06)

کر کے عالمی قوانین کو پامال کیا ہے اور قطر کی سلامتی و استحکام کو خطرہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے، اسرائیلی جارحیت و بربریت اسلامی عرب ممالک کے خلاف بڑھتی جا رہی ہے جس پر امت مسلمہ اور دنیا میں امن چاہنے والے ممالک کو فوری طور پر اقدامات اٹھانے ہوں گے۔طاہر اشرفی نے کہا کہ جب بھی فلسطین کے معاملے پر مثبت سمت پیش رفت ہونے لگتی ہے اسرائیل جارحیت کر کے اس کو تباہ کر دیتا ہے، ہم قطر کی حکومت [illegible]

(07) – (11)

[illegible]

تعاون سے انجام دیے جا رہے ہیں تاکہ ریسکیو سرگرمیوں کی موثر نگرانی ممکن ہو۔ پاک بحریہ کے ترجمان کے مطابق یہ اقدامات اس عزم کا مظہر ہیں کہ بحریہ ہر مشکل وقت میں قوم کے ساتھ کھڑی ہے اور متاثرہ شہریوں کے تحفظ اور سہولت کو یقینی بنانے تک اپنی امدادی سرگرمیاں بلاتعطل جاری رکھے گی۔

(12)

زائرین کو متبادل طیارے پر کراچی سے جدہ روانہ کیا گیا اور ابوظہبی سے پشاور کی پرواز پی کے 218 انتظامی طور پر اسلام آباد ایئرپورٹ پر اتاری گئی۔ اسلام آباد ایئرپورٹ کی 11 پروازیں 1 سے ڈیڑھ گھنٹے اور لاہور ایئرپورٹ کی 12 پروازوں میں ایک سے 17 گھنٹے تاخیر کا شکار ہیں۔لاہور سے جدہ کی پرواز پی اے 470 کی روانگی میں 17 گھنٹے جبکہ سیالکوٹ سے ابوظبی کی قومی ایئرلائن کی پروازوں پی کے 177 اور 178 میں 11 گھنٹے کی تاخیر ہے۔طیارہ خراب ہونے کی وجہ سے ملتان سے دبئی جانے والی غیر ملکی پرواز ایف زیڈ 340 کی روانگی میں 9 گھنٹے کی تاخیر ہوئی۔ ملتان سے شارجہ جانے والی قومی ایئر لائن کی پرواز پی کے 293 میں 6 گھنٹے جبکہ کوئٹہ سے لاہور کی 2 پروازوں پی کے 322 اور 323 میں 3 گھنٹے تاخیر کا شکار ہیں۔

(13)

آمادگی کا اظہار کیا ہے، ہمارے ایک وفد نے کابل جانے کی تیاری کی ہوئی ہے، اب چونکہ عمران خان نے حکم دیا ہے تو ساتھ میں بھی جاؤں گا، ہمارے جرگے کی سطح پر بھی افغانستان سے مذاکرات چل رہے ہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ انفرادی طور پر بھی میں چلا جاؤں۔صحافی کی جانب سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں یہ بات بتا نہیں رہا تھا مگر اب عمران خان نے کہہ دیا ہے تو بتا دیتا ہوں کہ میرا پاسپورٹ اب تک بلاک ہے۔انہوں نے صحافیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا یہ جو آپ لوگ کہتے ہیں کہ میرے تعلقات بہت اچھے ہیں تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ میرا پاسپورٹ 9 مئی کو بلاک ہوا ہے اور بطور وزیراعلیٰ بھی میرا پاسپورٹ اب تک بحال نہیں ہوسکا، میرا پاسپورٹ بند پڑا ہوا ہے اور میں نے پاسپورٹ بنوانے کے لیے جو اپلائی کیا ہوا ہے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور نہ پاسپورٹ بنایا گیا مگر کوئی بات نہیں، افغانستان تو میں بغیر پاسپورٹ کے بھی جا سکتا ہوں۔اس سے قبل، اسلام آباد کی سیشن عدالت نے شراب و اسلحہ برآمدگی کیس میں وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین گنڈاپور کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے، عدالت نے وکیل کی وارنٹ گرفتاری معطل کرنے کی استدعا مسترد کر دی۔

(14)

کی اسٹریٹجک بندرگاہیں تیزی سے بین الاقوامی توجہ حاصل کر رہی ہیں، جہاں امریکا اور قازقستان دونوں نے سرمایہ کاری اور علاقائی روابط کو بڑھانے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانے کے حالیہ معاہدے کے بعد ایک امریکی وفد نے وزارت بحری امور کا دورہ کیا، وفاقی سیکرٹری سید ظفر علی شاہ نے وفد کو پاکستان کی بندرگاہوں کی سہولتوں، آپریشنل استعداد اور سرمایہ کاری کے مواقع پر بریفنگ دی۔ وفد کو بتایا گیا کہ کراچی پورٹ پاکستان کی 54 فیصد تجارت کو سنبھالتا ہے، جس کی سالانہ گنجائش 12 کروڑ 50 لاکھ ٹن ہے۔ بندرگاہ کے انفراسٹرکچر میں تین نجی کنٹینر ٹرمینلز، بلک اور لیکوئیڈ کارگو سہولتیں اور ڈرائی کارگو برتھ شامل ہیں۔ حال ہی میں اس کی عالمی رینکنگ بہتر ہو کر 405 کنٹینر بندرگاہوں میں سے 61 ویں نمبر پر آگئی ہے اور اس نے کامیابی سے ملک کے سب سے بڑے 400 میٹر لمبے جہاز کو ہینڈل کیا ہے۔ گفتگو میں خاص طور پر پورٹ قاسم میں سرمایہ [illegible]

(15) – (16)

[illegible]

(این پی ایل) کے حجم میں کمی واقع ہوئی اور خام این پی ایل کا تناسب معمولی کمی کے ساتھ جون 2025 میں 4.7 فیصد پر آ گیا۔ آمدنی کے اعتبار سے بینکاری شعبہ مستحکم رہا کیونکہ کاسی اثاثہ جات کے بڑھتے ہوئے حجم نے معاونت فراہم کی۔ رپورٹ کے مطابق اثاثوں پر منافع (ROA) 1.3 فیصد اور ایکویٹی پر منافع (ROE) 21.3 فیصد ریکارڈ کیا گیا جو دسمبر 2024ء کے قریب تر تھا۔ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بھی بہتر ہوئی اور شرح کفایت سرمایہ (CAR) بڑھ کر 21.4 فیصد ہوگئی جو دسمبر 2024ء میں 20.6 فیصد تھی اور کم از کم ضوابطی تقاضوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مطابق یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ بینکاری شعبہ نہ صرف منافع بخش ہے بلکہ خطرات کو محدود رکھنے اور سرمائے کی مضبوط پوزیشن برقرار رکھنے میں بھی کامیاب رہا۔

(17)

برائے اقتصادی تعاون، 1997ء میں قائم ہوئی، کے رکن ممالک میں بنگلہ دیش، مصر، انڈونیشیا، ایران، ملائیشیا، نائیجیریا، پاکستان اور ترکیہ شامل ہیں۔ یہ تنظیم تجارت، توانائی، صنعت، زراعت اور ایس ایم ای ترقی کے شعبوں میں تعاون کے ذریعے رکن ممالک کی عالمی معیشت میں پوزیشن مستحکم بنانے کے لیے سرگرم ہے۔اجلاس میں ہارون اختر خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کے وژن کے مطابق پاکستان ایس ایم ایز کو پائیدار ترقی کا انجن اور صنعتی انقلاب کا محرک بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر ممالک میں ایس ایم ایز جی ڈی پی کا 40 فیصد حصہ فراہم کرتے ہیں اور یہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور غربت کم کرنے کے لیے ناگزیر ہیں۔انہوں نے زور دیا کہ پاکستان کی ٹیکسٹائل، سرجیکل، آئی ٹی اور کھیلوں کی صنعتوں میں ایس ایم ایز عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں، تاہم مالی وسائل کی کمی، ٹیکنالوجی کی دستیابی اور مارکیٹ تک رسائی بڑے چیلنج ہیں، جنہیں اجتماعی کوششوں سے مواقع میں بدلا جا سکتا ہے۔سیکرٹری صنعت و پیداوار سیف انجم نے کہا کہ ڈی-8 تعاون کا فریم ورک رکن ممالک کو عالمی ویلیو چین میں شامل ہونے کا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، جس سے صنعتی ترقی اور علاقائی تعاون کے نئے راستے کھلیں گے۔اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ایس ایم ایز پائیدار ترقی کے اہداف (SDG) کے حصول میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے فنانسنگ تک رسائی، ڈیجیٹل تبدیلی، ماحول دوست اقدامات اور خواتین و نوجوانوں کے بااختیار بنانے پر مزید توجہ دی جائے گی۔ پاکستان نے عزم ظاہر کیا کہ وہ خطے میں معاشی سفارت کاری کو فروغ دے گا اور ایس ایم ایز کو ترقی اور عالمی مسابقت کا مرکزی ستون بنائے گا۔

(18)

ندی میں کافی پانی آیا ہے، آج شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا، کیرتھر کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی تھڈو ڈیم سیاہ ورفلو ہوا، صورتحال ابھی قابو میں ہے۔ مراد علی شاہ نے مزید کہا کل بلاول کیساتھ سکھر اور گڈو بیراج کا معائنہ کیا تھا، سیلاب کے حوالے سے ہماری تیاری پوری ہے، کراچی میں 7 ستمبر سے بارشوں کی پیشگوئی تھی، پورے سندھ میں بارشیں ہو رہی ہیں۔

(19)

بنیادی وجوہات ہیں۔ یو این اے کے مطابق پنجاب سے بلوچستان کو مرغی کی سپلائی متاثر ہونے سے قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ کوئٹہ میں زندہ مرغی 500 روپے فی کلو اور گوشت 700 روپے فی کلو جبکہ فارمی انڈے 340 روپے فی درجن تک پہنچ چکے ہیں، جو عام صارف کی قوت خرید سے باہر ہو گئے ہیں۔خشک مصالحہ جات کی قیمتوں میں بھی 20 سے 30 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ مارکیٹ ذرائع کا کہنا ہے کہ سپلائی چین میں خلل کے ساتھ ساتھ ذخیرہ اندوزی اور گراں فروشی بھی مہنگائی بڑھنے کی بڑی وجوہات ہیں۔عوامی حلقوں نے کہا ہے کہ حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے مہنگائی پر قابو پانے کے لیے کوئی مؤثر اقدامات نہیں کیے جا رہے، جس کے باعث عوام کو ریلیف کے بجائے مزید مشکلات کا سامنا ہے۔ عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ ذخیرہ اندوزوں اور گراں فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں کو فوری کنٹرول کیا جائے تاکہ عام آدمی کی زندگی آسان ہو سکے۔ بلوچستان میں مہنگائی کی یہ نئی لہر عوام کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے اور اگر حکومت نے بروقت اقدامات نہ کیے تو عوامی بے چینی میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

(20)

گزارنا ان کا معمول بن چکا ہے۔ نہ پنکھے چلتے ہیں، نہ روشنی میسر ہے، نہ پانی دستیاب ہے۔ بچے تعلیم سے دور ہیں جبکہ خواتین اور بزرگ شدید اذیت میں مبتلا ہیں۔ مکینوں نے شکوہ کیا کہ ہم نے ہر الیکشن میں ووٹ دیے، نمائندوں پر یقین کیا اور ہر فورم پر آواز اٹھائی مگر آج تک بجلی نہیں ملی۔ "کیا ہم پاکستانی نہیں؟" انہوں نے سوال اٹھایا۔ اہلِ علاقہ کا کہنا ہے کہ انتخابی مہم کے دوران نمائندے بجلی کی فراہمی کے وعدے کرتے ہیں لیکن کامیابی کے بعد علاقے کو بھول جاتے ہیں۔ مکینوں نے حکومت بلوچستان، صوبائی وزیر سردارزادہ میر فیصل خان جمالی، ضلعی انتظامیہ اور واپڈا حکام سے اپیل کی ہے کہ فوری طور پر گوٹھ علی اکبر خان عمرانی میں بجلی فراہم کی جائے تاکہ عوام بھی سہولتوں سے آراستہ زندگی گزار سکیں۔

(21)

رجسٹریشن کر دیا ہے۔ ملک بھر میں نوجوانوں کا سب سے بڑا پروگرام بنو قابل ہیں۔ نوجوان بنو قابل پروگرام کا حصہ بنیں بنو قابل کورسز کے ذریعے اپنے کیریئر کو آگے بڑھائیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ میں بنو قابل پروگرام تیاریوں کے حوالے سے منعقدہ صوبائی و ضلعی ذمہ داران رضاکاروں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اجلاس میں الخدمت کے ذمہ داران و رضاکاروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر 19 ستمبر پروگرام کو کامیاب منظم ثمر آور بنانے کیلئے مشاورت و منصوبہ بندی کرتے ہوئے 19 کمیٹیاں تشکیل دی گئی جس کے مطابق افتخار کاکڑ کی قیادت میں انتظامی و سٹینگ کمیٹی ممبران افضل کاکڑ، ذبیح اللہ فہیم مینگل دیگر ممبران شامل ہوں گے۔ عبدالرحیم ناصری کی قیادت میں سیکیورٹی کمیٹی ممبران انجینئر عدیل خان، نسیم سیلاچی، ظفر لہڑی، صلاح الدین۔ اعجاز محبوب کی قیادت میں افرادی قوت و والنٹیئر مینجمنٹ کمیٹی، ممبران جمیل مشوانی، حافظ فہیم فیصل۔ محمد حلیم حماس کی نگرانی میں نگرانی میں پرچہ تقسیم کمیٹی برائے خواتین۔ ممبران خواتین ممبر، والنٹیئر زہوں گے۔ عبدالولی خان شاکر کی نگرانی میں الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کمیٹی ممبران عدنان، محمد ہاشمی، عبدالرزاق بڑیچ۔ اعجاز تنولی کی قیادت میں برینڈنگ کمیٹی ممبران محمد ہاشمی، حافظ محمد فہیم، احمد شاہ۔ احمد شاہ غازی کی نگرانی میں ساؤنڈ سسٹم کمیٹی ممبران صادق مینگل۔ خضر کی قیادت میں سوشل میڈیا و ویڈیو ریکارڈنگ کمیٹی ممبران عبدالحمید، اسامہ ہاشمی، روح اللہ۔ محمد فیضان کی نگرانی میں ڈیٹا و انفارمیشن کمیٹی ممبران حارث، والنٹیئر انٹرنیز۔ مولانا عبدالحمید منصوری کی قیادت میں مہمانان کمیٹی معاون قاضی محمد عارف ممبران جمیل مشوانی، محمد فاروق کاکڑ، رضا اللہ، ڈاکٹر بلال شمس کی قیادت میں پانی و بجلی کمیٹی۔ ممبران۔ محمد قمر شمس و دیگر، جبکہ ہنگامی صورتحال میں کام کی کمیٹی کے انچارج مفتی [illegible]

(22)

محمود احمد معاون معصب مینگل، ریجن اور ہسپتال و ایمبولینس کی ٹیم ساتھ ہوگی

تھے تو اس وقت اپوزیشن میں شامل جمعیت علماء اسلام نیشنل پارٹی عوامی نیشنل پارٹی بی این پی عوامی سب کے ممبران اجلاس سے غائب رہے نہ تو ان ارکان نے رخصت کی درخواست دی اور نہ ہی بحث میں حصہ لیا جس سے معلوم ہوا کہ جس طرح مائنز اینڈ منرل بل کے حوالے سے اپوزیشن نے ایک طرف ووٹ دیا اور بعد میں اس کی تردیدی بیانات شروع کیے آج کے اجلاس سے غیر حاضری بھی اس بات کی ثبوت ہے کہ اپوزیشن کا لیویز و دہشت گردی کے حوالے سے بل پر اپنا کردار مشکوک رہا۔

(23)

حوالے کر دی گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق واقعے کی وجہ پرانی دشمنی بتائی جا رہی ہے۔ لاش جوں ہی گھر پہنچی تو کہرام مچ گیا۔ علاقہ مکینوں نے کہا کہ قبائلی دشمنیاں ایک کینسر کی طرح پھیل رہی ہیں لیکن پولیس کی جانب سے گرفتاریوں کا کوئی عمل نظر نہیں آتا، جس سے عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔

(24)

باشندوں نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ایکسین مواصلات و تعمیرات نصیرآباد عبدالرحمٰن کاکڑ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ پل ان کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ اب تعلیمی اداروں، طبی مراکز اور منڈیوں تک محفوظ اور آسان رسائی ممکن ہو گئی ہے۔ اس موقع پر انجینئر عبدالرحمٰن کاکڑ نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں شفافیت اور معیار کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔ پختہ پل کی تعمیر مقامی لوگوں کی ضرورت تھی، جس سے گوٹھ علی حسن منجھو سمیت اردگرد کے دیہات اور فارم ہاؤسز کو سہولت میسر آ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر عوامی فلاحی منصوبہ معیار اور شفافیت کے ساتھ مکمل کیا جائے گا۔

(25)

21 لاکھ روپے کے جرمانے عائد کیے جا چکے ہیں انہوں نے یہ بات پریس کلب مچھ کے جنرل سیکرٹری محمد عمران سالانی اور سوشل ایکٹوسٹ سلطان کرد سے گفتگو کے دوران کہی اس موقع پر الیکٹرک انسپکٹر محمد عارف علی عمرانی بھی موجود تھے صحافیوں نے مچھ میں کوئلہ کانوں میں حادثات کی روک تھام کے لیے مائنز انسپکٹرز اور ان کی ٹیم کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ گزشتہ سالوں میں مچھ میں مائنز حادثات میں غیر معمولی کمی ریکارڈ کی گئی ہے ان سالوں میں صرف ایک حادثہ رپورٹ ہوا جو اس ٹیم کی محنت اور موثر نگرانی کا ثبوت ہے مائنز انسپکٹر قربانی علی عمرانی نے مزید کہا کہ انسانی جانوں کا کوئی نعم البدل نہیں اسی لیے مزدوروں کو خصوصی تربیت دی جا رہی ہے انہوں نے بتایا کہ اسی ماہ کے آخر میں ایک ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا جائے گا تاکہ مزدور حفاظتی انتظامات کے ساتھ کان کنی کر سکیں ان کا کہنا تھا کہ وقتاً فوقتاً کانوں میں حفاظتی معیار کا معائنہ کیا جاتا ہے اور غفلت برتنے والے کان مالکان کے خلاف مائنز ایکٹ 1923 کے تحت جرمانے یا کانوں کی بندش کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(26)

، ایم پی اے میر لیاقت لہڑی اور دیگر لواحقین سے ملاقات کی اور دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر حلیم صادق نے کہا کہ حاجی میر فیروز خان لہڑی مرحوم نہ صرف ایک بڑے ٹرانسپورٹر اور کامیاب سیاسی و قبائلی رہنما تھے بلکہ عوامی خدمت اور علاقے کی ترقی کے لیے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے ہر طبقے کے ساتھ بے لوث تعاون کیا اور قبائل کے درمیان بھائی چارے، اتحاد اور یکجہتی کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ حاجی میر فیروز خان لہڑی تمام اقوام کے لیے ایک شجر سایہ دار تھے، جن کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ صبر و ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(27)

بڑھا رہی ہے۔ مقررین نے بتایا کہ مستند ذرائع سے موصول شکایات کے مطابق سریاب مل امتحانی سینٹر سمیت کئی سینٹرز میں بعض ممتحن اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے طلبا کو ہراساں کر رہے ہیں اور رشوت کے لیے مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرٹ اور محنت کے بجائے سفارش اور پیسے کو ترجیح دی جا رہی ہے جبکہ بااثر طلبا کو خصوصی سہولیات دی جا رہی ہیں، جو تعلیمی معیار کو نقصان پہنچا رہا ہے اور نوجوانوں میں محرومی کا سبب بن رہا ہے۔ جمعیت طلبہ اسلام بلوچستان نے حکومت اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ امتحانات میں پیشہ ور اور مخلص عملے کی تعیناتی یقینی بنائی جائے، ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، اور تعلیمی نظام کو شفاف اور غیر جانبدار بنایا جائے تاکہ نوجوانوں کو محفوظ اور بہتر مستقبل فراہم کیا جا سکے۔ حکمت اللہ خان کاکڑ اور سرفراز احمد خان لانگو نے زور دیا کہ جمعیت طلبہ بلوچستان طلبہ برادری کے مستقبل پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گی۔

(28)

کے مستقبل پر کاری ضرب بھی ہے انہوں نے کہا کہ دیگر صوبوں کی جامعات ریسرچ پروجیکٹس کے ذریعے ترقی کر رہی ہیں لیکن بلوچستان یونیورسٹی میں من پسند پالیسیوں سے ریسرچ کلچر ختم کیا جا رہا ہے اور ادارے کی عالمی رینکنگ متاثر ہو رہی ہے جمعیت طلبا اسلام کوئٹہ نے اس صورتحال کو تعلیم دشمنی قرار دیتے ہوئے گورنر و وزیراعلیٰ بلوچستان وائس چانسلر اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری تحقیقات کر کے ملوث عناصر کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔

(29)

بہتر بنایا جائے۔ ملازمین نے دوران ڈیوٹی سیکورٹی، معیاری پی پی ای، کرین، بکٹ گاڑیاں، ایمبولینسز اور دیگر آلات کی فراہمی کے ساتھ اسٹاف کی کمی کو پورا کرنے، سب آفیسروں اور ملازمین کی سینیارٹی اور انکوائریوں کی تفصیلات ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے اور بروقت ٹریننگ کے انعقاد کے لیے اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ یونین رہنماں نے مطالبہ کیا کہ ملازمین کے بقایا جات کی فوری ادائیگی یقینی بنائی جائے، نچلے درجے کے اہلکاروں کو بھی آف ڈے اور اوور ٹائم دینے کا بندوبست کیا جائے، اور خالی پوسٹوں پر بھرتیاں جلد مکمل کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ زرعی لوڈ سولر سسٹم کی منتقلی کے بعد لائنوں پر غیر قانونی کنکشن اور چوری کے خلاف اقدامات کیے جائیں، گرڈ اسٹیشنوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ اور صنعتی زونز قائم کر کے نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا جائے۔ مزید برآں، یونین نے مطالبہ کیا کہ دفاتر اور کالونیوں میں اسٹاف کے لیے فلیٹس و کوارٹرز تعمیر کیے جائیں، سڑکیں، نکاسی آب، پینے کا صاف پانی اور گیس کی فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ ملازمین اور صارفین کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جا سکے۔

(30)

کے مطابق ایرانی سیکورٹی فورسز کی جانب سے فائرنگ اس وقت شروع ہوئی جب افغان تارکین وطن نے سرحد عبور کرنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ ایرانی سیکورٹی فورسز نے صوبہ سیستان میں 40 افغان تارکین وطن کو حراست میں بھی لیا ہے۔ ایرانی سیکورٹی فورسز نے تقریباً 120 افغان تارکین وطن پر گولیاں چلائیں جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ حال وش کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زخمیوں میں احسان اللہ تاجک، نصر اللہ بارکزاہی، حزب اللہ بارکزاہی، وائی بارکزاہی اور بشیر احمد بارکزاہی شامل ہیں۔ اسپتال منتقل کیے گئے کئی افغان تارکین وطن کی حالت تشویشناک ہے جب کہ واقعے کے حوالے سے نہ تو ایرانی حکام اور نہ ہی افغانستان نے کوئی بیان جاری کیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال بھی ایرانی سرحدی علاقے میں 300 سے زائد افغان تارکین وطن پر فائرنگ کی گئی تھی، جس سے متعدد افراد ہلاک ہوئے تھے۔

(31)

روز بروز پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ٹرانسپورٹ سیکٹر کو معاشی طور پر تباہ کر رہا ہے۔ آئے روز اضافے کے باعث کرایوں میں توازن قائم رکھنا ناممکن ہو چکا ہے جبکہ عوامی دباؤ کے باعث کرایے بڑھانا بھی ممکن نہیں۔ اس دوہری تلوار نے ٹرانسپورٹرز کو خسارے میں دھکیل دیا ہے۔ ظاہر شاہ کاکڑ نے بتایا کہ چیک پوسٹوں پر غیر قانونی بھتہ خوری اور زبردستی کی وصولیوں نے حالات مزید خراب کر دیے ہیں۔ ڈرائیورز اور مالکان مسلسل ہراسانی کا شکار ہیں جس کے باعث ٹرانسپورٹرز میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی بے حسی کے باعث لاکھوں افراد کا روزگار خطرے میں ہے۔ اگر حالات یہی رہے تو ٹرانسپورٹ کا پہیہ جام ہونے کا خدشہ ہے جس سے نہ صرف معیشت بلکہ عوام بھی شدید متاثر ہوں گے۔ آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز اتحاد اور بس یونین نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ بلاجواز پابندیاں ختم کی جائیں، چیک پوسٹوں پر بھتہ خوری بند کرائی جائے۔ اور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے فوری پالیسی بنائی جائے۔ ظاہر شاہ کاکڑ نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے ٹرانسپورٹرز کے مطالبات پر توجہ نہ دی تو احتجاجی لائحہ عمل اختیار کیا جائے گا اور اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر ہوگی۔

(32)

، جو کہ ندی کے اطراف میں آباد آبادیوں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے انتظامیہ کے مطابق حب ڈیم میں پانی کی سطح 335 فٹ تک پہنچ چکی ہے، جو کہ اس کی گنجائش کے بالکل قریب ہے۔ اگر بارشوں کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو حب ندی میں طغیانی کا شدید خطرہ ہے ضلعی انتظامیہ حب کی جانب سے ہنگامی اپیل حب ندی کے قریب رہائش پذیر افراد فوری طور پر محفوظ مقامات پر منتقل ہو جائیں ندی کے کنارے موجود تمام کریش پلانٹس اور ان کے مالکان اپنی مشینری، گاڑیاں اور دیگر سامان *فوری طور پر ندی سے باہر نکال لیں۔

(33)

انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ عوام کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی اور ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں کسی قسم کی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ "میں عوام کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا، ترقی و خوشحالی کا عزم عملی شکل میں ہر گلی کوچے میں نمایاں ہوگا۔ عوامی خدمت ہی میرا فخر اور سرمایہ ہے۔"

(34)

کے بحران کے بعد پہلی دفعہ طلبہ کے اندراج میں قابل ستائش اضافہ ہوا ہے۔ آج ہم نے وویمن یونیورسٹی کے احاطے میں 200 طالبات کیلئے گرلز ہاسٹلز کا باقاعدہ افتتاح کیا جو ایک اور سنگ میل ہے۔ اگر ہماری کوششیں اور اساتذہ کا یہی ولولہ برقرار رہا تو سردار بہادر خان وویمن یونیورسٹی جلد ہی پاکستان کی ٹاپ رینکنگ یونیورسٹیوں میں شامل ہو جائیگی ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کے دن وویمن یونیورسٹی کے دورے کے موقع پر کیا۔ اس موقع پر پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر بلوچستان کلیم اللہ بابر، وائس چانسلر وویمن یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر روبینہ مشتاق اور پرو وائس چانسلر بھی موجود تھیں۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ کوالٹی آف ایجوکیشن اور تعلیمی ماحول کے ساتھ ہم یونیورسٹی کے سیکورٹی کے حالات مزید بہتر بنانے کیلئے اقدامات کر رہے ہیں تاکہ زیر تعلیم طالبات کے ساتھ ساتھ ان کے والدین بھی مطمئن ہو سکیں۔ الحمد اللہ ہماری سرپرستی اور وائس چانسلر کی پوری ٹیم کی بہتر کارکردگی کے باعث اندرون یونیورسٹی ماحول اتنا بہتر ہوا ہے کہ اب تو ہم اپنی بچیوں کو بھی یہاں پڑھنے کیلئے لاسکتے ہیں۔ گورنر مندوخیل نے واضح کر دیا کہ اب ہم اپنی حاصلات کی حفاظت اور مزید بہتری چاہتے ہیں۔ آپ کی کارکردگی نظر بھی آنی چاہیے۔ وویمن یونیورسٹی کی تمام سائنس لیبارٹریز کیلئے درکار ایکوپمنٹس اور کیمیکلز فراہم کرینگے تاکہ زیر تعلیم طالبات ان سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جسطرح ہم نے آپ کی تنخواہوں کا مسئلہ کیا اسطرح آپ کی دیگر ضروریات بھی پورے کرنے کیلئے بھی ٹھوس اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے صوبے کے مخیر حضرات پر بھی زور دیا کہ وہ یونیورسٹی کی ترقی اور خاص طور پر مستحق طالبات کی دادرسی کیلئے اپنے حصے کا کردار ادا کریں۔ وائس چانسلر کو ہدایت کی کہ وہ غیر ضروری اخراجات کم کرنے کیلئے اقدامات کریں۔ وویمن یونیورسٹی میں سیلف فنانس سکیم کا سلسلہ کے اجرا کو لائق تحسین قرار دیا۔ قبل ازیں گورنر بلوچستان نے تمام سائنس لیبارٹریز کا علیحدہ علیحدہ معائنہ کیا اور کورین نیوٹریشن پروجیکٹ کی جانب وویمن یونیورسٹی کیلئے وین بھی حوالے کر دیا گیا۔

(35)

میں مصروف ہیں۔ کراچی میں موسلا دھار بارشوں کے بعد ندی نالوں میں طغیانی اور ڈیم اوور فلو ہونے سے شہر کے مختلف علاقے زیر آب آ گئے ہیں۔ تھڈو ڈیم اوور فلو ہونے سے سپر ہائی وے سے متصل آبادیوں میں پانی داخل ہو گیا۔ بیشتر سوسائٹیاں ڈوب گئیں جبکہ مساجد سے حفاظتی اعلانات شروع کر دیے گئے۔ ملیر ندی، تھدو ندی اور میمن گوٹھ ندی بپھر گئیں۔ سپر ہائی وے کا ملک بھر سے زمینی رابطہ منقطع ہو گیا، گلشن حدید لنک روڈ اور نیشنل ہائی وے سے بھی سپر ہائی وے کا رابطہ ٹوٹ گیا جب کہ جمالی پل سمیت کئی مقامات پر ندی کا پانی سڑکوں پر آ گیا۔ سہراب گوٹھ حسن نعمان کالونی، سعدی ٹاؤن، ایوب گوٹھ اور لاسی گوٹھ میں بھی پانی گھروں میں داخل ہو گیا۔ نیو کراچی اور سرجانی کے مکین بھی پانی میں پھنس گئے۔ ملیر بکرا پیڑی سے میمن گوٹھ کا زمینی رابطہ بھی ٹوٹ گیا۔ کورنگی کراسنگ اور ای بی ایم کا زوے بند جبکہ ولایت شاہ مزار سے مرتضیٰ چورنگی جانے والی شاہراہ بھی زیر آب آ گئی۔ دوسری جانب ریسکیو ٹیموں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے گلشن اقبال لیاری ندی میں پھنسے 2 افراد کو بحفاظت نکال لیا جب کہ کامیاب آپریشن پر شہریوں نے ریسکیو اہلکاروں کو داد دی۔ ملیر تھدو ندی میں پانی کے تیز بہاؤ کے باعث پھنسے متعدد افراد کو بھی ریسکیو کر لیا گیا۔ مقامی افراد کے مطابق کچھ گاڑیاں پانی میں بہہ گئی ہیں، جن میں مزید لوگوں کے پھنسنے کا خدشہ ہے جب کہ سرچ آپریشن جاری ہے۔ ادھر لیاری ندی کی سطح بلند ہونے سے پرانی سبزی منڈی نشتر بستی بھی ڈوب گئی جہاں ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ ریسکیو کے مطابق کراچی کے علاقے سعدی ٹاؤن اور اطراف کے علاقوں میں لوگوں کے پھنسے ہونے کی اطلاع موصول ہوتے ہی واٹر ریسکیو ٹیم بمعہ واٹر ریسکیو وہیکل جائے وقوعہ پر روانہ کی گئی۔ پاک فوج کی مدد سے 11 افراد کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ریسکیو کیے گئے افراد میں 2 مرد، 3 خواتین اور 6 بچے شامل ہیں۔ تمام افراد کو سعدی ٹاؤن کے قریب صائمہ سوسائٹی سے ریسکیو کیا گیا۔ کراچی کے علاقے گلستان جوہر کے بلاک پندرہ میں قائم رہائشی عمارت کے 2 بلاکس دھنس گئے، واقعہ صبح ساڑھے پانچ بجے پیش آیا۔ عمارت دھنسے سے دونوں بلاکس پر دراڑیں پڑ گئیں، گراؤنڈ فلور پر قائم فلیٹس کی کھڑکیاں اور گیلریز ٹوٹ گئیں۔ کمپلیکس میں قائم دو بلاکس بی اور سی میں مجموعی طور پر 60 فلیٹس میں 200 سے زائد مکین رہائش پذیر تھے۔ پولیس کی جانب سے دونوں بلاکس کو خالی کروالیا گیا ہے جبکہ ایس بی سی نے عمارت کے دونوں بلاکس کو سیل کر دیا ہے۔ وائس ٹاؤن چیئرمین نے بتایا کہ عمارت 2005 میں نالے کی جگہ پر تعمیر کی گئی ہے جس کے باعث یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے رات گئے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے کلفٹن پمپنگ اسٹیشن، نمائش، گورو مندر اور لسبیلہ روڈ سمیت نالوں کا معائنہ کیا اور نکاسی آب کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ میئر کراچی نے ہدایت دی کہ مزید بارش کی صورت میں اضافی پمپنگ مشینیں لگائی جائیں اور عوامی شکایات کا فوری ازالہ کیا جائے۔ ساتھ ہی رین ریلیف کیمپس میں سہولیات بڑھانے اور شہریوں کو پانی، جوس اور بسکٹ فراہم کرنے کا بھی حکم دیا۔ اس کے علاوہ بیرسٹر مرتضیٰ وہاب ناگن چورنگی اور دیگر متاثرہ علاقوں میں بھی موقع پر پہنچے اور انتظامیہ کو فوری اقدامات کی ہدایت دی۔ ان کا کہنا تھا کہ بروقت کارروائی نہ کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ ضلع ملیر کے خمیسو جوکھیو گوٹھ میں ریسکیو آپریشن کیا گیا، جہاں تھڈو ڈیم کے ریلے میں بہہ جانے والی شہزور سے 4 افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ کراچی میں بارشوں کے پیش نظر تعلیمی اداروں میں چھٹی کا اعلان کر دیا گیا۔

(36)

فلسطین اور شہدا کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ ترجمان نے کہا کہ اسرائیل بار بار عالمی قوانین اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور مسلسل جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے جبکہ عالمی ادارے اور طاقتور ممالک خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں، جو افسوسناک ہے۔ افغان طالبان نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ اسرائیلی جارحیت اور جنگی جرائم کو فوری طور پر روکا جائے، ریاستوں کی خودمختاری کا احترام کیا جائے اور فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف بربریت ختم کی جائے۔ خیال رہے کہ اسرائیل نے دوحہ میں حماس کے دفتر پر اس وقت حملہ کیا جب قیادت غزہ جنگ بندی معاہدے پر مشاورت کے لیے جمع تھی۔

(37)

سے اسرائیلی حملے کی پیشگی اطلاع دینے کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق قطری وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی کا یہ بیان اسرائیل کی جانب سے دوحہ میں حماس رہنماؤں پر حملے کے بعد سامنے آیا ہے۔ قطر، مصر اور امریکا کے ساتھ مل کر غزہ جنگ کے دوران اسرائیل اور حماس کے درمیان مذاکرات کا ایک اہم ثالث رہا ہے تاہم تازہ ترین واقعے کے بعد ثالثی عمل کے متاثر ہونے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ پریس کانفرنس کے دوران قطری وزیراعظم نے واضح کیا کہ ثالثی کی کوششیں قطر کی قومی شناخت کا حصہ ہیں اور کوئی بھی اقدام اسے اس کردار سے نہیں روک سکتا۔ قطر نے غزہ میں جنگ بندی کے لیے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں لیکن آج کے حملے کے بعد موجودہ بات چیت میں کسی پیش رفت کا امکان نظر نہیں آتا۔ انہوں نے اسرائیل پر امن کے مواقع کو نقصان پہنچانے کا الزام عائد کیا اور اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کو ریاستی دہشت گردی کا مرتکب قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نیتن یاہو نے حالیہ کارروائیوں سے ثالثی عمل کو سبوتاژ کیا ہے۔ شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے حملے کو مکمل طور پر جائز قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ کارروائی یروشلم میں ایک حملے اور غزہ میں 4 اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد کی گئی۔ الثانی کے مطابق امریکی حکام نے قطر کو اسرائیلی حملے کے آغاز کے 10 منٹ بعد آگاہ کیا، جسے انہوں نے 100 فیصد غداری قرار دیا۔ قطری وزیراعظم نے خبردار کیا کہ دوحہ کو اس حملے کے جواب کا حق حاصل ہے اور وہ ضروری اقدامات اٹھائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ خلیجی ملک کے ردعمل کو قانونی شکل دینے کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز اسرائیل نے قطر کے دارالحکومت دوحہ پر بڑا حملہ کرتے ہوئے حماس قیادت کو نشانہ بنایا تھا، جس میں خلیل الحیہ کے بیٹے سمیت 5 حماس رہنما شہید ہو گئے تھے۔ حماس نے بھی اسرائیلی حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا تھا کہ خلیل الحیہ محفوظ رہے مگر ان کا بیٹا اور معاون شہید ہو گئے ہیں، اسرائیلی حملے میں باقی قیادت محفوظ رہی۔ قطری وزارت خارجہ نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسرائیلی رویہ کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔

(38)

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(39)

پر قابو پانے کے لیے چمن کے ڈپٹی کمشنر نے قلعہ عبداللہ انتظامیہ سے رابطہ کیا جس کے بعد ایک گھنٹے کے اندر ٹریلر برآمد کر کے مالکان کے حوالے کیا گیا، جس پر ڈرائیوروں نے احتجاج ختم کر دیا۔ عوامی اور سماجی حلقوں نے حکومتِ بلوچستان، کمشنر کوئٹہ ڈویژن اور چیف سیکرٹری سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلح جتھوں، سہولت کاروں اور بھتہ خوری میں ملوث لیویز اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ عوام کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

(40)

۔بیان میں مزید کہا گیا کہ اسرائیل نے خطے میں اپنی توسیع پسندانہ پالیسی اور دہشت گردی کو ریاستی پالیسی کے طور پر اپنایا ہوا ہے۔ خیال رہے کہ اسرائیل نے دوحہ میں فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے دفتر کو نشانہ بنایا۔ عرب میڈیا کے مطابق حملے کے وقت حماس کے متعدد رہنماؤں کا اجلاس جاری تھا، جس میں خالد مشعل، خلیل الحیہ، زاہر جبارین، محمد درویش اور ابو مرزوق شریک تھے۔ حماس ذرائع کا کہنا ہے کہ اجلاس میں امریکی صدر کی جنگ بندی تجویز پر غور کیا جا رہا تھا۔

(41)

وزیر اطلاعات و نشریات کریں گے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق کمیٹی میں جید علما کرام، مشائخ، اقلیتوں کے نمائندگان، متعلقہ وزارتوں کے اعلیٰ حکام شامل ہیں۔ کمیٹی اپنی پہلی میٹنگ میں تفصیلی ضوابط کار مرتب کرے گی۔ ٹی او آرز کو نیشنل کمیٹی آن نیر یٹو بلڈنگ کی منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا، ٹی او آرز کو نیشنل کمیٹی آن نیریٹو بلڈنگ کی منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا۔ کمیٹی کے اراکین میں سینیٹر حافظ عبدالکریم، مفتی عبدالرحیم، علامہ عارف حسین واحدی، پیر نقیب الرحمان، علامہ محمد حسین اکبر، ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی شامل ہیں۔ مولانا طاہر محمود اشرف) کوآرڈینیٹر این پی اے سی (مولانا طیب پنج پیری، علامہ ضیاالله شاہ بخاری بھی کمیٹی کے ارکان میں شامل ہیں۔ کمیٹی میں اقلیتوں کی نمائندگی بشپ آزاد مارشل، راجیش کمار ہرداسانی اور سردار رمیش سنگھ اروڑہ کریں گے۔ صوبائی و علاقائی پیغام امن کمیٹیوں کے کوآرڈینیٹرز، منظور شدہ مدارس بورڈز کے نمائندگان، وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کے ایڈیشنل سیکریٹریز، ڈائریکٹر جنرل مذہبی تعلیمات (ڈی جی آر ای) بھی کمیٹی میں شامل ہیں۔ وزارت اطلاعات و نشریات کے ڈائریکٹر جنرل انٹرنل پبلسٹی ونگ بطور سیکریٹری کمیٹی خدمات انجام دیں گے، کمیٹی اپنی پہلی میٹنگ میں تفصیلی ضوابط کار) ٹی او آرز (مرتب کرے گی، ٹی او آرز کو نیشنل کمیٹی آن نیریٹو بلڈنگ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(42)

کے ساتھ مل کر ہی اٹھایا جائے گا۔ ٹرمپ نے واضح کیا کہ امریکا اس وقت بھی بھارتی مصنوعات پر 50 فیصد اور چینی مصنوعات پر 30 فیصد ٹیرف عائد کر چکا ہے، تاہم روس سے تیل خریدنے اور تجارتی ڈیل نہ کرنے کی وجہ سے ان دونوں ممالک پر دباؤ مزید بڑھایا جائے گا۔

(43)

دوبارہ معائنے شامل ہیں، تاہم اس کی مزید تفصیلات تاحال جاری نہیں کی گئیں۔ مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ پریس کانفرنس کے دوران آئی اے ای اے کے سربراہ رافیل گروسی نے کہا کہ "یہ ایک تکنیکی معاہدہ ہے اور یہ درست سمت میں ایک اہم قدم ہے۔" یاد رہے کہ گروسی نے چند روز قبل اعلان کیا تھا کہ ایجنسی کو توقع ہے کہ ایران کے ساتھ مکمل تعاون کی بحالی جلد ممکن ہو سکے گی۔

(44)

بلکہ تمام واپس آنے والے مہاجرین پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے میں ڈی فیکٹو اتھارٹیز سے رابطے شروع کر دیے گئے ہیں تاکہ جلد از جلد خدمات کی بحالی ممکن بنائی جا سکے۔ تاہم، ان مراکز پر معطلی کی مدت کا تاحال تعین نہیں کیا جا سکا۔ یو این ایچ سی آر نے وضاحت کی کہ یہ تعطل صرف نقد رقوم اور ان کیشمنٹ مراکز پر فراہم کی جانے والی خدمات تک محدود ہے، جبکہ سرحدی واپسی کے دیگر تمام طریقہ کار معمول کے مطابق جاری رہیں گے۔ ترجمان نے واضح کیا کہ یو این ایچ سی آر کی تمام خدمات بالکل مفت ہیں، اس لیے کسی کو بھی ادائیگی نہ کی جائے۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص خدمات کے بدلے پیسے یا فائدہ طلب کرے تو اسے فوری طور پر رپورٹ کیا جائے۔ ترجمان کے مطابق بدعنوانی اور دھوکہ دہی کے خلاف ادارے کی زیرو ٹالرنس پالیسی پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔ مزید معلومات یا شکایات کے لیے یو این ایچ سی آر ہیلپ لائن نمبر 0800-8667 جاری کر دیا گیا ہے۔

(45)

ہو گیا اور کچے راستے آمد و رفت کے قابل نہ رہے، جس سے متعدد دیہاتوں کا شہر سے زمینی رابطہ منقطع ہو گیا۔ بالائی علاقوں میں بارش کے بعد نشیبی علاقے زیر آب آ گئے جبکہ ندی نالوں میں سیلابی ریلوں اور طغیانی کے خدشات برقرار ہیں۔

(46)

ٹو ڈی ڈرائیور محمد عمر ولد ثناء اللہ قوم جمالی ساکن صحبت پور کو گرفتار کر کے ٹو ڈی گاڑی اپنے تحویل میں لے لیا گیا جبکہ دوسری واقعات نصیرآباد کے پولیس تھانہ چھتر کی حدود گولا واہ میں نوجوان اپنی کاشت کاری فصل پر کام کر رہا تھا کہ اچانک ملزمان نے فائرنگ کر کے غلام شبیر ولد محمد عیسیٰ قوم سولنگی کو قتل کر دیا گیا جبکہ ملزمان موقع سے فرار ہو گئے باوجہ زمینی تنازعہ بتا رہے ہیں پولیس نے لاش کو سول ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی منتقل کر دیا گیا ہے ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثہ کے حوالے کر دیا گیا اور مزید پولیس تفتیش کر رہی ہیں

(47)

صحافیوں کے خلاف پیکا ایکٹ کے تحت درج مقدمات کی تفصیلات بھی قائمہ کمیٹی کو پیش کی گئی۔ حکام وزارت اطلاعات نے بتایا کہ پیکا ایکٹ کے تحت اسلام آباد میں 19 مقدمات درج کیے گئے ہیں 19 مقدمات میں سے ایک بھی صحافیوں کے خلاف نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پیکا ایکٹ میں تازہ ترین ترمیم کے بعد صوبے مقدمہ درج نہیں کر سکتے۔ تازہ ترین ترمیم کے بعد جو بھی مقدمات صوبوں میں درج کیے گئے وہ وفاقی ایجنسی کو بھیجے جائیں گے۔ این سی سی آئی اے نے 1214 مقدمات درج کیے ہیں جن میں سے 10 صحافیوں کے خلاف ہیں۔ حکام وزارت اطلاعات کے مطابق پیکا ایکٹ میں تازہ ترین ترامیم کے بعد 37 مقدمات صوبوں میں درج کیے گئے ہیں، دارالحکومت کے 19 مقدمات میں کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا۔

(48)

کیا تھا۔ اگست 2025 میں یورپی یونین میں شامل ممالک سے ترسیلات زر کا حجم 433 ملین ڈالر ریکارڈ کیا گیا جو گزشتہ سال اگست کے مقابلے میں 15 فیصد زیادہ ہے۔ گزشتہ سال اگست میں یورپی یونین کے ممالک سے ترسیلات زر کا حجم 376 ملین ڈالر ریکارڈ کیا گیا تھا۔ جولائی کے مقابلے میں اگست میں یورپی یونین کے ممالک سے ترسیلات زر میں ماہانہ بنیادوں پر 2 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ جولائی میں یورپی یونین سے ترسیلات زر کا حجم 424 ملین ڈالر ریکارڈ کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ مالی سال کے پہلے دو ماہ میں سمندر پار پاکستانیوں کی مجموعی ترسیلات زر کا حجم 6.352 ارب ڈالر ریکارڈ کیا گیا جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے 5.937 ارب ڈالر کے مقابلے میں 7 فیصد زیادہ ہے۔

(49)

اپنی پناہ میں رکھا ہوا ہے۔ انکی جانوں کے صدقے ہمیں بھارت پہ فتح دی ہے۔ خواجہ آصف کا کہنا تھا کہ 5 دہشت گردوں میں تین افغانی اور دو ٹی ٹی پی کے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جن کے لئے دو طویل جنگیں لڑیں، اپنا امن اور اپنی معیشت تباہ کر لی لاکھوں شہید ہو گئے۔ ساٹھ، ستر لاکھ افغان ہماری دھرتی پہ موجود ہیں۔ ہماری پناہ میں ہیں، روزی کما رہے ہیں، بڑے بڑے ٹرانسپورٹر اور ارب پتی ٹھیکیدار ہیں اور افغان سرزمین سے ہمارے بچوں کے خون سے ہولی کھیلنے طالبان دہشت گرد اور افغان شہری آتے ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں اتنی محسن کشی کبھی نہیں ہوئی۔

(50)

[illegible]

قریبی اتحادی پر یکطرفہ حملہ امریکا یا اسرائیل کے مفاد میں نہیں ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے لکھا کہ قطر ایک خودمختار ملک اور امریکا کا قریبی اتحادی ہے، جو امن قائم کرنے کی کوششوں میں ہمارے ساتھ جرات مندانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ ایسے ملک پر یکطرفہ بمباری امریکا یا اسرائیل کے مقاصد کو آگے نہیں بڑھاتی۔

(51)

دستاویزات پر دستخط ہانگ کانگ میں بیلٹ اینڈ روڈ سمٹ کے دوران کیے گئے۔ وفاقی سیکرٹری قانون راجہ نعیم اکبر اور ہانگ کانگ سیکرٹری انصاف نے دستخط کیے۔ معاہدے کے تحت دونوں ممالک قانونی امور میں تعاون اور صلاحیت سازی پر اتفاق کیا ہے۔ ہانگ کانگ پاکستان کو ثالثی اور متبادل تنازعات کے حل میں تربیت فراہم کرے گا۔ ڈیجیٹل گورننس اور ورچوئل اثاثوں کی ریگولیشن میں بھی تعاون معاہدے کا حصہ ہے۔

(52)

گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز نے قربانی کی تاریخ رقم کی ہے، جو قربانی دیتا ہے اس کی کیفیت کو کوئی نہیں جان سکتا، سوشل میڈیا پر زہریلا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے، سوشل میڈیا پر زہریلے پروپیگنڈا کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ افواج پاکستان کی قربانیوں کی بدولت ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں، ہمیں اپنے شہداء کا شکر گزار ہونا چاہیے، آج کچھ لوگ ملک کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں، لوگ سوشل میڈیا پر اداروں کی تضحیک کر رہے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ نفرت کارڈ ناقابل قبول ہے، پروپیگنڈا کرنے والے عناصر کا مکمل خاتمہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ چین کے دورے سے واپس آیا ہوں، چین کا حالیہ دورہ کامیاب رہا، چین کے ساتھ اسٹریٹجک تعلقات میں بہتری لائی ہے، ہمارا بزنس ایونٹ انتہائی کامیاب تھا لیکن اگر فالو اپ نہیں ہوگا تو زیرو ہوگا۔ وزیراعظم نے کہا کہ مائن اینڈ منرل کے حوالے سے امریکی کمپنیوں کے ساتھ ایم او یوسائن کیے ہیں، ہمیں امریکا کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان، چترال اور جی بی میں خزانے دفن ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ قطر میں اسرائیل نے بربریت کی ہے، اسرائیلی بربریت کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، فلسطین میں بے گناہوں کا خون بہایا جا رہا ہے، دنیا کی تاریخ میں اس سے زیادہ بربریت کی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قطر پر حملے پر کل فی الفور بیان جاری کیا، کل قطر کے امیر سے میں نے خود بات کی، قطر کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ہے، قطر کے امیر کو یقین دہانی کرائی ہے کہ مشکل وقت میں آپ کے ساتھ ہیں۔

(53)

ڈرون طیارے مار گرائے۔ پولینڈ کی فوجی کارروائیوں کے دوران روسی ڈرونز طیارے مار گرائے جانے کے بعد ملک کی فضائی حدود کو مخصوص مدت کیلئے بند کر دیا گیا ہے۔ پولینڈ کے سب سے بڑے وارسا چوپن ایئرپورٹ کو بھی بند کر دیا گیا ہے، اب تک لگ بھگ 12 ملکی اور غیر ملکی پروازوں کو مختلف ایئرپورٹس پر اتارا گیا ہے۔ فلائٹ ریڈار کے مطابق وارسا کا چوپن ایئرپورٹ مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے 7 بجے کھلنے کی توقع ہے، پولینڈ نے اپنی فضائی حدود بھی بند کی تھی جسے کھول دیا گیا ہے مسافر ایئرپورٹ پہنچ سکتے ہیں تاہم وارسا سے پروازوں کی روانگی روکی گئی ہے۔ اسی طرح آخری اطلاعات پر وارسا ایئرپورٹ پر پروازوں کو لینڈنگ کی اجازت نہیں تھی، ایئرپورٹ سے مقامی وقت کے مطابق صبح 5 بج کر 50 منٹ کے بعد سے کوئی پرواز روانہ نہیں ہو سکی۔

(54)

بجلی کے کھمبے اور ٹرانسفارمر، ایگزامینیشن ہال کی منظوری، کیمپس ٹرانسپورٹ کی مرمت اور دیگر اخراجات کے لیے دس لاکھ روپے جبکہ طلبا کے اسٹڈی ٹور کے لیے بھی دس لاکھ روپے کا اجرا شامل ہے۔ میر شعیب نوشیروانی نے سب کیمپس انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں تعلیم کی ترویج و ترقی صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے اور سب کیمپس سمیت صوبے کی جامعات کو مالی بحران سے نکالنے کے لیے جامع اور دیرپا حکمت عملی کی ضرورت ہے تاکہ تعلیمی نظام بلا تعطل فعال رہے اور طلبا کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ سب کیمپس خاران کو ابتری سے بہتری کی طرف لانے کے لیے مزید اقدامات کیے جائیں گے۔

(55)

نے بحرین کے وزیر داخلہ کو پاکستان آمد پر خوش آمدید کہا۔ وزیراعظم نے بحرین کے شاہ عزت مآب حمد بن عیسیٰ آل خلیفہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بحرین پاکستان کی درمیان گہرے برادرانہ تعلقات ہیں جو گزرتے وقت کے ساتھ مزید مضبوط ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بحرین کے ساتھ تجارت سمیت دیگر مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے خواہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحرین میں ایک لاکھ 20 ہزار کے قریب پاکستانی موجود ہیں جو دونوں ممالک کی ترقی میں ایک کردار ادا کر رہے ہیں۔

(56)

اور ریگولیشنز لا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بل میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ کوئی منی لانڈرنگ تو نہیں ہو رہی۔ دوران اجلاس سینیٹر دلاور خان نے کہا کہ آج ہم ٹیکس سے متعلق نئے تجربات کر رہے ہیں، سپر ٹیکس، سیلز ٹیکس اور پتہ نہیں کون کونسے ٹیکس لگا دیے گئے ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ اگر 5 فیصد ٹیکس لگایا جائے تو ہر شخص ٹیکس دے گا، ٹیکس کی موجودہ شرح کو کم کریں تو 40 فیصد زیادہ ٹیکس آئے گا۔ جے یو آئی کے سینیٹر نے یہ بھی کہا کہ یکساں 5 فیصد ٹیکس پورے ملک پر عائد کیا جائے تو ٹیکس وصولی بڑھے گی، ملک کی معیشت بہتر کرنی ہے تو نئے ایڈونچرز کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔

بعدالت اسپیشل جج انسداد دہشت گردی کورٹ پشین

اشتہار زیر دفعہ 87 ض ف و ہمراہ دفعہ (10) 19 ATA 1997

ہر گاہ مقدمہ نمبر 143/025 سرکار بنام:۔ سید ظفر شاہ وغیرہ CTD کوئٹہ

برخلاف ملزم:۔ احسان اللہ ولد عبداللہ قوم ناخیل سکنہ نواب کلی ناخیل اسٹریٹ کوئٹہ

بجرم 7 ATA, 27A, 11000, 11N, 11(i) 6, (2), (1) 11F عدالت ہذا میں زیر سماعت ہے۔ جس کی آئندہ تاریخ پیشی مورخہ 27 ستمبر 2025ء مقرر ہے۔

اسپیشل جج انسداد دہشتگردی کورٹ پشین

PRQ No1170/09-09-2025

www.dpr.gob.pk. @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

CANCELLATION

The tender for the works" which was published in the daily newspaper Quetta on 19.08.2024 vide PRQ No.648/18-08-25 and uploaded on the BPPRA website vide TSE-252608814793, TSE-252608814813, TSE-252608814833, TSE-252608814843, TSE-252608814853, TSE-252608814873, TSE-252608814913, TSE-252608815733, TSE-252608815743, TSE-252608815753, TSE-252608815783 are hereby cancelled due to the newly published guideline of BPPAR issued on 28th August 2025.

EXECUTIVE ENGINEER, IRRIGATION DIVISION, LORALAI

PRQ No.1190/10-9-2025

www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

علاقے کی ترقی اور عوامی خوشحالی میرا اولین مشن ہے، سید ظفر علی آغا

مولانا فضل الرحمٰن کی رہنمائی میں عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کیے جائیں گے امی خدمت کے جذبے کے ساتھ ترقیاتی منصوبوں کا جال بچھایا جائے گا

مخالفین کی تنقید سے نہیں ڈرتے، عوامی خدمت کے جذبے سے ترقیاتی منصوبوں کا جال بچھائیں گے، رکن بلوچستان اسمبلی

سرانان (یو این اے) جمعیت علما اسلام کے رہنما اور روکن صوبائی اسمبلی سردارزادہ سید ظفر علی آغا نے کہا ہے کہ علاقے کی ترقی اور عوامی خوشحالی ان کا اولین مشن ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ حلقہ انتخاب کی تقدیر بدلنا ان کا مقصد ہے اور اس مشن کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مخالفین کی تنقید اور الزامات سے گھبرانے کے بجائے عوامی خدمت کے جذبے کے ساتھ ترقیاتی منصوبوں کا جال بچھایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیراعلیٰ کے حالیہ دورے میں کیے گئے اعلانات خوش آئند ہیں اور ان کے مثبت اثرات جلد عوام کو ملیں گے۔ سید ظفر علی آغا نے کہا کہ جمعیت علما اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کی رہنمائی میں عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کیے جائیں گے۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 33)

ڈیم کی پانی کی سطح خطرناک حد تک بلند، ڈیم کے اسپل وے سے پانی کے اخراج کا خدشہ

حب (یو این اے) ضلع لسبیلہ کے صنعتی شہر حب میں حالیہ دنوں سے جاری مسلسل اور شدید بارشوں کے ... (باقی صفحہ 5 نمبر 32)

گوٹھ علی اکبر خان عمرانی 14 سال سے بجلی سے محروم، عوام اندھیروں میں زندگی گزارنے پر مجبور

بنیادی سہولت کے بغیر زندگی عذاب بن چکی ہے، حکومتی وعدے صرف دعوؤں تک محدود ہیں، مکینوں کی فریاد

بابا کوٹ (یو این اے) اوستہ محمد کی یونین کونسل فیض آباد میں واقع گوٹھ علی اکبر خان عمرانی گزشتہ 14 سال سے بجلی جیسی بنیادی سہولت سے محروم ہے۔ 2010 سے اب تک بارہا شکایات اور درخواستیں جمع کرائی گئیں، مگر بجلی کی فراہمی کے تمام وعدے محض کاغذی دعوؤں تک محدود رہے۔ گوٹھ کے رہائشیوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اندھیروں میں زندگی (باقی صفحہ 5 نمبر 20)

الخدمت فاؤنڈیشن کوئٹہ کا نوجوانوں کے لیے فری آئی ٹی اور روزگار پروگرام 19 ستمبر کو شروع ہوگا

حافظ نعیم الرحمٰن اور ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمان بلوچ مہمانانِ خصوصی ہوں گے

کوئٹہ (یو این اے) صدر الخدمت فاؤنڈیشن کوئٹہ طیب فرید خان نے کہا کہ کوئٹہ میں نوجوانوں و طلبا کو ہنرمند بنانے فری آئی ٹی، روزگار کیلئے بنو قابل ٹیسٹ ڈے پروگرام 19 ستمبر جمعہ کی شام کو شروع ہوگا مہمانان خصوصی امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن، ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمان بلوچ ہوں گے۔ ابتدائی ٹیسٹ کیلئے ہزاروں طلبا و نوجوانوں نے (باقی صفحہ 5 نمبر 21)

اوستہ محمد، جان کالونی میں نوجوان فائرنگ سے قتل، ملزم موقع سے فرار

قبائلی دشمنیاں کینسر کی طرح پھیل رہی ہیں، کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی، عوام کا شکوہ

اوستہ محمد (یو این اے) سٹی پولیس تھانہ کی حدود جان کالونی میں مسلح افراد نے فائرنگ کر کے نوجوان نسیم عرف جانی ببر کو قتل کر دیا۔ مقتول اپنے گھر کے باہر کھڑا تھا جب حملہ آوروں نے اچانک فائرنگ کی اور فرار ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے تحصیل اسپتال منتقل کیا، جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثا کے (باقی صفحہ 5 نمبر 23)

بلوچستان میں مہنگائی کی نئی لہر، اشیائے خورونوش کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں

چاول، دالیں، چینی، مرغی اور انڈے مہنگے، عام صارف کی پہنچ سے باہر عوامی مشکلات میں اضافہ، ذخیرہ اندوز سرگرم ہو گئے

پنجاب میں سیلاب کے اثرات بلوچستان پر پڑنے لگے، ذخیرہ اندوزی اور گراں فروشی پر حکومت سے فوری اقدامات کا مطالبہ

کوئٹہ (یو این اے) ... (باقی صفحہ 5 نمبر 19)

بلوچستان اسمبلی اجلاس میں اپوزیشن کا کردار ایک بار پھر مشکوک

کوئٹہ (اے این این) ... (باقی صفحہ 5 نمبر 22)

کوئٹہ، اسپیکر بلوچستان اسمبلی عبدالخالق خان اچکزئی سے صوبائی وزیر محمد صادق عمرانی ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ... ملاقات کر رہے ہیں

ٹرانسپورٹ سیکٹر بدترین بحران کا شکار، امن وامان کی خرابی، مہنگائی کمر توڑ رہی ہے، خادم شاہ کاکڑ

چیک پوسٹوں پر بھتہ خوری اور پیٹرولیم مصنوعات کی روزانہ بڑھتی قیمتوں کے باعث ٹرانسپورٹ انڈسٹری تباہ کاری کے دہانے پر

... (باقی صفحہ 5 نمبر 31)

بلوچستان یونیورسٹی میں من پسند پالیسیوں کے باعث ریسرچ کلچر ختم ہو رہا ہے، حافظ حبیب

... اقربا پروری نے تعلیمی ماحول کو شدید نقصان پہنچایا ہے، جمعیت طلبا اسلام کوئٹہ

... اقربا پروری نے تعلیمی ماحول کو شدید نقصان پہنچایا ہے تحقیق کے دروازے بند کرتا اور ینگ سکالرز کے داخلے ... (باقی صفحہ 5 نمبر 28)

چھتر، پٹ فیڈر کینال پر پختہ پل مکمل، مقامی آبادی کو سفری مشکلات سے نجات مل گئی

ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت اور معیار اولین ترجیح ہے، ایکسین عبدالرحمٰن کاکڑ

چھتر (یو این اے) ایگزیکٹیو انجینئر روڈز نصیر آباد عبدالرحمٰن کاکڑ کی نگرانی میں گوٹھ علی حسن منجھو کے ... (باقی صفحہ 5 نمبر 24)

مزدوروں کی سیفٹی اولین ترجیح ہے، قربانی علی

کان کنی میں غفلت برداشت نہیں، تین سال میں 21 لاکھ کے جرمانے، انجینئر غلام قادر مری

... (باقی صفحہ 5 نمبر 25)

سرحد پر غیرقانونی کراسنگ کے دوران ایرانی فورسز کی فائرنگ سے 6 افغان تارکین وطن ہلاک

... (باقی صفحہ 5 نمبر 30)

خاران میں کیسکو ملازمین کا مطالبات کے حق میں احتجاج

... (باقی صفحہ 5 نمبر 29)

جمعیت طلبا اسلام کا میٹرک ضمنی امتحانات میں بے ضابطگیوں اور رشوت ستانی پر شدید تشویش کا اظہار

... (باقی صفحہ 5 نمبر 27)

حلیم صادق کی میر فیروز لہڑی کے انتقال پر تعزیت، لہڑی ہاؤس میں فاتحہ خوانی میں شرکت

حاجی میر فیروز لہڑی تمام اقوام کے لیے شجر سایہ دار تھے، پروفیسر حلیم صادق

... (باقی صفحہ 5 نمبر 26)

کوئٹہ، لہڑی ہاؤس میں معروف قبائلی شخصیت الحاج میر فیروز خان لہڑی کی وفات پر وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل، سابق وزیراعلیٰ سینیٹر میر عبدالقدوس بزنجو صوبائی وزراء شعیب نوشیروانی، بخت محمد کاکڑ اراکین اسمبلی حاجی علی مدد جتک، عبدالمجید بادینی، ایم این اے نوابزادہ جمال رئیسانی، اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی قبائلی و سیاسی شخصیات اظہار تعزیت و فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

شہریوں کیخلاف پیکا ایکٹ کے تحت 372 غیر قانونی مقدمات درج ہونے کا انکشاف

قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات ونشریات نے صوبوں میں غیر قانونی مقدمات کے اندراج پر ذیلی کمیٹی تشکیل دے دی

پیکا ایکٹ کے تحت اسلام آباد میں 19 مقدمات درج کیے گئے ہیں، 19 مقدمات میں سے ایک بھی صحافیوں کے خلاف نہیں، وزارت اطلاعات حکام

اسلام آباد (جی این ایم) شہریوں کے خلاف صوبوں میں پیکا ایکٹ کے تحت 372 غیر قانونی مقدمات درج ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات ونشریات کے اجلاس میں اراکین نے بتایا کہ پیکا ایکٹ میں تازہ ترین ترمیم کے بعد صوبے پیکا ایکٹ کے تحت مقدمہ درج نہیں کر سکتے۔ حکام این سی سی آئی اے کے مطابق پیکا ایکٹ 2025 کے بعد صوبوں میں درج ہونے والے مقدمات این سی سی آئی اے کو بھیجے جائیں گے۔ چیئرمین کمیٹی نے کہا کہ یہ تمام مقدمات غیر قانونی ہیں، اب ان کا کیا کریں۔ اراکین کمیٹی نے کہا کہ ہمارے سامنے بات آ گئی کہ یہ مقدمات غلط اور غیر قانونی ہیں۔ قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات ونشریات نے صوبوں میں غیر قانونی مقدمات کے اندراج پر ذیلی کمیٹی تشکیل دے دی۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 47)

نصیر آباد، ایک شخص فائرنگ سے جبکہ دوسرا شخص روڈ حادثہ میں جاں بحق

نصیرآباد (اے این این) نصیرآباد کے مختلف علاقوں میں ایک شخص فائرنگ سے جبکہ دوسرا شخص روڈ حادثہ میں جاں بحق ہوگئے لاشوں کو سول ہسپتال منتقل کر دیا گیا تفصیلات کے مطابق نصیرآباد کے پولیس تھانہ نوتال کی حدود ٹو ڈی کار اور موٹر سائیکل کے درمیان ایکسڈنٹ ہونے پر موٹر سائیکل سوار غلام قادر ولد غلام حیدر قوم جھکرانی ساکن پیرو پل جانبحق ہوگئے جبکہ پولیس نے (باقی صفحہ 5 نمبر 46)

کوئٹہ، سینیٹر میر عبدالقدوس بزنجو رکن بلوچستان اسمبلی صادق سنجرانی مولانا غفور حیدری کی بھابھی کی وفات پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

گورنر بلوچستان نے وویمن یونیورسٹی کا دورہ، 200 طالبات کیلئے گرلز ہاسٹل کا افتتاح کردیا

سردار بہادر خان وویمن یونیورسٹی کو پاکستان کی ٹاپ رینکنگ جامعات میں شامل کریں گے، گورنر بلوچستان

کوئٹہ (یو این اے) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ سردار بہادر خان وویمن یونیورسٹی صوبے کی واحد یونیورسٹی ہے جو خواتین کی ہائیر ایجوکیشن کیلئے وقف ہے۔ صرف ایک سال کے اندر ہماری بھرپور کوششوں سے قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے، دیرینہ رکاوٹوں کو عبور کیا، درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کیا، اب زبردست تعلیمی ماحول پروان چڑھ رہا ہے اور سالوں (باقی صفحہ 5 نمبر 34)

اسرائیل مسلسل جنگی جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے، افغان طالبان

اسرائیلی جارحیت اور جنگی جرائم کو فوری طور پر روکا جائے' ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کا عالمی برادری سے مطالبہ

کابل (جی این ایم) افغانستان کی طالبان حکومت نے قطر کے دارالحکومت دوحہ میں اسرائیلی فضائی حملے پر شدید ردعمل دیتے ہوئے اسے سفاکانہ اور انسانی اقدار کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ترجمان افغان حکومت ذبیح اللہ مجاہد کے بیان کے مطابق اسرائیلی طیاروں نے دوحہ میں فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے دفتر کو نشانہ بنایا، جس میں کئی افراد شہید ہوئے۔ طالبان حکومت نے (باقی صفحہ 5 نمبر 36)

اسرائیلی حملہ ریاستی دہشت گردی قرار، جواب کا حق محفوظ رکھتے ہیں، قطری وزیراعظم

امریکا کی جانب سے اسرائیلی حملے کی پیشگی اطلاع دینے کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں، شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی

دوحہ (جی این ایم) قطر کے وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی نے دوحہ میں حالیہ اسرائیلی حملے کو ریاستی دہشت گردی قرار دے دیا اور پریس کانفرنس میں واضح کیا کہ وہ اسرائیلی حملے کے جواب کا حق محفوظ رکھتے ہیں، قطر اس واقعے کو ہرگز نظرانداز نہیں کرے گا جب کہ انہوں نے امریکا کی جانب سے پیشگی اطلاع کی خبروں کی بھی تردید کرتے ہوئے کہا کہ امریکا کی جانب (باقی صفحہ 5 نمبر 37)

کراچی میں بارش، ندی نالوں میں طغیانی، کئی علاقے زیرِ آب، اسکولز بند، فوج طلب

ملیر ندی، تھدو ندی اور میمن گوٹھ ندی بپھر گئیں۔ سپر ہائی وے کا ملک بھر سے زمینی رابطہ منقطع ہوگیا

سیلابی صورت حال کے باعث پانی آبادیوں میں داخل، زمینی رابطے منقطع، سوسائٹیوں میں مساجد سے اعلانات

کراچی (جی این ایم) کراچی میں وقفے وقفے سے ہلکی اور تیز بارشوں کے بعد ندی نالوں میں طغیانی اور ڈیم اوور فلو ہونے سے شہر کے مختلف علاقے زیرِ آب آنے سے پانی آبادیوں میں داخل ہوگیا، صورت حال کے باعث زمینی رابطے منقطع ہوگئے اور تعلیمی ادارے بھی بند کر دیے گئے جب کہ شہر کے بعض علاقوں میں سیلابی صورت حال کے باعث فوج اور رینجرز کو طلب کرلیا گیا، سوسائٹیوں میں مساجد سے اعلانات کیے گئے۔ شہر قائد میں گزشتہ 2 روز کے دوران وقفے وقفے سے مسلسل بارش نے تباہی مچادی، مسلسل بارش کے بعد مختلف علاقوں میں سیلابی صورتحال ہے۔ ملیر، ایم نائن، سہراب گوٹھ، خمیسو گوٹھ، لیاری ندی، ملیر ندی اور گھر کالونی شدید متاثر ہیں۔ پاک فوج اور رینجرز کے اہلکار متاثرہ علاقوں میں ریسکیو آپریشن (باقی صفحہ 5 نمبر 35)

وزیر محمد اکا حمید زئی کے انتقال پر احمد خان ودیگر رہنماؤں کا اظہار تعزیت

کوئٹہ (یو این اے) افغان قومی موومنٹ کے چیئرمین احمد خان، عبدالصادق خان، حاجی جلیل خان، حاجی خواج محمد خان، سلام خان، صورت خان، کلیم اللہ خان اور دیگر رہنماؤں نے حاجی تخی محمد، ڈاکٹر یار محمد، حاجی امیر محمد اور ندا محمد کے والد، حاجی وزیر محمد اکا اچکزئی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ رہنماؤں نے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ (باقی صفحہ 5 نمبر 38)

قلعہ سیف اللہ، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری نواب محمد ایاز خان جوگیزئی ہنڈرڈ ڈیم پروجیکٹ کے تحت نادر ڈیم کی تعمیر کا افتتاح کر رہے ہیں

بیلا میں 24 گھنٹوں سے جاری بارش: فصلیں تباہ، نظام زندگی مفلوج

کپاس اور سبزیوں کے نقصانات، دیہاتوں کا شہر سے زمینی رابطہ منقطع

بیلا (یو این اے) بیلا اور مضافاتی علاقوں میں بارش کا سلسلہ گزشتہ 24 گھنٹوں سے وقفے وقفے سے جاری ہے، جس سے نظام زندگی بری طرح متاثر ہوا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث بازار سنسان ہوگئے جبکہ کپاس اور سبزیوں کی فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں، جس کے نتیجے میں مقامی زمینداروں کو لاکھوں روپے نقصان کا سامنا ہے۔ بارش کے باعث بجلی کا نظام درہم برہم (باقی صفحہ 5 نمبر 45)

ایران اور آئی اے ای اے کے درمیان جوہری معائنوں کی بحالی کا معاہدہ

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی نے معاہدے پر دستخط کیے

قاہرہ (جی این ایم) ایران اور اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے (آئی اے ای اے) نے جوہری تنصیبات کے معائنے کی بحالی کے لیے تعاون کا معاہدہ کر لیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یہ معاہدہ مصر میں ہوا جہاں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی نے معاہدے پر دستخط کیے۔ معاہدے میں ایران کی جوہری تنصیبات پر (باقی صفحہ 5 نمبر 43)

اسرائیل نے دہشت گردی کو ریاستی پالیسی کے طور پر اپنایا ہوا ہے، ترکیہ کا دوحہ حملے پر ردعمل

جنگ بندی پر بات چیت کے دوران اسرائیلی حملہ امن کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے' ترکیہ وزارت خارجہ

انقرہ (جی این ایم) ترکیہ نے قطر کے دارالحکومت دوحہ پر اسرائیلی فضائی حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حماس کے مذاکراتی وفد کو نشانہ بنانا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسرائیل جنگ ختم کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ ترکیہ وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ جنگ بندی پر بات چیت کے دوران اسرائیلی حملہ امن کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے (باقی صفحہ 5 نمبر 40)

قلعہ عبداللہ، نئے ڈپٹی کمشنر کے چارج کے بعد ہی ڈاکوؤں کا حملہ، ٹریلر اسلحہ کے زور پر چوری

بھتہ خور لیویز اور مسلح جتھوں کے خلاف کارروائی نہ ہوئی تو ضلع میں امن خواب ہی رہے گا، عوامی حلقے

قلعہ عبداللہ (یو این اے) نئے ڈپٹی کمشنر کے چارج سنبھالنے کے چند گھنٹے بعد ہی ڈاکوؤں نے قلعہ عبداللہ کے قریب سے انگور سے لدا ٹریلر اسلحہ کے زور پر چھین کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ اس واقعے کو عوامی حلقوں نے "ڈاکوؤں کی پہلی سلامی" قرار دیا۔ ذرائع کے مطابق متاثرہ ڈرائیوروں نے احتجاجاً ژڑہ بند کے مقام پر کوئٹہ۔ چمن شاہراہ کو بند کر دیا۔ صورتحال (باقی صفحہ 5 نمبر 39)

کوئٹہ، پشتون باغ پاک ترک سکول کے قریب فائرنگ، ایک شخص جاں بحق

واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور ریسکیو ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں، تحقیقات شروع کر دی

کوئٹہ (یو این اے) پشتون باغ پاک ترک اسکول کے قریب نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق ہوگیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور ریسکیو ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ایدھی ایمبولینس کے ذریعے لاش بی ایم سی اسپتال منتقل کر دی گئی۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

افغانستان میں یو این ایچ سی آر ان کیشمنٹ مراکز پر معاونت عارضی طور پر معطل

خواتین عملے پر پابندیوں کے باعث خدمات فراہم کرنا ممکن نہیں، یو این ایچ سی آر

کابل (جی این ایم) افغانستان میں اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) نے جلال آباد، قندھار، کابل اور ہرات میں قائم ان کیشمنٹ مراکز پر معاونت عارضی طور پر معطل کر دی ہے۔ یو این ایچ سی آر کے مطابق خواتین عملے پر پابندیوں کے باعث خدمات فراہم کرنا فی الحال ممکن نہیں۔ ترجمان یو این ایچ سی آر نے بتایا کہ یہ پابندیاں نہ صرف خواتین و بچیوں (باقی صفحہ 5 نمبر 44)

ٹرمپ کا یورپی یونین سے بھارت اور چین پر 100 فیصد ٹیرف لگانے کا مطالبہ

امریکا روسی تیل کے بڑے خریدار ممالک، چین اور بھارت، پر مزید ٹیرف لگانے کے لیے تیار ہے، امریکی صدر

واشنگٹن (جی این ایم) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یورپی یونین سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت اور چین کی مصنوعات پر 100 فیصد ٹیرف عائد کرے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق ٹرمپ نے یورپی یونین حکام کے ساتھ ملاقات میں کہا کہ امریکا روسی تیل کے بڑے خریدار ممالک، چین اور بھارت، پر مزید ٹیرف لگانے کے لیے تیار ہے لیکن یہ اقدام یورپی اتحادیوں (باقی صفحہ 5 نمبر 42)

مذہبی ہم آہنگی، قومی بیانیہ کی تشکیل کیلئے قومی پیغام امن کمیٹی تشکیل

کمیٹی انتہاپسندی، دہشتگردی کے خاتمے، نفرت انگیز تقاریر پر متفقہ بیانیہ مرتب کرے گی

اسلام آباد (جی این ایم) مذہبی ہم آہنگی، قومی بیانیہ کی تشکیل کیلئے قومی پیغام امن کمیٹی تشکیل دیدی گئی۔ وزارت اطلاعات ونشریات نے این پی اے سی کے قیام کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ اعلامیے کے مطابق یہ کمیٹی قومی کمیٹی برائے تشکیل بیانیہ کی ذیلی کمیٹی ہوگی۔ کمیٹی انتہاپسندی، دہشتگردی کے خاتمے، نفرت انگیز تقاریر پر متفقہ بیانیہ مرتب کرے گی، کمیٹی کی سربراہی وفاقی (باقی صفحہ 5 نمبر 41)

کوئٹہ، چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکج کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

تعلیم کی ترویج و ترقی صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے، میر شعیب نوشیروانی

سب کیمپس سمیت صوبے کے جامعات کو مالی بحران سے نکالنے کے لیے جامع اور دیرپا حکمت عملی کی ضرورت ہے تاکہ تعلیمی نظام بلاتعطل فعال رہے

سب کیمپس خاران کو ابتری سے بہتری کی طرف لانے کے لیے مزید اقدامات کیے جائیں گے، صوبائی وزیر خزانہ کا سب کیمپس خاران کا دورہ

خاران (نامہ نگار) صوبائی وزیر خزانہ ومعدنیات میر شعیب نوشیروانی نے کہا ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت بلوچستان میں تعلیمی شعبے کی ترویج وترقی کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے اور دیگر شعبوں کی طرح تعلیم پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ بات انہوں نے بلوچستان یونیورسٹی سب کیمپس خاران کے ایچ او ڈی شاکر علی اور امانت حسرت سے ملاقات کے دوران کہی۔ ملاقات میں سب کیمپس خاران کو درپیش مسائل، تعلیمی نظام کی نظم ونسق، طلبا و طالبات کو درپیش چیلنجز اور تعلیمی معیار میں بہتری کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ صوبائی وزیر خزانہ کی جانب سے سب کیمپس کے بنیادی مسائل کے حل کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو سراہا گیا، جن میں ڈی ڈی او کوڈ کی فراہمی، بجلی نظام کی بہتری کے لیے (باقی صفحہ 5 نمبر 54)

وزیراعظم سے بحرین کے وزیر داخلہ جنرل راشد بن عبداللہ آل خلیفہ کی ملاقات

وزیراعظم نے بحرین کے وزیر داخلہ کو پاکستان آمد پر خوش آمدید کہا، دوطرفہ امور پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وزیراعظم محمد شہباز شریف سے بحرین کے وزیر داخلہ جنرل راشد بن عبداللہ آل خلیفہ نے آج وزیراعظم ہاؤس، اسلام آباد میں ملاقات کی۔ وزیراعظم (باقی صفحہ 5 نمبر 55)

فضائی خلاف ورزی پر پولینڈ نے روسی ڈرون طیارے مار گرائے

وارسا (جی این ایم) یوکرین اور روس کے درمیان کشیدگی کے دوران فضائی حدود کی بار بار خلاف ورزی پر پولینڈ نے روسی (باقی صفحہ 5 نمبر 53)

یورپی یونین میں مقیم پاکستانیوں کی ترسیلات زر میں 18 فیصد کا اضافہ

دو ماہ میں یورپی یونین میں کام کرنے والے پاکستانیوں نے 857 ملین ڈالر کا زرمبادلہ ملک ارسال کیا

اسلام آباد (جی این ایم) یورپی یونین کے ممالک میں کام کرنے والے پاکستانیوں کی ترسیلات زر میں جاری مالی سال کے پہلے دو ماہ میں سالانہ بنیادوں پر 18 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق مالی سال کے پہلے دو ماہ میں یورپی یونین میں کام کرنے والے پاکستانیوں نے 857 ملین ڈالر کا زرمبادلہ ملک ارسال کیا جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 18 فیصد زیادہ ہے۔ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یورپی یونین میں کام کرنے والے پاکستانیوں نے 727 ملین ڈالر زرمبادلہ ملک ارسال (باقی صفحہ 5 نمبر 48)

میجر عدنان کی بہنوں نے کہا ہم بھی اس راہ میں قربانی دیں گے: وزیراعظم

سیکیورٹی فورسز نے قربانی کی تاریخ رقم کی ہے، جو قربانی دیتا ہے اس کی کیفیت کو کوئی نہیں جان سکتا، شہباز شریف

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ میجر عدنان اسلم نے خوارج سے لڑتے ہوئے جان کی قربانی دی، ان کے والد نے کہا کہ بیٹے کی شہادت پر فخر ہے۔ کابینہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ جی ایچ کیو میں میجر عدنان اسلم کی نمازِ جنازہ میں کل شرکت کی، شہید کے والد سے ملاقات کی، ان کا جذبہ بلند تھا۔ وزیراعظم نے کہا کہ شہید کی بہنوں نے کہا کہ ہم بہت دلیر بھائی کی بہنیں ہیں، بہنوں نے کہا کہ ہم بھی اس راہ میں قربانی دیں (باقی صفحہ 5 نمبر 52)

افغانستان کی سرزمین سے پاکستان میں دہشتگردی کے واقعات تشویشناک ہیں، وزیر دفاع

افغانستان سے ہمارے بچوں کے خون سے ہولی کھیلنے دہشت گرد آتے ہیں، اتنی محسن کشی کبھی نہیں ہوئی، خواجہ آصف

ہم نے افغانستان کے لئے جنگیں لڑیں، اپنا امن اور اپنی معیشت تباہ کر لی لاکھوں شہید ہو گئے، ایکس پر پوسٹ

اسلام آباد (جی این ایم) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ افغانستان سے ہمارے بچوں کے خون سے ہولی کھیلنے طالبان اور افغان شہری آتے ہیں، اتنی محسن کشی کبھی نہیں ہوئی۔ سوشل میڈیا ایکس پر اپنی پوسٹ میں وزیر دفاع نے کہا کہ آج پاک فوج نے پھر اپنے ایک بہادر بیٹے کو وطن پہ قربان کیا۔ شہید کی والدہ کا کہنا تھا میرے 10 بیٹے ہوتے تو وہ پاکستان کی ناموس پر قربان کر دیتی، بہنیں اور بیوی دکھ میں ڈوبی تھیں۔ والد کو گلے لگایا تو وہ کہنے لگے میں مضبوط ہوں، میرا بیٹا میرا فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میجر عدنان برطانیہ کی رائل ملٹری اکیڈمی سینڈہرسٹ کے گریجویٹ تھے۔ کون لوگ ہیں یہ جن کا نصب العین وطن سے محبت اور شہادت ہے۔ نہ اقتدار نہ دولت نہ شہرت ہے۔ اللہ نے اس پاک دھرتی کو انکے طفیل (باقی صفحہ 5 نمبر 49)

پاکستان اور ہانگ کانگ کے درمیان قانونی تعاون کے فروغ کیلئے معاہدہ طے پا گیا

ہانگ کانگ (جی این ایم) پاکستان اور ہانگ کانگ میں قانونی اور ریگولیٹری تعاون کیلئے باقاعدہ معاہدہ طے پا گیا۔ مفاہمتی یا (باقی صفحہ 5 نمبر 51)

قطر پر اسرائیلی فضائی حملے کا فیصلہ اسرائیلی وزیراعظم نے خود کیا' امریکی صدر

قطر جیسے قریبی اتحادی پر یکطرفہ حملہ امریکا یا اسرائیل کے مفاد میں نہیں ہے' ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن (جی این ایم) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ قطر پر اسرائیلی فضائی حملے کا فیصلہ اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے کیا نہ کہ ان کی انتظامیہ نے، قطر جیسے (باقی صفحہ 5 نمبر 50)

چیف ایڈیٹر و پبلشر سید فاروق شاہ نے روزنامہ عسکرانٹرنیشنل کوئٹہ کوانڈ پینڈنٹ پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر روزنامہ عسکرانٹرنیشنل آفس نمبر 315 یونیورسل کمپلیکس 3ed فلور سے شائع کیا۔ فون نمبر:۔ 0812837048 - 03318383955